

پرو و دیوان اردو از شیخ افکار طبع اید و در پیر بایده میر منشی فی نظر حضرت
شاهان الخاطب بن حنفیہ سلطان اردو در ملک منشی مظفر علی صاحب دکن

قوتانی بر شاخہ سے

کدھرو و نام نہ کی اید با سیم قبول الہی اللہ الملک کنیاں اور محمد علی کا بیاد موزن
حسب حکم ہر ذیل مطبع کثیر السلف اسے سلطان المطابع و کتاب خانگی

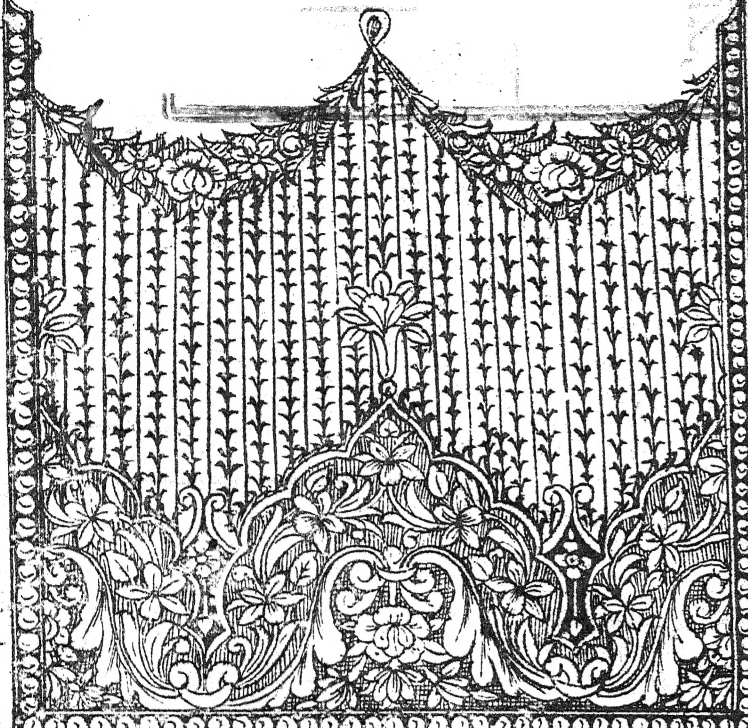
بمطبع علوی علی بخش خان بمطبع طباطبائی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان دوم

سوقِ بخت کی سبیل کی تقلید
کوششِ وحدتِ کلمہ نہ توجہ کیا
جی محمدیہ پیغمبرِ نوریہ
خدا کی سبیل کی تقلید کیا
نہی کی لازم ہے پیغمبرِ نوریہ
خدا کی سبیل کی تقلید کیا
نہی کی لازم ہے پیغمبرِ نوریہ
خدا کی سبیل کی تقلید کیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسنِ حسین ہے ذکرِ جنتِ امیر کا	جوش ہے نام پاکِ صفیر و کبیر کا
قولِ علی حدیثِ پیغمبرِ سی کم ہیز	فرمانِ پادشاہِ سی شفقہ وزیر کا
آیا نظرِ کلیم کو جلوہ جو طوریہ	پر تو تھا ایک خضرِ روشن ضمیر کا
دیکھا جہِ شہ فی کتبِ گہی گمشناس	مجمع ہی وہ صفاتِ سمیع و بصیر کا
کیونکر نہ ہو بلندِ سلیمان سی مرتبہ	دوشِ سب سے پایہ علی کے سریر کا
موسیٰ کے ہاتھ میں ہے کسطحِ عصا	دربانِ تہا بابِ عالمِ رسولِ کبیر کا

نہی کی لازم ہے پیغمبرِ نوریہ
خدا کی سبیل کی تقلید کیا
نہی کی لازم ہے پیغمبرِ نوریہ
خدا کی سبیل کی تقلید کیا
نہی کی لازم ہے پیغمبرِ نوریہ
خدا کی سبیل کی تقلید کیا
نہی کی لازم ہے پیغمبرِ نوریہ
خدا کی سبیل کی تقلید کیا

اک ناقہ ہی وہاں فخر کی کہا تھا
 کہتی ہیں انکو فیض کے فانی کی مگر
 باطن میں نیر مایہ مبارک سرور
 اعجاز اوست خباب نے ظاہر میں ہے
 تشریف کہاں قدم کو اگر دستگیر ہی
 حاصل تھا بعد مرگ سیدان کا مرتبہ
 چالیس چالی ایک جگہ ایک گل پر
 اہل خلاف کرتی ہیں کھڑیاں بچیا

صلاح سی بڑے کمرتبہ ہی اسکی فقیر
 پورا کیا سوال تہیم و اسیر کا
 ظاہر میں فرش تہا نہ میر صاحب کا
 قابل جہان ہی رحمت مہر کا
 باز وہی گاماتہ خدا ہی تو رکھا
 تابوت خود او شہنشاہ گردان کا
 اوفایہ معجزہ تھا خباب امیر کا
 شہرہ ہی نشاۃین میں خرم و سرور کا

نام علی محمود زبانِ قلمتِ نزعِ ہی

شکاف خانه کن جا که می رنجی
کیا بی استخار و کسب کسب
خزان بهر بخت بهر بخت و درگاه

ازل سے سلسلہ ہی حرم نقشبانی
جنون نقشبانی ہی مجھی شاہانہ
نہ کہو لو موند نہ کہو لو موند

ای زبان پر سحر و جادو که طبع و قیامت گویند که برون که در عالم غیب و معنی
کج در پیش بیاید و سحر و جادو که طبع و قیامت گویند که برون که در عالم غیب و معنی

نہو کہ نہ تو تہیقن جام می ز خم خندان کا

مدبسم تقد ریا کا کنار ہو گیا
 ساقیا شیشی پہنل ہمار ہو گیا
 چونکہ غافل شب گہی من آنکھار ہو گیا
 شستری سیر مقدمہ کا ستار ہو گیا
 آشیانہ سانپ الی کا ٹپار ہو گیا
 دل ہوا زخمی اگر راز آشکار ہو گیا
 طاق پر تیج رکھدی نخلدار ہو گیا
 نقش بابا تو ہا سایہ چکار ہو گیا
 ہم ہی سمجھی گزشتہ مین بند بار ہو گیا
 گر ٹخنہ او سکی فرقت مین سار ہو گیا
 ساقیا دست ہو کا پر سہار ہو گیا

من که بود او خوشتر من بود که
جایای بودم که در آینه بودم
جایای بودم که در آینه بودم
جایای بودم که در آینه بودم

کی گما ہوں یہ تیر کوں بناو گئی
 حال الفت نکال الہل سی کم
 کاتب قدرت ہو ایچو دیہ رب حسن
 ہوں ہوشی و شکی مچھی گلیا کوں بجا
 ختم سی شیرن وائی اوس نم ایچا
 خط میں لکھا مہی حبیب کی لکھی کا
 زلف نہی چرچو کر لادوہ طفل میں
 ہو مقابل اوس صف کا مئی ہی بکر

خاک توہ آسان چہن چکی سا ہو گیا
 جس قدر رہتی چہیا یا اسکار ہو گیا
 مصرع ابرو رفم اوس سی مارا ہو گیا
 لیگی جس شہر میں محبت بجا ہو گیا
 ہانہ میں جہم بیا تیرہ کتا رہا ہو گیا
 نکلیاں نقطی بتی کاغذ کر رہا ہو گیا
 آج پوشیدہ گہن میں جاندار ہو گیا
 پلٹیں ٹوٹیں جو یہ لشکر صف آ رہا ہو گیا

غیر کی ہرہ ہوشی جوشی بر اسیر
 قلم رہتی سی عاشق کا کتا رہا ہو گیا

ہو نہیں ختمی تیغ ابرو سی تم ایچا
 ہی نشاط عید نظار رخ صلا کا
 آتہ آتش کا ہنگام ہی خاک باو کا

چاہی زخمون کو مرہم ضیہ لادو کا
 ہو رہا ہی زخمیوں میں جل سا گیا
 حال تبر سو کیا مجموعہ ضد و کا

ہر گز نہ ہو کہ کسی کوں نہ ہو
 ہر گز نہ ہو کہ کسی کوں نہ ہو
 ہر گز نہ ہو کہ کسی کوں نہ ہو
 ہر گز نہ ہو کہ کسی کوں نہ ہو

بی فیدہ ہی سب ان چوکیا
 راتوں کی احساں میں
 دیو جاکین بی فیدہ ہی سب
 دیو جاکین بی فیدہ ہی سب
 دیو جاکین بی فیدہ ہی سب

کہ مطلق ناشی گن ان کا
 ارون کا کوئی بار در غفلت ہی کا
 ارون کا کوئی بار در غفلت ہی کا
 بیشک مری کوں نہ لائیں کا
 سیاحت آئی کہ کوئی نہ لائیں کا

کیا وہی بل و ان غزلان کا
 ہر گز نہ ہو کہ کسی کوں نہ ہو
 ہر گز نہ ہو کہ کسی کوں نہ ہو
 ہر گز نہ ہو کہ کسی کوں نہ ہو

زانوی دلبسته خاقان نهاده کلاهی
 یاسا کف نازکی اید زین بایک
 بس بوجا و بایک ساری میزدن شری خفا
 بهی دی میزدن شری خفا

آنکه کا حلقه نهین بجا و روی صبا و کا سنج تپو را بهی بهت هی نازنیو کی کی چشم مست بار میری فکر سی غافل هنر و خراشی ناخن غم کی جگر کلا و ن کبه حبشی ندان مین ترا و روانه آیا ای پر افست قامت پنجه نگی کبھی غم کسا سابقا تیر جدائی سی ترا نایتین جب نظر خطوط مال مرغان حین وصف تیری حسن کا کیا کجی ارنجی حیر لی ہی جبهت بختور شیدی تعلیم نو قید موزیکاهنمین غم ہی فقط انام ہی فغان دل مین سیر بسنگ شرا کس طرح کا ٹی مضامین کما کلک	ابروی خدا خلعت ہی کلسی سا و کا ہی پی کی وسطی شیشه نفس و کا احوذای مرغ دل سیاب ہی صبا و کا بیستون مین بند مودم شیشه قلا و کا خانه پنجه مین غل هم مبارک با و کا کب هوا سایه جاشا و شوی سا و کا ذائقه هی سرکه پیشانی زما و کا زانچه سچا مین و سکوطا ل صبا و کا وایع هی بیون دل مین عشق آرا و کا وایع چهری پریشان هی سالی است و کا جی نه گسب را ئی انده سیر مین خمر و کا گرد و عارض مین احوال حیرت و کا آدمی پر و چ بوزناشاک اودا و کا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیزموم می بون بهنیدن با و کا
 خرد و چون ایسا که مر می غافل و کا
 مونی صفت فطر یاران و کا
 بهر قدم رای بمر و بانی

۸

سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر

سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر
 سیر سیر سیر سیر سیر سیر

سازد و اگر کسی که در این عالم
 میسر شود که در این عالم
 در این عالم که در این عالم
 در این عالم که در این عالم

و ده قدح و درون جبینی در میان چین	قافیہ ہی تنگ کیسا مصرع ہمشا کا
روز و شب میں اپنی اکہو نکل رہا ہے	دیکھتی ہیں تم تماشا گلشنِ بچا کا

و

خانہ عیش مرا کلبہ اُخران نہوا	خواب گہو نہیں کلبا کہ پریشان نہوا
بی صفا خط سیمہ سی مخ جانانہوا	دست کفار میں کم تبتہ قرآن نہوا
غیر لکیر مری مضمون کو سخن نہوا	دیو خاتم کی چراغی سیلیمان نہوا
دل ہمارا ہی کہ ہی اس میں نہاں نہوا	ورنہ آئینہ سی کابل بھی نہوا
پیر لائی درو اعطی ہمیں حضرت عیسیٰ	خیر گداری کہ دماغ اپنا پریشان نہوا
ہجر کی شب ہمیں سید محرمو کیا خاک	سیہان خانہ کافر میں سلمان نہوا
نفع پہنچا کہ سیکو جمن گڑن سی	گل خورشید کہنی سی گر پان نہوا
سجدہ سے ہمیں منع کر امی اعطی	برہمن نقل مسلمان مسلمان نہوا
نفرت خلق جو جھپٹی ہے ہی زبان ہے	غم نہیں ہی جو میں میری زبان نہوا
شب معراج پیر لائی وہ رتبہ پایا	ریشک آیا یہ فرشتی کو میں انسان نہوا

Ch 9
1981

تم خدا طون کو جھپٹنا نہوا
 یادوں کو جھپٹنا نہوا
 یادوں کو جھپٹنا نہوا
 یادوں کو جھپٹنا نہوا

ایک ی ایک کو ان کے میں پھر لیا
 ایک ی ایک کو ان کے میں پھر لیا
 ایک ی ایک کو ان کے میں پھر لیا
 ایک ی ایک کو ان کے میں پھر لیا

دیکھو کہ کون کس کی طرف سے ہتھیار اٹھا رہا ہے۔

جہاں سے روزِ اسرار
بکبابِ کرم کی ہر گم ہو رہا
تو خود را حجابِ بی غش و غبار
پاک و بے لوث بن ہی غمِ ہزار

10

سازمان فاسد و مخفی
سازمان کذب و دروغ
سازمان کینه و حسد
سازمان کفر و غیور

خط کا پہلا جی
توان اور سکس کا گدی
دست و پائی میں آتا ہوا
مضطر

عین چاہی ہوں کی کشائش کی ہمد
ہجر جانان میں جگہ کیا ایک ہی کیا مینی
زادہ نرم طبیعت میں کہاں کر خشم
اہل حیرت نہیں ڈرتی ہن کر دینی شرمی
گل سی امید توجہ بھی کیا گلشن میں
طالع سبزی سر سبز کیا اور مجھے
او سکی دامن سی خوشی کا دہاؤ
سیب دن سنی یادہ تر تازہ نما

خود و مجرمین چ مجرم محمی گیتی بن اسیر
کس خطا پرین گشتار شیان ہوا

<p>مل گیا ہوسہ خورشیدش کی خاک ہو گیا نالانج و بیکہا و تنک اس کی چاک جست و جو میری سی می صبا د کو</p>	<p>کیا ستارہ ابچ پرآ ماری آفتاب طوق گردن صاف حلقہ کیا خنک خاک جهانی ام میں عالم ہو خاک</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کتابی
خط کتابی بی سی
رست و پائین آید باقی بی سی
مضطرب است ایسی
نمودان در سبکها گوی
و فقه حنین زری اوس
حکم چکی اوس
شغل سبکهای بی سی
چال بزرگ جلیو جایز
بی سی

مقصود گردون کی عیسیٰ فی استقبال کا
سیکڑوں میں بھر خط کی کتابت کے
ہر فقیہ تیغ کی ڈور کا وزن ہلال کا
طاغیڑوں کو پھانسا ہوا ہی پند ہلال کا
گور کر کے مین احسان مند ہونے کا
عالم اپنی خانہ دل میں ہی گھسٹا کا
اور برسوں سی نیایشی نگاہ کی سال کا
چہرہ قرآن کعبہ بزرگ شکر کا لکا
کہ نہ تھا کیسوی کچھ نامہ ای اعلیٰ کا
منظر رہا ہی آئینہ تری مثال کا
تہی کا خوف کہ کہتا آواز خیال کا
مردی لوطیہ مٹی ہوا و کو یقین کا
سانا کیا عم اگر مہدی مٹی حال کا

11

۱۱

بجز پیرانی که نکرانی نگارای پیرانی
ای که پیرانی که نکرانی نگارای پیرانی
نظر آجای خود به خودی خودی
صلی علیه صلواتی
صاف دل گشته شوی
کای میوه میوه میوه

ای کس کی ہستی کی کوئی بات نہ کہی جائے
 ہر کس کی ہستی کی کوئی بات نہ کہی جائے
 ہر کس کی ہستی کی کوئی بات نہ کہی جائے
 ہر کس کی ہستی کی کوئی بات نہ کہی جائے

جانتا تھا بسکہ مجھ کو عاشق ہوئی کر	سیری مرقد پر چڑھا یا اوسنی چھلپاں کا
واہ کیا گنہگار ہی سر لالہ دواع جگر	یہ بھی ہوا مٹھنا شال کی ڈال کا
وہ لب نازک تھا گویا مویں پہا	گل ہوا غنچہ دم قلبان کشتی منہاں کا
گرم آنسو سی نہتاں تر چل جاگی گا	اگ خجل مین لگا دیتا ہی گولال کا
اوپر چلی ہی تیری آئینی عجب نیم نشا	شع کا شعلہ ہی شہر سرخ و زرین کا

بنی کی کوئی بات نہ کہی جائے
 بنی کی کوئی بات نہ کہی جائے
 بنی کی کوئی بات نہ کہی جائے
 بنی کی کوئی بات نہ کہی جائے

عید ترک فادہ سی ہوئی ہوا سیر
 مرگ کا دن بنگیا غہ شوال کا

گناہ غیر مجھے باعث حجاب ہوا	شراب پی جی کسی نی مین آیت ہوا
فراق گل مین دیں لبلبلوں کا آیت ہوا	قصص ہے اونکی لئی قلعہ خجلا ہوا
عزور بحر جہان ہیں عین معجزی	ہوا جو قطری مین شانل ہوا
جوامہ پار کا انکار وصل مین آیا	ہماری شان مین ہ آئہ خدا ہوا
دیوان بار کا مضمون شہ مین ہوا	چراغ راہ عدم ساغر شراب ہوا
کہان فلک نے تہ بندی کر عداوت ہوا	چلی سفر کو جو ہم گرم آفتاب ہوا

۱۲
 فغان باغ مین چلا تین کہ صبا ہوا
 با خدا خروہ آمادہ صبا ہوا
 غصہ مین سپرین اکوئی چلا ہوا
 غصہ مین سپرین اکوئی چلا ہوا

حالت کی کوئی بات نہ کہی جائے
 حالت کی کوئی بات نہ کہی جائے
 حالت کی کوئی بات نہ کہی جائے
 حالت کی کوئی بات نہ کہی جائے

فتنہ بابت کی بات ہے
 دین کے لئے ہے یہ سب
 دین کے لئے ہے یہ سب
 دین کے لئے ہے یہ سب

کری گا حوت طاروس منجھن پیر وہ بادہ خوار تہا میں سرخ کی سر غلط کر نیکی مضامین سست یوں کو نخل کے اکبر سی انونی ننگ کہلا کہی گن کی دے حکوماری کی جو جواب خط نہ لکھا اور صنم فی تکیا تہا ری چہری کجبت نقاب کی ہو گلا نہیں مچی صبا دنی جو قدر کی شب فراق تیا پتا نظر کو تری دیا خدا نے ایش خاک کو رتبہ	جو مرغ او سکی گرک کی لئی کتا ہوا اوٹھا جو کوئی بگولا ختم شرب ہوا جو ماخلف فی اولاد گہ خراب ہوا قحج میں بادہ ہوا آئینہ میں آب ہوا ہمیشہ خچ عنایت علی احسا ہوا خدا کے گہری تو قاصد میں جواب ہوا ہجوم تار فطر روہ حجاب ہوا چہا قفس سے جو میں باغبا کو خواب ہوا گہن سے اس لیکن شید پرند ہوا سپر قدر ہوا آسمان جلا ہوا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہان کہان نہوا میری مرگ سی ماتم اسیر خانہ زنجب تک خراب ہوا	صفائی ل فی کہی پتہ نشان گنگد کا کہ ہر نسو مرانا را ہی چشم وزن کا
---------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------

سید لاغری میں صبا دنی
 بین چمک کر مرگ سی ماتم
 بین چمک کر مرگ سی ماتم
 بین چمک کر مرگ سی ماتم

۱۳

بیس میں جن کی گئی فریاد کیا
 دور ہمتی مری ہو میں ہاؤن
 ایک جلاو گیا دوسرا جلاو آنا
 خندہ گل سے اگر حال ہو میں
 نابہیل سے کیا وجہ میں صبا دنی

ایک دن اب کا نامراجا ہوا
 مئی پیٹیف جوی موت سی پیتھو
 ملک پوت کو آئی کہا ہا ہوا
 اوس سجا کو جو منظر نہ ہا ہوا
 گھر میں نشانی فریاد پست دیا
 انہ کی غفلت کی نرم دیا
 کچھ کو تری تھو پور ہوا دیا
 مشک کی مار اور انک امی ہوا

آیا چای کب در حق مجھے نہ نہیں ہے

اسیرِ انبی جبین پر پرِ فزولت کی یہ لکھنا
 غمِ عالم سی ہے آزا و بندہ حضرت کا

یہ صنون چچ میں لایا چھوٹی کھجور کا
 پھینچ چغل آب وں کی لہن کندر کا
 ملاہی صل سی جسم کو خلعت خیر کا
 قدم سر پہ بجا رکھ کی ہکتہ کنسی ہا
 ہونی مدت کہ میری آنکھ انسوی ابر
 جسی کہتی ہیں شفا عجیب و غریب
 عجیب و ان ہے جو معرکہ نور و روزہ
 رطوبت جہ کی اعتدال سی زرق و برق
 اوٹھی عکلی کہن اول میں ہا ہوشی

گریبان نگیا گرداب رہائی نکل
 پسند آیا ہی ہا کہ میرا خوش نصیب
 کہ اب ہوشی نہیں ملنا قریب الہ
 بلند و ازہ ہی سد اکبر کیا کبر کا
 صدف کی گہر سخی باب الہ و کیا
 اسی سرکار ہیں ایک عالم نیر و حر کا
 بدن میں جاپون ہے اعتدال اصل
 کہ عالم آنکھ کی ناسو میں ہی ذوق
 نہ بیٹھا عین باران میں غبار پیکر کا

15

قرآن تو میری سنانی نامہ بر او تھا
کی دینس کوئی محل میں گارہ
دوڑا دوسری طرف کو بولا ہر
رو کی کابندی کہ میں نہیں
صبا و آب و ددانہ ہمارا اگر او تھا
ماتہ آیا ایک طفل کا تو ہمارا
زین کی گارہ پتہ ہر او تھا
نہل لوٹوا

جنت میں ایک آدمی نے فرار ہو کر پادشاه کو خبر کا
دہن کی بولچہ لے کر اپنے گھر کو آگیا
سرزاد کوئی جواب ای فقیر کو دینا
فقیر در پتہ میں ہوا
دو نا کوئی زمین کی گریا بہہ رہا
لیو آیا ایک طفل کا ٹھکانہ
جی عبدالخالق سی و دو جگہ لڑھکا

تکلیف کا وقت ہر سال کا ایک دن ہے جس کا نام ہے عید الفطر
 جو کہ عید الفطر کے دن ہے جس کا نام ہے عید الفطر
 جو کہ عید الفطر کے دن ہے جس کا نام ہے عید الفطر
 جو کہ عید الفطر کے دن ہے جس کا نام ہے عید الفطر

دہساجا کا تو ایدل صفت گان قافلین	خبر اک اسد اسیا حوصلہ ہی کسں ہار کا
نہیں کچھ چونے غوج روڑے کی طرح	حصار اس بے گروہی گردن گرد کا
بہار و سکی دور دراز سال ہر خوش گزرتا	مکھنستان ہی نگین چار باغ ہی تھو کا
خوام اوکلا پسند آیا ہوا دل تاشا کو	اوڑیا ایک بک فی شاید چلن تیری تھو کا
روان آنسو میں جب تک رہی ہاں گہرین	ابھی سلسلہ ٹوٹا باران کی تقاطر کا
جو نقد جانے اور مجھ سے بچیں کچھ نہ	نہیں ہے ایک حق پرست بھی چار عصر کا
ہیک ہی سو ہی رہتے ہیں سب کی کڑوئی	دکان عطار کی ہی مایکان میں گل کا
جہان میں آشا بخت کا کون ہی	کہ ہی بحر احوال ہر قسمی بحر تحریر کا
جسی صحرائیں ہر گز ربا دوست کہتیں	تق باندہا ہی میری آہنی گردن گرد کا
خدا گنہ گندیا او سکوت سے چار پانویں	نہو تا صفت اگر شیریں میان میں چو کا

اسیر و من طلعت کی شیش غائبانہ ہی	
کہ ہی سوئی کی گہرین آئینہ میری تحریر کا	
دل جلا یا ہستی تیرا نام التمش خود ہوا	جان دینی سی سہار جان عالم تھا

آؤ خط سب سے ایک ایک کر کے
 غم سے چاہے کہ اس اگر گہرین
 نظر آجائے غم و غارت میں
 باغبان جلاؤ نشا دوں میں کیا
 مکتبہ پہل ہی مایکانی

۱۷

بہشتان کی ترکیا یا باغیچہ کی
 بیخود طبع ہی غافل اندک
 ہی قدم نکال یاد و بیان کی
 چوشتا ہون میں کیا
 مطلب کی ہی غرض زواری
 صحرائیں ہر گز ربا دوست کہتیں

ماہ نامی کا حضور کو اس ماہ نامی
 باون کا کاشی باون کا کاشی
 دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ
 دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ

پسین غم میست با جلاسل
 وین نایابی وین ملک
 وین نایابی وین ملک
 وین نایابی وین ملک

لاکه آردی سی بهتری گفتاری
 طوق گردن حلقه گیسوی غم بود

واه کیا چکاهی تیرا خستنت اسیر
 مایر کی انگشتری پائی سلیمان تو هوا

<p>جب تواضع بهمنی کی تخر عالم بود برف کا پانی سپا بهنی اگر سم بود یا نجانی تہی کہیں پاپ میں آتی قفل منیاسی آتی سی ای سی وہ بہن میں جو اوہا میں ہم نشین عین بیکار میں جب بخلا زبان نام اشکارا مایر کار حسد کہ بہان ہن وسعت عالم سی یا با وسعت لکوسا میں جو رو با بکول میں بی بی رفته رفته غیرتی اوس کہ میں جای</p>	<p>خاتم دست سلیمان قدر خم بود سرو خانہ ہجر جانان میں جنم بود مایوہ عالم تھا سارا یا یہ عالم بود میکدی میں جب کا نقشہ جرم کیا بود ایک غمرہ میں کلیم اتدبیدم بود اسم اعظم نگیا اکسیر اعظم بود حسن قرآن سچا گم اسم اعظم بود بند کین اکہین جو بہنی او عالم بود آب میں تر ہو کی عقدہ اور حکم بود آخر آخر مقدم بر مقدم بود</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۹

اوراک تار کفن یز کفن بجای گا
 ویکہ ای منہ می عاشق بلوان
 خاک میں الی ورتہ اخرتین
 سر جہکائی کی اجارہ تو ہوئی بلوان
 رفته رفته توبہ شیب وقت بجای گا
 اوردی جانان کسک کسک

صفتی ہون
 صفتی ہون
 صفتی ہون
 صفتی ہون

کما صفا ی قمر و کونی شنبین
 چاندنی من آب کا ظل بن بجای کا
 کما صفا ی قمر و کونی شنبین
 چاندنی من آب کا ظل بن بجای کا
 کما صفا ی قمر و کونی شنبین
 چاندنی من آب کا ظل بن بجای کا

جو شکاف ککتاباب جہنم ہو گیا زخم دل پہر لگا در جگر کم ہو گیا نخل جو دیکھا وہ ہمو نخل ماتم ہو گیا غم سہی ایسی کہ میں خود صوت غم ہو گیا باغ جنت کا نظارہ جان آدم ہو گیا محکو ماہ عید بھی ماہ محرم ہو گیا جو گرا اشک آنکھ سی پہو لوگوں شرم ہو گیا	سوزش فرقت کی لکھنی مری قصبی کم نہیں مہم سنی نامہ پار کا انی نہ موت یاد آجوشنیں گئی بیاریم میری حالت پر سجاوہیں ہمشیر مرکی ہی ہم کو چھان میں جلکتی غیر کی پہنچی ہوئی پوشاک ہی ہار میری دینسی ہوا گلزار میں جھین ہار
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فخر کیا دیوان کیا نون اگر تھی اسیر
 دفتر اک افراد باطل کا منہ اہم ہو گیا

جنتہ للکونین کو چہی میری قتل کی تلہی مرہ شہرہ چی شہم پار شہرہ سری سی ہوا تیغ نکا ہار بیٹھا جاتا دل اوسکا سیمی ہوتا ہار	رحمۃ للعالین سایہ سی دیوار جنگ کے ناہی سپا نام سی ہار ہی مثل سیج باڑہ کا فی نام ہار اتوا اٹھنا بیٹھنا ہی یہ سربار
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سارے مطلبی مراد سخن کا
 چشما خستہ اسلام کا روشن کا
 راہ ایمان بن نشان چمن بجای کا
 صبا جان پر دیکھیں کمانا دوزخ
 دوزخ کی صبا دوزخین بجای کا
 خون دل کی باد بکسکے بی بجای کا
 شکر کھون کا اگر دوزخ میں بجای کا
 جب قیامت میں اندام ہوا

۴

دماغ سوزا چہرہ شہرہ
 دماغ سوزا چہرہ شہرہ
 دماغ سوزا چہرہ شہرہ
 دماغ سوزا چہرہ شہرہ

دماغ سوزا چہرہ شہرہ
 دماغ سوزا چہرہ شہرہ
 دماغ سوزا چہرہ شہرہ
 دماغ سوزا چہرہ شہرہ

و التی ہی وزدور اکاٹنا ہی مرا
 خواب میں میری قدم نکلیں شے
 دیکھ کر وہ زلف و قدی میں رہو
 جلد اوترک زخمی و ہری میں رہی
 مایہ دولت مال مارا قتل کیا بھوکا
 اہل حشمت کے زمانی میں کوئی سنتیا
 کہا گیا دل کو ہماری سرمہ بڑا
 غیر کی انگھون سی و پوشی جو ہو نظر
 اگیا رونی کا جسد میں کی گھوڑیا
 آہلی کو خانے چھیر ہوا یا مال خلق
 و دای قابل کلمے میں سلوئی کیال
 جو دکان ہئی صوت چہم تاشان
 روی سینی سی لگا کر سکہ تیرار کو

دم مجھی معلوم ہی قابل ہی تلوار کا
 واسطہ گیسو کا صدقہ چاند چرخ کا
 حشرک قایم رہو سایہ علم نوار کا
 چہری پر کہہ کہہ کنی ہنر خرم انداز کا
 خوب گھمڑی اوڑا تا ہی پنجہ یار کا
 مالہ زنجیر غل ہے موم بازار کا
 از دہا شاید عصا ہتا گرس سار کا
 لہجی سپدہ ہاری دیدہ بیدار کا
 دھوب جائی گاسفینہ ابر یا بار کا
 ہی برا انجام دنیا میں غر آنک کا
 پی گئی کیا مال مانی میں تھی تلوار کا
 تیرا دیوانہ تماش ہو گیا بازار کا
 مویون بہر یا ہم ہی من سونار کا

بسترین کی صفائی
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام

و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام

خواب میں میری قدم نکلیں شے
 دیکھ کر وہ زلف و قدی میں رہو
 جلد اوترک زخمی و ہری میں رہی

ای تو شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام
 و شہر کا انتظام

کون یی بزمین بزمین کون یی بزمین بزمین
 کون یی بزمین بزمین کون یی بزمین بزمین
 کون یی بزمین بزمین کون یی بزمین بزمین
 کون یی بزمین بزمین کون یی بزمین بزمین

پار کیون بحر جالب سی نه هون سامع آید
 نوح کی کشتی سفینه هی مری اشعار کا

مشرق تک قضبه ہی بوسی سحر کا
 بگیار و مال فی قاتل تری تلوار کا
 شجہ مین از تو شهر ہی اندون جاکا
 موند مین جنون کی ہی بگیار کا
 ہی یقین جاک گریان پر دگر کا
 دست گردان یہ سوا حسن مار کا
 کیون نہ وی ہوٹ کر جلال تری کا
 ہو گیا شاق ہر کاتب خط گلزار کا
 رسدہ بہو لاجو محکو خانہ خمار کا
 ہی جو ایسی مزہ پیری مین ستم کا
 جانڈنی کا کہیت تھمہ بنگیا شاکا

ماہ کیسا مہر ہی جو ہر ہی تیغید کا
 تہا دراز اس جہ ہن خرم دہکا
 ناز کا انداز کا رفتار کا گشتار کا
 بان کہا یا ہی جو ہن قتل کچھ ہی
 سینہ پر داغ اپنا کہ نہیں گلزار کا
 نقد جان و کر می ہی ریکی جہان کا
 چشم و دشمن ہو ہی جنو کو میری کر
 کہتی کہتی عارض نگین جانا کی صفت
 ہون و بکین محبت ریری کی جگر کا
 شام کو سوزنا لازم جاگنا تو کج
 چاند سی جہر ہی تیری صفت ہی

ایک دیکھائی کی باہر دینا
 دیم ہر شل جالب دینا
 طاعت کیلہ دہی جاکھی سی
 ای لک جاکھون گشتار کا
 خلوت نہر دیکھائی مین دینا

۲۲

ایک دیکھائی کی باہر دینا
 دیم ہر شل جالب دینا
 طاعت کیلہ دہی جاکھی سی
 ای لک جاکھون گشتار کا
 خلوت نہر دیکھائی مین دینا

ایک دیکھائی کی باہر دینا
 دیم ہر شل جالب دینا
 طاعت کیلہ دہی جاکھی سی
 ای لک جاکھون گشتار کا
 خلوت نہر دیکھائی مین دینا

نہ پہلی دل کی گزشتہ شتی طالع سی اخیر

ناخن عقدہ کشا بار کا بخر نہوا

یار کو ڈھونڈ نکالا کہیں لشکر اوترا
 نیک و بد دونوں کو یکساں ہی پہنچا
 جیسا اوس فلک حسن کو صد غور
 پاکی کمزور مجھی پاٹ دیا خمون سے
 دیکھ کر چاہ فقیر تیری خطا سون
 سخت جانی فی مری مری قاتل بھی
 نشہ کبر ہوا کہو کی جوانی موقوف
 خلد سی محکوم خدا کی لسی ضلوع
 تیری یوانی کو اسی سبب شکایا
 بزم حیرت میں نہیں دم فی ننگ کا
 مثل طفل کی جو انہیں ہے ہو کی ہی

جب میں اوترا اوجھنی کی لڑائی
آہن مڑا نہیں بلوین میں اوترا
مخ زین فلک نیکی کبوتر اوترا
سارا غصہ مری قاتل کا مجھی اوترا
قافلہ منزل نی آب میں کنبو اوترا
سان کی طرح کلی پر مری خنجر اوترا
دو پہر بعد ہو اسی یہ کبوتر سب
میں ہی سیاتہا قرب کبوتر اوترا
طوق جب گردن قمری شی کر اوترا
بحر تصور میں کس نوز شنا اوترا
شیرا در کی طرح زرق مہر اوترا

FA

[illegible]

ما پر کیا وہ سون کا نیکو چکر
 سنا جیانی نانوہی کی سبکی
 دیکھو سنا جیانی نانوہی کی سبکی
 دیکھو سنا جیانی نانوہی کی سبکی

کیا کی اس مہر گران کی ہاں سہی دوستی دشمن ہی کی ہاں اگر چاہے نوجوانی کہو کی پیری میں گئے عظم ریتہ جیشہ افلاطون لامیر کی بعد امی پر پی پیکر مسلمان پہنچ تو فوج عیسائی ہی خط اگر نکالے محبت خشم لگے گرم باتوں سے ہوا سچ ترک دنیا کی تو باپا سبھی آفتی نجات	بڑھ گئی قیمت اگر گھر میں زنجیر گیا آب باران بن کی مشعل کو زنجیر گیا شب کو اوٹھی چلتی چلتی روز روشن گیا جام مدفن ہو گیا خم برج دفن ہو گیا دیکھتی ہی ہاتھ دیوانہ برہمن ہو گیا آئندہ تھا اور خاکستر سی دشمن ہو گیا وی کڑی حبیبی نہیں سچ ہو گیا تن کو نقش پور یائی فقر حق ہو گیا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس کا دل
 اس کا دل
 اس کا دل
 اس کا دل

۲۷
 شمسہ نبوی جام صحرای ازل گیا
 رنگ بنات جلاو کمان باغ زمین
 گولہ کا پھول ہون میں کہلا اور چرخ
 بے میدان ہون کہ ہوا در دستہ
 سایہ ہا کای ای کر پور و زری
 غم نہوت کوئی نام نہاں چرخ
 غم نہوت کوئی نام نہاں چرخ

خط بھی جھوٹی دکھائی یاری کی سہرا سیر نامہ بر سبھا کی کاغذ پاک دامن ہو گیا	
ہر فنا قوس جب میں گم شمع ہو گیا بھر میں قتل سی مریخ گلش ہو گیا دوستی کی دست آئی کہ دشمن ہو گیا	بولی بت استدکرت برہمن ہو گیا نیچہ فولاد کا ہر برگ سون ہو گیا ارجب شدت سی سبارق چرخ ہو گیا

غم نہیں رہتے تون کی جوتہ جلاو
 غم نہیں رہتے تون کی جوتہ جلاو
 غم نہیں رہتے تون کی جوتہ جلاو
 غم نہیں رہتے تون کی جوتہ جلاو

نام مقدر بن انتخاب
 بر ایک مذکر که بر حسب
 جنون بین یک مرد و این
 سکر و دو کانی فاعله سر منزل
 من خصل گرد پس کاوان چنان
 نام شب نهاد و صلا کا مزا صلا

سحر ساقی مین پر آبایی غم خوننا به نو خال و می تاری تاری نهیچن اجل مجکو و همکاتی مین تویش که نهیچن	تن مین ہی شایه لہو اک آوہ چلو گیا ماہ نو ہی سر جکا کر پیش ابرو گیا کہاں کہچن کا اگر فروغ اک رو گیا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسخفی و شیر سو د اسب مانی سی گئے
 امی اسیر اور شاعر و مین اب فقط تکیا

ایک مذہبی اگر نشان جو میر غی کا نام ہی طور اوس ہی کی تو حسن چلا کا ماتوان ہوں بعد مروت چلی کئی کئی عشق ہی جو چلی اوسکی چہر کا سنیکا گہری میری ماد محبوب ہی بایا شک عالم سستی مین جد کی راہوں سا دور تباہی ل جو خط چہر محبوب پر سوزن می کہ ہی پھاڑہ فکر نو	چرخ آسا سپر ہری تار و زعفر حاک کا ہی چراغ طور شعلہ روی آتشنگ کا ہی می مین کو کافی ایک فرخاک کا روغن گل سی ہوا و شمع چراغ اک کا بدلی قاصد کی ہی لازم سنجی لک کا کم مصلی سی نہیں ہی جکوسا لک کا اسی نکلیا یہ ہی ہر کا و ہی لک کا چاک بڑا مین مین عام قفس چاک کا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بی
 چرخ تو بانی لب لک کا
 کون مین و شمع چراغ اک کا
 پاپو کب کا را خط لک کا
 شاعر و شاعر و شاعر و شاعر

نام مقدر بن انتخاب
 بر ایک مذکر که بر حسب
 جنون بین یک مرد و این
 سکر و دو کانی فاعله سر منزل
 من خصل گرد پس کاوان چنان
 نام شب نهاد و صلا کا مزا صلا

شیخ ابو محمد بن ابی طالب
کوفی کاتبی بن ابی طالب
بول دیو کی تم کو قلم خوشامد
بیون و سرگردان بوی کا نام

چاک کی صورت اودوراج پوجکا
 پیدل کا اکر پوجی صاحب کاجا
 آرتھ کو اودھی صاحب کاجا
 مانورانی فی سابی پوجکا
 جی پوجی صاحب کاجا
 پوجی صاحب کاجا
 چاک کی صورت اودوراج پوجکا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

می کشتی میں۔ فلاطون ثبوت میں ہم سید

خم بنا جو گرد باد اوٹھا ہمار خاک کا

<p>اوڑ چلی گا اور مضمون و سچی حسن پاک کا مثل گل دور و ز کو آیا ہو نہیں اس باغ میں دخل قدر تمہیں خدا کی کوئی کر سکتا نہیں لہجہ زبان ہی بلعہ دندان جان بوجہ بیان ناتوان کیوں مگر نہ بچھین اخیلنا فروغ رنگ گل دی سنا تہ بوی گل کا یہ ممکن نہیں عالم اسب سب میں لازم سب بہر زرق رخت تن میرا قضا کی ماتہ سچا عشق تنی ہو کر نیران کبر سی معلوم کیا تجھ کو نہیں روز محشر کو عیان فی قودی ای شہ ہوا کیا جہا نیگا مری دل لگی تو انفلک دیکھتی ہی کہ نظر اوس کی آنکھیں کین</p>	<p>ماتہ میں خامہ ہی شہر طائر اراد اک کا خار داس گہری کھونج گریا جاں پاک کا لب کندرنی بنایا آئینہ دراک کا تار چاند کجا ہر اک ریشہ ہوسو اک کا گرم ہی تار کلخن سی حسن و خاشاک کا برق چھپا کر سی اوس نور جاں پاک کا کہل کیا کیسی سی عقدہ خاطر دلاک کا جیسی می نلام باقیدار کی املاک کا مگر کچھ ہی ہوا احوال کیا ضحاک کا ماتہ میرا اور داس ہی تھی قراک کا چاہی بانی چہر کنا خجھر خفاک کا کبھی کیا خاک شکوہ کر دوش افلاک کا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کربان گلشن تیرے گلستان میں
 سب سے پہلے تیرے گلستان میں
 سب سے پہلے تیرے گلستان میں
 سب سے پہلے تیرے گلستان میں

سب سے پہلے تیرے گلستان میں
 سب سے پہلے تیرے گلستان میں
 سب سے پہلے تیرے گلستان میں
 سب سے پہلے تیرے گلستان میں

دی عالمی جو الگ ہوا
 دین بارو خفا سی بی بی شال
 کس طرح اب تم تنہی گئی ہو
 شہ زنی جو ہوا شہ زنی ہوا

ایک بیتی ہوئی تھی
 ایک بیتی ہوئی تھی
 ایک بیتی ہوئی تھی
 ایک بیتی ہوئی تھی

انکی کہ اور سب اب تک میں نہیں ہی وفا
 صبر جس دینی کی جاعنی خریداری کا
 تہ قبالا امری نالوں سی جہان اور ہوا
 زنی ہی نہ وہ بالائے ہوا انہا میں
 سترنگ غمی بلال رمضان اور ہوا
 دیکھ کر ابوی خدار تہ ای رہید

دیکتهای یون میمانونکوهر دشت
چاپتهای قنیت ماکسیوی
اسحارت پروراجلدانینشایب
جس طرح سخوارتاکی کوئی خوشه پاک
شانهی هوسخاوشانهضحاک
پرده هی بال سمندر روی آتشاک

تو رہی وہ نور کا سایہ نہیں، عجب اس پر
کیون نہ ہو معدوم سایہ سید لولاک کا

<p> جو کہلا پہول چراغ کف صیاد ہوا جسنی تلوار سنبھالی مرا جلا دہوا رودیا ہمینی جو بندہ کوئی آزاد ہوا تیغ قابل نہوئی نشتر فضا دہوا منہ سہی نکلا جو سخن نکلت بر باد ہوا پہر تو فرما و ذرا کیا مچی ارشاد ہوا جو کچھ محسوس مچی خنجر جلا دہوا تیرا گریز کی من پر زاد ہوا </p>	<p> کو مستی سی ہر اک مرغ چمن زاد ہوا کہہ سی نکلا جو حسین باعث بیداد ہوا لطف اس درجا دہنایا گی گن قارن رگ گردن لہو دیتی ہی تہوڑا تہوڑا عین حکمت ہی خوشی صفت غم گل کالیان و ہمینی ہی ہن تو کہتا ہوں کٹ گیا شرم سی آبی جو نظر نفرت رخ کمان کا تری پر تو سی بنا چہرہ </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

K 22

اسیر ہی نو ویدار سب نہیں آتا
 ورنہ مینا کی ناو گر گمان چلی
 سحر غم گل اف سی با نہیں آتا
 وہ آنندی مغل خزان میں آتا
 آج کی ہی مال کس کی نہیں آتا
 کرب آج کی ہی مال کس کی نہیں آتا
 کرب آج کی ہی مال کس کی نہیں آتا
 کرب آج کی ہی مال کس کی نہیں آتا

[illegible]

دل کو مری جلائی کہ جس ناضر و رہتا
 پہلو دیکھو عیون میں اور ناضر و رہتا
 مہندی لگا لی باغ میں جس ناضر و رہتا
 سویا ہوتا دیر سے میں جگ ناضر و رہتا
 اک دن تو نکھر رہا ناضر و رہتا

مجھ کو کادیں جس کی ہنسی ہنوا میں نہ لکھ
 عاشق کی زہر خطا سے پر ہوس
 مرنے کی دوسری ہی پہا ناضر و رہتا
 تودہ بنا کہ تیرے ہی ناضر و رہتا
 ہر خدنگ غم پہا ناضر و رہتا
 رخت وہ ہو گیا پویش مثل گہنی

۳۶

اگر انباری سی ہو کو ہو گئی حاصل سبکداری بجائی ہو روحوت چاہی ہو سہنہ کی مری گم گشتگی کا بعد مردن ہی عالم ہی نظر آئی نہیں سلطان قوت اسکی انکھوں میں جواب جا ہلا بعد فبا ہی سنگ ہی ہو جاتی جاتی ہر رخ شراہ عید میں نہ ہو خدا سپرد انسان میں عاشق اسکی پروانی شکستہ الہی طبعی جس جہنم ہی ہو جونا زک میں نہیں ہی عالم باریک میں دو عالم آج میں قص کہانی میں وہاں بچیں ہر در زہر آفت عالم کی مکن زبان چپ کیا در کار باب باطن کو کیا ہی نقد جان بینی کو مامو او سنی ہو	اوتار اسر جو ظالم فی اوتار بوجہ گردن کا شرار برق ہی ایک نہ اپنی خرمن کا فرشتی ڈھونڈتی پہرے میں سترہ سترہ کی یہ بادام میں چھین نہیں ہی تم و غن کا کوئی بولی نہ ہی آواز گنبد سیری فن کا سہارا دوست کا ہو نہ اندیشہ ہی شمع کا چراغ آگ ہی کوئی نہ ہو گل شمع روشن کا ہسکانا ہی کہیں ہو نیک کا جھینج دھن کا پری کی اسطی شیشہ ہی قلعہ سنگ آہن کا تماشا ہی تسلسل آنسووں کا دور دھن کا اثر ہی ہر گر گردن میں انکی مار زہن کا چراغ معنی روشن نہیں محتاج جرو غن کا سزا دل زہر رہتا ہی تلگا خاص ملٹن کا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چکی عین کو یاد دانا ناضر و رہتا
 پیری کی شکاری کی جھوٹا شکاری
 کہ کچھ تو مانتا پاؤں بلانا ناضر و رہتا
 بیا پر جو مانتا لگا بائیں پنج کا
 بابت کو ہی مانتا لگا ناضر و رہتا
 سہا و طارون کو کیا پہا ناضر و رہتا
 ہر دور زہا نہیں ناضر و رہتا
 ہر دور زہا نہیں ناضر و رہتا

ہر دور زہا نہیں ناضر و رہتا
 ہر دور زہا نہیں ناضر و رہتا
 ہر دور زہا نہیں ناضر و رہتا
 ہر دور زہا نہیں ناضر و رہتا

فانلنی جن چن چو پد کیکیا
 کس اده پاتر اور لگا ناضور
 کس اده پاتر اور لگا ناضور
 کس اده پاتر اور لگا ناضور
 کس اده پاتر اور لگا ناضور

قبول و لکویا ہی تری سی نی غلامی نی	لقب اسو اسطی آزاد ہی گلشنیوسن کا
دیا چکر تاج عون کو یہ تیغ قاتل نی	بہ نور ہر ایک حلقہ نگیا رستم کی خوش کا

اسپر امیر قلیات نی ہلو بنایا ہی	نظر آنی لگا ہی ایک عالم دوست دشمن کا
---------------------------------	--------------------------------------

نظارہ بیشتر کرتا ہی اوسکی دست و شن کا	ستارہ اوج پری آج کل بخت برہن کا
بھرا آئی اشک و فرت جی دیکھا رنگ گلشن کا	گمان کیونکر نہ ہو ہی چمن پود گلشن کا
سُقرِ ظل ہا کا ہون قاتل مہر روشن کا	تری یوار کا سکا ہون تہ تیری وزن کا
دیبا ہی ل خدا نی پاک کیون کی ہو بد گونی	قیامت ہی تجی توس کھی مین برہن کا
جنون مین پون لکھر سلسلہ گیسو کا مایہ آیا	ملا تہا کوچہ گیسو سی کوچہ چاک من کا
کیا خی خاک تن کو ہمینی راہ حُب حید مین	پر جبریل ہو گا شامیانہ اپنی مدفن کا
پر پرو کر لی تخریر ہمینی خوش مرشت مین	ہنیں کم خاتم نگشت جسم سی طعق گردن کا
وہ زخمی ہون عی غمی گیان چاک ہی عسی	کری بخیمہ مری خیمہ حکمر کو منہ ہی وزن کا
کر و طول عمارت شوق سی س زفانی	نہات ای مونسو سمجھو جو کچھ ہی خاندن کا

کسی کب کب کوئی اس مذہبی
 کس کب کب کوئی اس مذہبی
 کس کب کب کوئی اس مذہبی
 کس کب کب کوئی اس مذہبی
 کس کب کب کوئی اس مذہبی

کسی کسی دیکھا کہ لرزانا آیا
 کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس

کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس

اگر چه یار کو یکه نامی گمان یکه نامی
 جوانی یه افروخته کی یکه نامی
 سیمین آبی پیری هوا صفت طاری
 کی شب ده بهر ناسته یکه نامی
 به یاد دل کی خون پری آون چرخان
 لب آینه کعبه و هر نه آینه
 حب آینه کی یکه نامی

وہ پیاسا ہون جل شمعِ شمعِ تاب کا ہونے
فلک فی سپرانی لکلی ماہِ نو نیا پائے
سدا صبح کو وہ گہرا اپنی تکیہ موتی
جو تین بازک طبعِ ادنی کی ہے اپنی بختی
ترجی ہوئی کسی کا نہیں میں ایک دیو نہ
فریبِ خیالِ خلیجی گہری وکی چہری
بہارِ صبرِ کھیتی نہیں فصلِ خزانِ غم کی
پیامِ مرگِ جان اس عالمِ خدا کی لذت

اسی طرح باقی تین ہی مکمل آئی کی

اودہر دہلنی کا دہر اودہر دہلنی کا مسکا

<p>مرتبہ کیونہ فخری سی دو بالا اپنا شکری کوئی تو ہی پوچھنی والا اپنا اپنی ہی مانتی ہی ہستی سبھا والا اپنا</p>	<p>برہ کی موزوں ہی کہیں سروسنی والا اپنا اکے تبت بین کیرین فی کیا شاکیا دوسرے میں فی پھر رونہ آیا جو نظر</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

K 2

فصل میں ہنسی اگر غزل شبنم پہ کیا
پہٹی لباس میں گلہائی باغ منتہی پہ
حب بہار شرف کو خزان پہ کیا
کدو جو چاہو ہم اسی حضرت کیم
جلال آپنی انشا کا کھان پہ کیا
یار عشق میں کج کی کی گنج جہاں پہ
نئی بین یا سنی اسماں پہ کیا
سوا کی

چون که غوغای کربلا را شنیدم / چو سحر و جادوی کربلا را دیدم /
 چو سحر و جادوی کربلا را شنیدم / چو سحر و جادوی کربلا را دیدم /
 چو سحر و جادوی کربلا را شنیدم / چو سحر و جادوی کربلا را دیدم /

خونری که ای جان فدای کربلا /
 که شیراز را چه زخمش می باشد /
 که شیراز را چه زخمش می باشد /
 که شیراز را چه زخمش می باشد /

۳۹

بچه ای هم که کات کی کلا او را /
 شمشاد شرم قامت بخونری ای کربلا /
 شمشاد شرم قامت بخونری ای کربلا /
 شمشاد شرم قامت بخونری ای کربلا /

حاصله خوب شب وصل کلا اپنا
 دونون ما تهنسی جگر مہی سنبالا اپنا
 سچ تاوی کلجی باتہ و بالا اپنا
 جای گل لہ مین دل لیکل اوجھالا اپنا
 ہی حلن ساری نہ مانی نہ زالا اپنا
 تیغ قاتل ہی کہا دیتی ہی چالا اپنا
 میسوار و کل رسالہ ہی سالا اپنا
 کاش وہ ماہ ہی سمجھی بھی بالا اپنا
 دفتر گل ہی ہی رنگین ہی سالا اپنا
 بوجہ مہی توعد و پریش ڈالا اپنا
 دونون عالم کا ہی غم ایک لے والا اپنا
 طوق بزواتی ہو کیا و بھی بالا اپنا
 غم جو کلی گاتو کلی گاد والا اپنا

لب لب سینہ بسینہ ہی مں سہی ہام
 دیکھ کر عالم بیتان ہی صبر کی تاب
 بام پر چڑھتی اور تری ہو بہت کیا با
 خوب نیزنگ کیا یاری گلہانی مین
 سری ہوتی مین سر عاڈہ شمشیر و ان
 پیاس مین مین جمع دکھانا ہون بانگی کا
 ہر سر موٹی ہر ہی و ان کو دل شک
 رات بہر ہتی مین گدو کی مکالی حکم
 وصف خسارہ معشوق رقم کرتی مین
 گے گوارا ہی کہ احباب ہا مین تاوت
 دار محنت مین وہمان بلانوش مین ہم
 بوجہ او تہنی کا مین محبت لاغر مین
 بعد مرنگی کہاں دیدم داغ خون

ایک عالم بادہ رستون مین گدا ہوا /
 کو فصدون کی کٹاں شہر مین گدا ہوا /
 بچہ ہنسا بار کا مین گدا ہوا /
 جب کی گاہ خون لطمی کا لٹ مین گدا ہوا /
 اندر وہ کون ہو جانی ہی ہر مین گدا ہوا /
 بولی رک کی گدا مین گدا ہوا /

ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔

عاشق زار کا تابوت تکلف سی ٹوپی	دو گہری کی لمبی قم دو جو دو شالا اپنا
غائبانہ بھی ہریش کوہ محبوب کیا	عالم الغیب ہی اللہ تعالیٰ اپنا

خونچون میں بھی ہی گوشہ نشینی کی آسیر	
پاؤں رنجیکہ گہری نکالا اپنا	

جلوہ محبوب سے اپنا ہی جلوہ ہو گیا	محرپہ ہو گیا ذرہ ہو یا ہو گیا
زلف سی دلچسپ کی شانی کو سو ہو گیا	دانت توڑ و شکا جو کوئی بال سکایا ہو گیا
جرم می نوشی سی کہا جھکو جھٹکے پر	فضل گل آبی نہانی تہی کہ سو ہو گیا
حرف کن ہی لوح ہستی ترمی حشی کا	کلافت رنگی طرح جو منہ سی نکلا ہو گیا
بتکدین ای تو ہو ہو ہو و تہوڑی جگہ	ہم یہاں آئی جو حکم حق تعالیٰ ہو گیا
روح قالب سی نکلتی ہی ہوئی وصل جنت	ملکی دریا میں بن قطرہ عین دریا ہو گیا
آپ اندامین نامین خلق کو اندامی	شہر میں رونام باران صبح ہو گیا
خال خط لکھنی کی کاغذ نہیں کچھ حسیاج	نقش دل خشیون کی و سکا پھر ہو گیا
فاتحہ کو حب اوٹھیں اسکی خانی اوٹھ گیا	قبر عاشق کی روشن بختیا خا ہو گیا

ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔

ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔

ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔
 ہمارے ہاں ہر ایک کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے رب سے مل سکے اور اس کی رضا حاصل کرے۔

دوست کی کیا آواز آئے
 مریب ایسی تیغ فانی
 راہ الفت میں جہ جہاں
 سہمی پہنچنے کی آواز آئے

میں تیغ بونوں کا مہر
 مریب کی تیغ میں
 جاننے کی تیغ میں
 بول دیا باہ کا مہر

۱۴

ان کی تیغ میں
 ہر گاہ کی تیغ میں
 آئی آواز سلاسل میں
 قدر جانیں علم کی آواز میں
 کیا ہی گام و جاہل میں

طالع معکوس کا شکوہ کروں کیا نامہ بر	خط جو سید باہی لکھا سینی تو اٹھا ہو گیا
داغ کہا کہا کر ہزاروں کہہ مینی جانے	جو اوکا گل مہری تبت پر ہزار ہو گیا
کشتیوں پر چلتی ہیں شہر میں سب اسٹار	تہا جو چور اہمہ مہر و مہی چوکا ہو گیا
کعبہ ابرو کا جب آیا مری دل میں خیال	زخم دل محراب داغ دل مصلّا ہو گیا
باندہ کر حلقہ لگی سب دیکھنی بازار میں	گہری جٹ ہ ماہ نکلا گرد ہالا ہو گیا
دشت غربت میں لائی فو اسی حکومت	غم گرا سب بات کا ہی خضر تنہا ہو گیا
استد رطقت ہوئی اتل کہ ہل سکتی	جسم لائے سیکر تصویر دیا ہو گیا
ای ہی قد تو جو گلست سج گیا آئی خزان	سو کہہ کر غم سی ہر اک شمشاد کا شا ہو گیا
استد ر تکلیف قاتل سی ہوا میں آت	زخم جوتن پر لگا وہ موج دریا ہو گیا

مندی ام محبت ہو گئی آخر اسیر	
تم تو دانا تھی بڑی آخر تہہ کی کیا ہو گیا	
زرد جھج و علم سی ہیر ہو گیا	اور ہی میت ہوئی مصحف مطلق ہو گیا
جس طرف نکلا میں وحشی حشر بریا ہو گیا	آفتاب حشر سررداغ سودا ہو گیا

نہاں کہ عشق کا پالا لہن
 کئی کی کئی کی کئی کی
 کئی کی کئی کی کئی کی
 کئی کی کئی کی کئی کی
 کئی کی کئی کی کئی کی

دوون کو بعد ترک کمانداری کی لازم ہی ہری قبری ہو کہ طور کشتہ کی بی بی ساری کی سہیل پچ ہول گیل گل گیا یہ ملیہ ادبی گیسوی خداری کی ذردن میں جان پگی بگونی کوی

ہلال و نجم ملک و دآہ جب پہونچا لسان جاوہ نکی ترک راستی کی روش خلک سی کام کسی کوئی نکلت ہی کہون بدن کی حرارت میر کیا گریون یہی علاج تھا میر مرض کی شدت میں جو وصف گیسوی شگین کہی کیا تحریر	سیاہ ہو کی یہ ابرو بناوہ خال ہوا تمام سسرین ہر چند پانیال ہوا کبھی نہ عقدہ کشا ناخن ہلال ہوا برنگ شعلہ جوالہ طوق لال ہوا مزاج یارنی پوچھا تو میں کمال ہوا قلم سی نقطہ گرا نافہ غزال ہوا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سرور سینہ پرواغ سی ہی دل کو اسیر حسین میں ہول کھلی باغبان نہال ہوا

ہی مگر آہن با سینہ تری تختہ کا رو پا ہون ہیان ہی وں چاندی کا طبع نوز وں وصف شکر کاشی کہی خانی ہون کشتہ خاک سی ہری گردانہ او وصف بو انجمن اوں ٹیسی قہر کا کھدیا	اگی جانا ہی پزناوک سی پکاتیر کا برج آبی میں ستارہ ہی مری تقدیر کا اس ترازو میں نظر آتا ہی تیر کا بال پر پہلا کی دوری مورچہ شیر کا جو دور قہ تہاد و شالہ بن گیا کشمیر کا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۴۴
اعجاز راہ میں نری خداری کی
اوس ترک سی بی بی شمش القمیر
سبکی جاندہ کر بلورنی
مٹھی سپری پوٹی کرب
دکار روشنی پوٹی کرب
دکار روشنی پوٹی کرب

شعلہ کام کاشی کی
نیکو طبع عشق میں تامل کی
ایک نیراز کا فروغ دیداری کی
نامی کا میری سیر باکھدی سیریا
نظر کی نیچ میں یاری جلالی کی
روزن بی جاری جلالی کی
سیر چاہی یاری کی
ماشی چہ چاہی یاری کی
سیر چاہی یاری کی

سب درشت کش عشق را
 سب کو بهی خراب گنج گنج
 سب کو بهی خراب گنج گنج
 سب کو بهی خراب گنج گنج

انتم جیکه تیرے
 عاشق شوق ناما یوگ
 شوق تیرا فاصد کو بی سیری
 جلد گریہ کر پو یوگ
 زہی بہانی کی خوشی ہا یوگ

۴۵

حق نصیب ی رہا ہوگ
 جاکے تیری کو کہ گریہ میں دل
 خرویدین شہ خطا ہوگ
 پی تھی زرد ہو از رنگ
 عشق میں یں کاہ رہا ہوگ
 لی تری ہوا ادھار ہوگ

<p>رنگ اور کبرق بنام ہی تصویر کا ورنہ انگشت میں عالم ہی جی شیر کا خشک ہو جائی گا نہرہ جو شیر کا نوک نیز کی ستارہ ہی مہی تقدیر کا قصد فری کو بھی رشید کی تخریر کا منہ کبوتر کا ہی اسوفا رستی کا منہ بہر شکر شعلی کی زبان گلگیر کا دیکھ لو دریا روان تہا نہیں تصویر کا کہاٹ ہی اپنی غنیمت کی لہی شیر کا ہر کمان کی کہر میں تہا ہی گزار تیر کا شین ہی منتوج ہی کسو بہی شمشیر کا کان میں مجنون کی حلقہ ہی زنجیر کا ہر دل ہی ابرو کمان پکان تیر ہی کا</p>	<p>کون عالم کی مرقع میں ہی مہا سیر کا طفل بی صبری سی کرتا ہی تلاش جی شیر اسی تگر جلد میری خون سی سیراب کر عاشق مرگان قاتل مومن زل آئی کو دوڑتا ہی دل کی چھڑ پر نور پر کیا مری خطا میں ہی گری دیکھ ہی دل شمع کی پیکہ ہی تیرین دانی کا جو ٹنگ نقل سی ہر کر نہیں موتا ہی ظاہر کار صل دیہان میں برو جی بان کی کٹی حاتی عم وہ جوان مجھ پیر کی گہر میں کہی آ نہیں کس طرح تو ام لڑائی میں ہوش شکست حاکم اقلیم وحشت کون ہی سیری ہوا تیری ناوک کا نشانہ کونسا سینہ میں</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سایہ کی سنی نہ دیا وقت
 مایہ بیداؤن جدا ہوگ
 دلی تصویر ای ہوا دین دروگ
 مایہ نوا نشت ناما یوگ
 سامنی اوں بروی خمداری ہوگ
 بھوٹہ تہا ادھار ہوگ

باب علم مصطفیٰ های مؤمنان

۳۶
بی شکست افسانہ خانم جانی
حال کتابتون ویدہ تر کا
بہار گاہ بازار وسط کا
کشتہ و اعظمی قدر لب کا
روز و شب

فکر کرتا ہی
کوی جانان سی جلد پہ
نامہ برد واسطیہ عظیم
از سید محمد

پہلی وار میں ہی
تجربہ مری مفرد کار
ساغری ہی چشمہ دل گیا ایسا
شیر بادری خون در کار
دنی

خاکی را خسی عیان کن چنین که زاری بخت تو بکلا
 کسی اشک بهمانی عشای زاری بخت تو بکلا
 اور بهمانی به زاری بخت تو بکلا
 زاری بخت تو بکلا

[illegible]

کوسن کی طرح سی اور بھاگتا ہوں

دل کو لکڑیوں کی شک نشان ہم کہاں آسے
و اس ہی تنگ خمیہ ابر سیاہ کا

نامہ برکو خلعتِ فخر و فانی ہو گیا
بت پہری تو کیا ہوا اللہ الی ہو گیا
آسمان جام شراب پر نکالی ہو گیا
جرج تارون سی حسن پہ چون خیالی ہو گیا
ختم یہ چکر یا کہ فانوس خیالی ہو گیا
سنبہ ایسا کٹھا غم سی کہ بالی ہو گیا
جوبند ہا ضمون ضمون خیالی ہو گیا
صاف مطلع ہو گیا سیدن خیالی ہو گیا
رتبہ محبوب حق تو یوسف سی علی ہو گیا
خود نما کو دعویٰ صاحب کمالی ہو گیا

وصل کا پیغام لایا رتبہ عالی ہو گیا
کعبہ میں آئی جو ہمیں میر غالی ہو گیا
فیض ساتی ہی اپنا طرف عالی ہو گیا
ذرا جتنی تہی زانیں وہ ہمیں جن لیے
گل چراغ جامِ حیاتِ شہم میگوئی کیا
کان سی لہٹی ہوئی کچھ وہ لف سیہ
تہی تھریں لکری دم کس سخن
گہری جیانی وہ نکلا مثل تیغِ قبا
ہی صبا پر ملاحت کو حقوقِ مکہ
ماہِ نو کو دی جو مینے دی ابرو شال

غیر فانی جو دنیوی کامیابی وہ اولیٰ لوگ
دوسرے میں نہیں ہیں کالی کمی کی بجائے
اوس کی بجز میں اگر دستہ ضعیف ہوگا
ابو یوسف بحرہ خطیبہ سی اوشن

در کتب کلاسیک و غیره
 می خواند و به راه
 حارون بن یحیی
 و شمس بن یحیی
 می خواند و به راه

[illegible]

تراج در بارکتی فاست چو چاندل
 من لاغری کو تو محراب اولان گما
 یوسف ملک بیجان مین گما
 چو زانها دوستی لطف کو زیاده
 رو با نیا مین نه ملا شرف مراد
 چو شکست و غم باران مین گما

سین با عالم سپید
 یوسف کا زرد مری زان
 ایا چین مین تن تنگ کا جو کر
 ایا چین مین تن تنگ کا جو کر
 گلشن نستان علی بن یوسف

۵۱

دامن و پهلوی غار خیلان مین یو گیا
 لگو ک طبع نهونی غلغلی نصیب
 گیسوی پخت کی چار خندان مین یو گیا
 دشمن کی زبان تو نهو گا بخت
 پس کر مین گور غریبان مین یو گیا
 وہ ناقول مین لگا طوق پی یو گیا

رفته رفته خانه بخیر خالی ہو گیا کیا مراد یوان ہی یوان ہالی ہو گیا سینہ داغون سی مراد ہو لوکی الی ہو گیا مین ہی ثابت صوت قطب شمالی ہو گیا چار باغ اوسن کر کا دمال شالی ہو گیا طبع عالی سی مین نعمت خان عالی ہو گیا عامل مغول مشتاق کالی ہو گیا دل عار ابل گلہا سی قالی ہو گیا تار مسطر غیرت سلک لی ہو گیا مزرع امید وقف پائالی ہو گیا خون می گردن ہی منہا خالی ہو گیا آئینہ جام شراب پر نکالی ہو گیا	گہلٹی گہلٹی ہو گیا کم قید مین لیا جابجا مین وصف و سکی بروخی ارکی رات نخل مین جو خوش اوسکو پو لوکی ہو گیا جس گلہ تیغ جنوبی کچ گئی اوسن کر کی کیا دکھائی ہی چی رنگ مونی نی ہا کم نہیں ہی ان نعمت سی اخون فصل گل مین تنگ پہرانی لای پر کر پاؤں کہی ہی ہی دین مین ہم ناکر گوہر زندان کی جب مضمون لکھی آبدار ہو گیا ہمی خاجس دینی دہقان مر گیا قحط شراب سی مین دہش سیکدی مین نیست کی صوت نظرانی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لگا دل محل جانان مین نیا سی اسیر

ایک دم زکر و غلغلیات مین
 اک حرف بی الا غلغلیات مین
 کلین نی ایشیاہ نیک لیا
 تیکو کوئی صحن گلستان مین
 پاؤں مین لکا خلی جوان مین
 پروانہ ہوا جو راخان مین یو گیا

ایمان را جو ملک اسان میں ہوگا
انی ہی تو ا موت یہ غمخوئی کہاں کا
دیوانہ ہوں میں باروی خود ارستان کا

دکر کرتا ہوں سبکی زکس مخمور کا
 کم نہیں مہی سی ہی کچھ رتبہ مری منصو کا
 چاک حب ج کی سقراض سی کتا کر
 جو پری سی شکو دی شبنہ دیوانہ ہی
 ہون ہیکش جانا ہوں آسمان کو داربست
 جمع نعمتہای دنیا ہی خرابی کی دلیل
 ایک دن اور جای کامیر خنی نگاہ سی
 ہو کئی مین یکا کر مطرب پسر کو ہم فتر
 اپنی سر کا بوجہ او کی سری و ہوا و گن
 کم نہیں ہی ہی جت تیر احانہ باغ
 خشکین بن تابی چا شکو ہونچی کا ضرر
 آہ بی آوار کیا جانی گی اوج چرخ پر

سچہ سیکہ ہاتھ مین داندہ انگور کا
 دار مین عالم نظر آیا ہی خسل طور کا
 بڑہ چلا ہی ای فلک کی شوبہ حیر کا
 ناری خلقت ہی او کی تو ہی پتلانور کا
 عقد پروین پر گمان ہی خشنہ انگور کا
 شہد کی باعث سیلٹ جانا ہی گنہگار کا
 گرچہ خورشید آسمان ہی نشانہ دور کا
 چاہی کاسہ ہماری ہاتھ مین طنبو کا
 راہزن ہی کام لو گنا ایک دن دو کا
 گل ہی دی قسیان سنبل ہی گیسو حور کا
 جوش مین تو پانی خوش انگور کا
 بن پکاری بام ر کب ہو گذر فرد کا

۵۲

گردن میں صدف کی خال خال کھان
مضمون ان کیوں ہے اس طرح جو ان کا
پتو باغی تیرے پر دست کمان کا
اوس چہرہ روشن کی چین چمن بختیالی
کے کئی تھی چن رشید کمان کا
مہتاب کے کئی چاکر گریبان
کیا سینہ زوای ہی کیا چاکر
پرانج خان بھی وہ دریاغ
دور سے

کیا سنیہ دماغ ہی کیا جاگہ دریاغ خان کی
دماغ خان ہی وہ دماغ سرور و سرور
تقدیر کی رکھنا نہ بیان نہ دیا کی
لازم کی عورت کی شمع جل جہان
نیچا نہ بیک کی دفع ہی بدون
خالی بن کیا کام نمودن کی کان
ایں

ایں ترنیت جلا دین
 رانی بستی زخمی کوئی
 نظر رکھو گشت سب
 دیا ہوں سب کو جان
 شہید ہوں سب کو جان
 شہید ہوں سب کو جان

ایں ترنیت جلا دین
 رانی بستی زخمی کوئی
 نظر رکھو گشت سب
 دیا ہوں سب کو جان
 شہید ہوں سب کو جان
 شہید ہوں سب کو جان

۵۳

فشتی جباب بیری مکان کا
 کافی پیتا کچھ جان کا ہی فصد
 دروازی اوں تہ کی پردہ کی کان کا
 اوں تہ کی پردہ کی کان کا
 بنی ہی بڑی قافلہ دیکھوان کا

دل غریبوں کی ہوی ایسی گسٹا ر بلا	ہی سوا ذلف میں عالم شب شور کا
بہر گیا اوس رخ کی پرتوسی از خیمہ	بنگیا مہتاب پہا ہا مرہم کا نور کا
پستی قد مانع غرور ہوئی نہیں	سب پہاڑوں ہی یادہ تہہ طو کا
مر گیا ہوں میں صفای جسم جانان دیکھ کر	مقبرین میری روشن جہا ہو بلور کا
محرم نرم حقیقت کب ہیں اباب مجاز	کوئی پروانہ نہیں جاشت چراغ طور کا

اوج دنیا پر نہیں ہی سرکشی لازم آید
 نہ ہر دنگی ٹھو کرین کہتا ہا ہی سر فخور کا

مضمون باندہا ہوں لاشتم یار کا	صیاد ہوں میں کی ہوی مردم سکار کا
سودار ہا جو گیسوی مشکین یار کا	ناف غزال ہو گا درجہ مزار کا
کشتہ ہوا ہوں گرینہ بی اختیار کا	درکار ہی کفن مچھی اشکون کی تار کا
لکھو اوں وصف میخ چار یار کا	پانہ آئی خوشنویس ج خط غبار کا
نیکی کی قدر کیا جو نہ دہر میں ہی	رتبہ ہی ہو پ میں شجر سایہ دار کا
شاید کیا ہی یار کی پستان اسنی صف	بہر تی ہی موتیوں سی صبا سنہا بار کا

دوبانہ نادل ہسارانی
 یابی غش میں ہو گئی بوی زلف
 کوئی دیکھو من پنا دل
 جان اتی ہی بدن میں دل لیب
 دانا الفت و زلفت ملک

فاضلای شتی با
 نومی با بر جسم ن لانی صلب
 جاکسی منی جبین ه آه کی
 مرقه مخنون کا گندیل سب
 یاری کلکوی گریان سب
 ای خون آ باد کمر خرب کل
 بادن کزنی کا کلکامل
 گدین

ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک

طول آؤ نکوندی جو تری زلف سر مہندی ہو تا تو کف یار کی بوسی لیتا لالہ ہو تا تو کوئی داغ جلا تا دل پر ناتوا نسی ہو اسو کہلی کا نا تو کیا عشق کر تا کسی شیریں سی جو ہو تا فدا	ختم حافظ سی کباک اتیں قج آن ہوا سرسہ ہو تا تو نظر کردہ جانان پوتا ہالہ ہو تا تو کسی مادہ پہ متسربان ہوتا چشم جانان میں جہان جو میں گان ہوتا گرد بلقیس کی پیرنا جو سلیمان ہوتا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گر بلا میں نہوی ہم دم پیکار اسیر
 ورنہ کیا شکر کفار سی میدان ہوتا

ہندو کی مروی پر ہی کلمہ پڑیا نبی کا لبریزی ہی مینا سونکی آرسی کا مردم گلیاں صحرا جھل ہی آدمی کا ساقی ہی مزاجی و دن کی رنگی کا کہل جلی گا لافہ بادام کاغذی کا پرزائیں تہا رانسخہ ہی نوعی کا	نیکی ہی ہم نگہ زری کیا عرض بی کا پرتو پڑا ہی جیسی دس چشم زنگی کا کیا دل لگی خون میں حد پست نہیں ششہ ہی بغل میں جام شرب لب جس در چشم جانان ای مقابلی پر لایا جواب صد وقت مرض ہی
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک

ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک
 ہندی کی گلیاں دودھ لالہ جان تلک

سب گریبان من از شمشیر خار کز
 باری که چرخ چرخ کند و سب
 چون من سحر را چرخ کند و سب
 مان من می آید و سب
 پیرایه من می آید و سب
 پیرایه من می آید و سب

غامی کو می آید و سب
 جی عصا که می آید و سب
 کلید نیا می آید و سب
 مضمون کو می آید و سب
 خطبه جو می آید و سب

۵۷

گلشن کو می آید و سب
 دی قوی عاشقون من می آید و سب
 چایا حسی خدای تمیپ نیا و سب
 دیکه لاله سب می آید و سب
 فزاید که سب می آید و سب

مجنون کی غم من لال ایسا ہی دشت شب و دو غم کی گزری آفتاب آیا غمزہ ہی و سکا قاتل عشوہ ہی و سکا پڑتی ہی فاختہ وہ منہ پیر کر لہری دریا ہی زمانہ اہل زمانہ چون ابرو وہ ماہ نوی لڑان ہی ہر گلگیری من سب تیغ کی زبان ج پیشین جان نام فروغ کیسا	شاخ غزال من ہی عالم ہی بانی کا اشد فی کہا یا آنکھ کو دوج شہی کا خنجر کا دل ہی پانی دم بند ہی چہر کا مرکری سامنا ہی گشتہ طالعی کا دیکھا تو سب من یا عالم روا روی کا شرق تلک ہی شہر اس تیغ ہی کا پروانوں کو سنا یا تھرہ حل کی کا لیتا ہی چاند تاحی بنامیو نکا ٹیکا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آگہین پیدا ہوئے و کر اسیرانی
 منہ دیکھ کر وہ اوہن صبح آرسی کا

زار دیرا سی حاصل کر شغل مسکشی کا تہمتی گلا ملائی کیا منہ ہی بانی کا گیسو کی شخصی سی پای اگر رہائی	خشکی سی سہل ہو گا تنکو سفر تری کا سلک گہری بہر بچا ہی گنگری کا رستہ نہ ہم حلین کی زخیر کی گلی کا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------

جہنم کو می آید و سب
 جہنم کو می آید و سب
 جہنم کو می آید و سب
 جہنم کو می آید و سب
 جہنم کو می آید و سب
 جہنم کو می آید و سب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بیا خدایان بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان

تارنگاه ویدیه رخسیر ہو گیا تن گرو باد وادی تقصیر ہو گیا موتی صدف کو درہ ہفت ہو گیا دریاسی موج بن کی فصل گر ہو گیا طوطی کباب شعلہ تقریر ہو گیا	یہ گل گاہ خون میں کہ میرا تر ضعیف قیمت فی محبتی چچ کیا بعد گہی جہاننا کیا در و زمان یاری دیکھی جو تیغ عید ہوئی جسم ار کو تعریف خط بن سنائی جو ہمینی گرم
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایسا سفید بھسی ہی جان ہوا اسیر
 ساغر میں بھی بادہ بہر اشیر ہو گیا

دل پہ داغ نقشہ ہی کسی قصہ عشق کا جو بو باہمی دشالی کا وہ اگلا رہی آتش کا مزار موسیٰ ہی لہو چو جلو کا ہر طور میں کش کا نشانہ ڈھونڈا ہی ترایت کی کمان کش کا نکلو از غنیمت بنی نام لکھلو اس کی کش کا یہ پھوڑا ہی بغل کا وہ پھوڑا ہی کش کا	نہیں چاک جگر کو چہی دین کی کش کا جلا تا ہی میروں کہ بھی شوق اس کی کش کا بی عاشق غفلت کیے معشوق کی لگی نگاہوں ہی کراہی لاغری نہاں میں کش کا ملاحت کفر کی کیا دل زخمی و پھانا کش کا نہیں ساقی تو پہر کیا شیشہ و ساغر کش کا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قصہ گرسنا نہاں خواہ آسمان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان

بیا خدایان بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان
 بی زدن و نشانی بی باور از آب نکلان

دنياں باسکدین یا فکرو کیکد
 چیتہ شست بین یا بی سلسل
 سرا او سکا خط بنی کیا اسکا چنچ
 دنیا پوچان بنی میں چنچ چنچ
 پیرہ خضر کا بنی میں چنچ چنچ
 بی خاصہ زبان کنی میں چنچ چنچ

نہیں میں باغ خون جسم زاری پیدا
 خدائی پول سے ہی ہر بخاری پیدا
 نہان میں ہی نقش کنی بخاری پیدا
 جان کو ادب سے کیا اضاعتی پیدا
 یہی ہی تھو جو شستہ بی بی پڑا

کہم تو دوزی پیدا وہ داری پیدا
 ہم اوس صم کی محنت کی بنی پان عطا
 خدا کی شان ہی جس کی عذاری پیدا
 کیا ہی کشتہ بھی عذاری پیدا
 کہم تو دوزی پیدا وہ داری پیدا
 ہم اوس صم کی محنت کی بنی پان عطا
 خدا کی شان ہی جس کی عذاری پیدا
 کیا ہی کشتہ بھی عذاری پیدا

<p>کمان کی گہر میں آتا ہی مقرر تیر کش کا تن انسان ہی تپا خاک آت بادوش کا اوڑا پاچ سبیل نی تہی لف شوش کا چلن ہی منشا شادی میں آئی گئی کناک کا کہ جسکی عکس سی مینہ پر کالہ ہی آتش کا بعینہ پاؤں کی چپالی میں ہی مارا کش کا بدن مجھ مراد ہر داغ انکارہ ہی آتش کا چہم بند بن گیا مجھ کو باندہ ہا فاشش کا بھرا تہہ بڑا احسان ہوا سر پر عیش کا</p>	<p>جونا لہ دل سی ہر ہونہ پنچ پی فاک کونکر طبیعت کوئی خالی ضد سی تویہ غیر ممکن ہی دل اہل تماشا دام میں آتی تہی کنگی نہال رست ہو کا قطع میں جا پھر گل بن بجای خاک ہو جگر خول او کی نظار سی خندنگ خارا میں ہی ہزار دن حبس تہی یعتن ہی شب سر مالہ لہن بنم میں جگو دم فکر سخن چپایا یہ زہر افعی گیسو گلاب اوس غیرت گلشن نی انی تہی جگر کا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>اسیر ایسی مضامین گرم نکلی طبع عالی سی کہ نازان میری شاکردی سی ہی شاد آتش کا</p>	
<p>خواہاں آن بیاس میں جب میں جن ہو انکھوں کا کہوں انفس میں پس ہو</p>	<p>موجوں سی بھر او بری صین بر حسین ہو انکھوں کا کہوں انفس میں پس ہو</p>

فلک ہوا میری دی لای بنی پیدا
 کمال خوش میں ہی گہر میں پلید پیدا
 کمان کا رنگ میں کا رنگ
 نوز تو دوزی پیدا وہ داری پیدا
 شہزادہ نون میری رنگ میں کا رنگ
 اوڑاں اس دل میں ہی ہوا خوش پیدا
 ہستی کی لکھی چال اناری پیدا
 وہ شاہ

شاه حسن ان کی مین اعلیٰ
 ہما بجای سندر ہوناری پیدا
 غلاف ہل کیان فرخ نام عالمین پیدا
 بھئی ہنوگا صنوبر چار ی پیدا
 ہوان پئی ہم ہوی تھی کہ نام غلامی پیدا
 ہوان پئی ہم ہوی تھی کہ نام غلامی پیدا
 ہوان پئی ہم ہوی تھی کہ نام غلامی پیدا
 ہوان پئی ہم ہوی تھی کہ نام غلامی پیدا

ہونا تھا جو خدائے ہانج ہین ہوا مین بندستی ہزار آفرین ہوا اوڑ کر بہشت مین مژدہ حورین ہوا غصی سی لال روی گل آتشین ہوا کیا کیا ہنوگا عشق مین کیا کیا نہیں ہوا خطا اوسنی حملہا مجھی خطا حسین ہوا سنگ اسکی در کا قالبِ بشتِ حسین ہوا دامنِ بٹ کی تہ مین کب آستین ہوا قیمت ہوئی زیادہ جو کنہ گین ہوا سگ اوسن ہی کا دوڑ کی آیا کہین ہوا	ایزای دہری مین گنہگار شاد ہون کس درجہ زاهدان یا ملی کا ہی لوک پھیکا جو اوسنی کانسی تنکا کمال کی کیا ضدی جب پڑ آتے ہی چشمِ عنید مجنون کج حال سنکی جی چوڑ دی لا پڑتھامین کس طرح کہ نہیں بوش تک کا ہی شوق سجدہ سر کو جو سیری تھی کا کس طرح وضع غیر محل ہو پند خلق لب پہ جو نقش ہی دی انون کا شاد ہو وحشی ہو کہ جذبے ہی استخوانی
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غبار دل کا ہی خط غبار مین بھی خط
 چاہی کہ ہم ہی وہ بال نہیں ہوی
 ہون چار سی پہنان مین چار سی پیدا
 جواب نامہ موزون کا ایک ہی ہوی

۶۲

دیکھی میری عیب ولی تو کیا اسیر مشہور آپ خلق مین عیب مین ہوا	حلقہ ماتم ہوا پی وراپنی جام کا ساقی دیکھا تماشا گردشِ امام کا
----------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------

ہزار غم سے ہون ہزار سی پیدا
 اسیر عظیم مین خوبی سر کا
 جوی ہون گل شود از انقار سی پیدا
 اور مین ساقی مین پین بادا گب
 چار بونین پانچین جہنم چار بون
 دین چار کیا اوسن ہی طرح احسن بادا گب
 پیام بونی ہی طرح احسن بادا گب
 چار بونین پانچین جہنم چار بون
 دین چار کیا اوسن ہی طرح احسن بادا گب

چار بونین پانچین جہنم چار بون
 دین چار کیا اوسن ہی طرح احسن بادا گب
 پیام بونی ہی طرح احسن بادا گب
 چار بونین پانچین جہنم چار بون
 دین چار کیا اوسن ہی طرح احسن بادا گب

کلاںد
کچھ ایسے ہیں جو کہ بستر بیل لگ
شمت نی بوی نی جگدی جو شتر
کیا چار دن بن جس کا دفتر بیل لگ
ظاہر بازنگ
طالب بیل لگی کہ معذور بیل لگی
متر امرن جی جو دلم بیل لگی
کچھ گدڑی جو نام بیل لگی
کچھ بیل بیل جو بیل لگی

کلمه نشین جو ہر دوں میں
 ہستی کی کوسلی کو ہر دوں میں
 طبع کی طرح ہر دوں میں
 مدلی میں ہر دوں میں
 زہد کا بیڑی ہر دوں میں
 کلمہ جو ہر دوں میں
 دفت میں ہر دوں میں
 دیکھا جو ہر دوں میں
 یاد بے خوابی ہر دوں میں
 دیکھا جو ہر دوں میں

کونسا کا فری جو تابع نہیں اسلام کا اپنی تفسیر مسلسل میں ہی علم دام کا دیکھنی صاحب نے خط ہی کی نام کا ہچکیان لیا ہی شیشہ بادہ گلغام کا	ہی پسند طبع عالم لام کیویں سنم خوش نوا یان چن کو کر یا با تو چین کہلی سے قاصد فی پہنچا یا مراط یارک ساقیا کس بادہ کش کو آج ہی یا دوسرا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ شکار وشت پر آشوب حشت ہیں اسیر
 آسمان تک ایک حلقہ ہی ہماری ام کا

لکھنؤ سارا لکھنؤ ہی ہماری نام کا ہی غنیمت صبح تک آئی جو ہو لاشام کا خشک ہو جاتا ہی ہر کوئی منہ خیر نام کا کیا جواب دہنی یابی نہ پیغام کا ناگوار نا ہوا باران بی پیغام کا چاہی سخن مجھی خاکستہ نام کا یہ سیاہی کفر کی وہ نور ہی اسلام کا	ہی سخن اپنا وظیفہ بسکہ خاص و عام کا کہ جو انی کہو کی پری میں خیال انجام کا تیری انگہوں کا اگر سودا نہیں ای کی گلاب ہاتھ کاٹی قطع کی ہی میری صد کی با وصل میں یہ یا جو میں وہ برق شہ جیلا تیر فداک سمع رہتی ہیں چشم بار پر رلف روی یار کی شبیہ کا حل چاہی
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ جلد نہیں دیکھ سکتا
 کہ جلد نہیں دیکھ سکتا
 کہ جلد نہیں دیکھ سکتا
 کہ جلد نہیں دیکھ سکتا
 کہ جلد نہیں دیکھ سکتا
 کہ جلد نہیں دیکھ سکتا
 کہ جلد نہیں دیکھ سکتا
 کہ جلد نہیں دیکھ سکتا

کلمہ جو ہر دوں میں
 دفت میں ہر دوں میں
 دیکھا جو ہر دوں میں
 یاد بے خوابی ہر دوں میں
 دیکھا جو ہر دوں میں

اگر کسی شاعر نظر آنی چنین است
 که بگوید و بگوید و بگوید
 می نهد و بگوید و بگوید
 می نهد و بگوید و بگوید

اگر هر عالمین با لعل چهری ای بخود
 خط بنا کرد و کی هر یکا کند سازنگ
 لفظ بسم الله من پیدا نهین و الف
 سانپ من دی کرین چند کعبی طوا
 آخر سر اول مضطر پیا چو رطوبه
 صحت نهین سی بی بی بی بی بی بی
 اشتیاق چشم جانان فی آنکس و بین
 دل جلانا بود جوفت من چو شمشیر
 و لسی شوق ز کس میگویند که بی جانان
 انتهای شش بود شعر و بیتا هی مره
 ششیل لوتی جاتی من ایکی دور من
 چند اطلاع که سوی حشرک صحا کعب

یہ زمین کس کام کی آسمان کس کام کا
 کیسا اگر نام رکھوں بار کی حجام کا
 یہ پہر ہوا وہ نشان ہی شکر اسلام کا
 کیسے ہی جسم پر جامہ نہیں اجرام کا
 رات تھوڑی ہو گئی ہی وقت ہی اہم کا
 کاسہ سائل ہی دیکھو آئینہ حجام کا
 جسم و اغون سی سراپا نخل ہی آدم کا
 پر کہاں گرمی و دروازہ کہلی حجام کا
 منتظر رہتا ہی شیشہ ہشتیہ جام کا
 جب تلک تپتے ہو جاؤں گے کس کام کا
 نام ہی سنگ لاخن کہوش اہم کا
 اپنی آنکھوں فی زید کہاں ہی آرام کا

حال ماطر کا عیان مع ہا ہی ظاہر ہی آسیر

بہت ایک مضمون کا
 کیا ہی تک کیا کیا فاضل
 ہی شاعر الی جانبی ہی شاعر
 کہ نہ ختم نہ جان ہی شاعر
 کسان باطل نہ جان ہی شاعر

۱۵

کس کی توئی کس کی
 یہ مضمون کا
 اگر مضمون کا
 غرض کیا جانوں ہی شاعر
 بنانا سجدن ہی شاعر
 اسکی جلد و بیان مہمان کو موت

کسی کی مصلحت و بیکار و بیکار
 فناک روز ہو جائی ہی شاعر
 قتل مہنون کا دور باطل ہی شاعر
 کس کی بندہ کس کی بندہ
 بڑا ہی شاعر و بیکار
 بڑا ہی شاعر و بیکار
 بڑا ہی شاعر و بیکار
 بڑا ہی شاعر و بیکار

کجی کی ایک سنی کی اب نہیں طاقت
 تم جو بندی ہی ہو طول تو ہو
 ای تو کیا نہیں خدایم
 قد بالا کہی تو کہ سلاؤ
 نہ کر دیت و صلا میرا
 کس کا کس کا رو کی تم نہ بند

سرخ آتہی نظر شیشہ جی گلفام کا

پیری میں جام دی چھپی ساقی شراب کا اس خشک ترین بادشہ بحر و بر ہی وہ بیان آیا چشم و ابروی ساقی کو دیکھو ہی و برومی دیدہ متحقق باغبان آئی کا اونی خواب میں غم کیا تو کیا محروم اس قدر ہون جہ قلیاں کا شوق ہو آتہی تجکو دیکھ لی عشق آفتاب کو سا ایش پھر میں ہماں جنگ ہی نکلا نہیں ہی مصحف حاضر اس کی خط ثابت ہوا یہ ہکلو لالو کی شرم سی سابلت ہی کا دیدہ ترسی مگر جی سہر بتا ہی آج کل نکل آتہی اس کا خط	ہوتا ہی وقت صبح ظہور آفتاب کا حاصل جی مزہ ہی شراب کباب کا رکھا ہوا ہی طاق میں ساغر شراب کا بیل کی اشک شور میں عالم گلاب کا شکل شب فراق میں آنی غم اب کا گرداب کی حلیم ہو تو چہر جباب کا شبنم سی صبح دیتی ہی چٹیا گلاب کا بندوق کا پیالہ ہی ساغر شراب کا آیا ہی اپنی شان میں آہ عذاب کا انداز تجسی سیکہ لیا ہی حجاب کا رکھتا ہی دست موج میں کلا سہ حجاب کا عاشق یہ شہرہ ہی مگر آفتاب کا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بچی ہنسنا نہیں نوا میرا
 قہری کا فانی بعد کبھی
 بالک الملک ہی خالی نہیں
 کہ خدا ہی اٹھا سیکہ
 نہ پھونکا میں اگر جہان چھو
 آسمان با پال ہی دم
 جاوہ ہی خطا کستو میرا

یونان مالی کی حال شرافت
 بر جا چار چنانچہ
 می جانتی که چون این وقت
 یونان مالی کی حال شرافت
 بر جا چار چنانچہ
 می جانتی که چون این وقت

تخت کا دس بی بی
 او کی آنند ہی میں
 کویا دہی ہو ای چین
 پی فتن باغ و گلستا
 پی نغمہ جادو صفت

<p>چشمی کرین شروع جینو لگی گشت کو بیکار کوئی رہی ندی سیدی کی چیز بریان ہی دل تو مال حسن ملیج ہو زرگر کا تیری مانتہ جو بونجی سپہرنگ بحر جهان میں ہی کہی ہی کوکب شا</p>	<p>آغاز تیری نام سی ہوا اس کتاب کا ٹوٹا ہو تو جام نبیا شراب کا کرد ایقہ درست نمک سی کیل کا زیور بنا کی لائی زر آفتاب کا چلتی ہی ٹوٹا ہی سفینہ جاب کا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پردہ ہماری آنکھ کا حاضر ہی کی
 منظور ہو جو پار کو پردہ حجاب کا

<p>خیال آجی ہر کوئی پشیمان افتادہ مضمون کا حجاب یار ہو جانا ہی شوق و مینون کا جو بحر کر آئی جوش آتش شمع پر خون کا جو شکر کو مہ تابان ہی تو کو ہر خشتان ہی اسی تعظیم کہی ہیں اگر آبا سگیلی وہ پیاسا ہون کہ پانی مہر جی پانی</p>	<p>کہیں سایہ کو صرغ و سرور قلم و زون کا نقاب پہرہ لیلی ہی پردہ چشم مجنون کا نشان کوئی نہا پی مثل لوزیان ریح سکون کا رقی بر ہی عالم او کی حسن و زلف و خون کا نکل آ یا بدن ہی استخوان ایک منجون کا خزانہ حوض کا گنجینہ نجاتا ہی قارون کا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل لسن ہی مر ملاپ
 مورسان ب بگانی لوزا پ
 کہ پیالہ ہی پیلپ سیر
 ورق عقل ہو پیش بین برہم
 سخت استری گنجت سیر
 لوگ نا آشنای عم بین

کتابان گل اک حرف نہیں
 لکھی کہتی ہیں لکھی نہیں
 بیقراری مقررین لکھی نہیں
 استخوان بعد فنا دفعہ رمال ہوا

غلامی کی نصیبی تو ایسی نصیب
 صفت اس گردی است بقال ہوا
 لکھنوی بی بیامی ہو گیا ہوا
 غلامی کی نصیبی تو ایسی نصیب
 صفت اس گردی است بقال ہوا
 لکھنوی بی بیامی ہو گیا ہوا

بڑی سی ہی میری مرغ روح انداز
 جنوں جان باز کیا پگنی جب انکے مخوں کی
 اگر ترک تعلق ہو کی آسان ہو ہر شکل
 زمین و آسمان دو نوں ہی شکل کی ہیں
 وہی حال علی مرتضیٰ بعد تم چھپا
 گو ارا زہر قاتل ہی اگر انسان کی عادت ہو
 خم خالی ہیں ہم سیکھیں بھی سہی ہیں
 بخیلوں سے یاد دہ ولت دنیا کا لطف ہے
 ملی ہی باتہ میں مندی لگا یا ستر انکھوں میں
 جو تہی ارباب جیو فیونکو اولیا سچھی
 عجبت سی ہی نہنگی دودن ہر سو
 سنا کر حال دل سنی کیا تخی ظالم کو
 بڑی سی ہی میری مرغ روح انداز
 جنوں جان باز کیا پگنی جب انکے مخوں کی
 اگر ترک تعلق ہو کی آسان ہو ہر شکل
 زمین و آسمان دو نوں ہی شکل کی ہیں
 وہی حال علی مرتضیٰ بعد تم چھپا
 گو ارا زہر قاتل ہی اگر انسان کی عادت ہو
 خم خالی ہیں ہم سیکھیں بھی سہی ہیں
 بخیلوں سے یاد دہ ولت دنیا کا لطف ہے
 ملی ہی باتہ میں مندی لگا یا ستر انکھوں میں
 جو تہی ارباب جیو فیونکو اولیا سچھی
 عجبت سی ہی نہنگی دودن ہر سو
 سنا کر حال دل سنی کیا تخی ظالم کو

روایتی اہل قنوی بادشاہ شہری می ہو

میرا حال ہی خوب کا حال ہوا
 جسے اوس چاہے دیکھان بن گیا ہوا
 میں یہ سمجھا کہ عیان کو کب قاتل ہوا
 ہی ہی توں میں من از گدہ کیست
 سنگ بن ہو لاف و فہر مال ہوا
 ہنر دہ بھی منت کی ایک دای نصیب

۶۸

سزا دہانی ہی میں اس عین با با
 اب میری قوت نہ کا نہ سب کا
 خاک و پتھر میں قسط کا کال ہوا
 دست خط کروں میں غلام شہری
 بار کی لاف کا بکھا کوئی حال ہوا
 میری موی کو دیا اس حال ہوا
 سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا
 سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا
 سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا

سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا
 سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا
 سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا
 سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا
 سر دیا جیسی ہی بار کوئی بڑا ہوا

فروغ دولت زبانی کو پیش رو
 چراغ غول سی حال کا روشن
 تمام سی سی کی چوکی چمکی
 بہار خادی تو آکھی جگر بین
 دوسری بنیاد شوق زده و گل
 سی شیک کا بیجا و جیگر

اسیر او بھی اگر طوفانِ ابل سگون کا

بلبل سی گل ہی شمع سی پوانہ آشنا مانع کوئی حرم میں ہی پانہ ویرین عجنی سی کام ہی نہیں گلشی باغبان بہاگی جو دور یا تو لازم ہی کشت جلو می دکھا میں لاکہ پریشی سی سوا لازم نہیں وہ بات کہ دشمن ہی نہ ہو باقی ہی جو مزاج میں تہی دکی سا دگی بیگانی ہم میں سبھی حتی ابات ویرین جس جس جگہ گیا میں ہا ساتھ یہ مری گرداب اگر کیوں کر پیچ و پادل ماتم کسی فی بھی کیا انا بعد مرگ مشتاق گوش ہی سخن آبدار کا	اک ہم ہی ہنسی ہی بیگانہ آشنا ہین ساکنان کعبہ و تجانہ آشنا اپنا ہی ایک سبز بیگانہ آشنا کب ہی چراغ ماہ کا پروانہ آشنا ہوتا ہی کب مراد دل و پوانہ آشنا وہ کام کر کہ تہی ہو بیگانہ آشنا زلفون سی آج تک ہنوا شائہ آشنا شیشہ نہ آشنا ہی پانہ آشنا ہی کون مثل سخی بیگانہ آشنا ڈوبی محیط عشق میں کیا کیا آشنا بیگانہ اپنی قبر پر آبانہ آشنا یارب صدف ہی جو دریکہ آشنا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فراق یارین کہا عجب یاد کا
 لگا یاد تو کی موعود نی لانا پلٹ کا
 دین تو کیا ہی غلطی سی اسان ہی
 شہ کا راوہ کر ہی جو سب کا
 تیار ہی ملک کو جیبتان کہا ہی

فلک زنجیر صدی کہہ تو تہی
 کفن ہی نہ کو پھیلائی اس کی طاق
 کہ قبر میں ہی تصویر ہی تو لگا
 شب فراق فی و فراق کو کہو یا
 پسیدہ بونی کالی بلا کو دی بیٹھ

کہ کاکا میں ہی عالم تو ہی امگر
 بہندون کو طباہی خال ہی
 ہم شراب بو باہر سیل کا
 ہمارائی ہی عادی ہو فضل
 قلب ہی نہ یسماں ہی ہم کر
 کجای چاک ہزار شاہ
 یوں میں سکا کانی کانا تو غم نہیں ہی

میخ نصیب تو شود غار کرب
 رویان توین نهی بی بی ام
 باران من طغی لا کله بار
 بندگی با تو وصل بار
 کوکلی غار کرب

از این که کمالی از نور و صفا
 بی آنکه در این عالم جا دارد
 از این که در این عالم جا دارد
 از این که در این عالم جا دارد

پرهیز شک ایستاد تو گیسوی قاتل نی	و مان زخم من عالم بولنی افامو کا
چلایا جنبش لب نی تری کنهونکی کشی	اثر اعجاز کی گئی نهین ریتا ہی ماو کا
جی مارانه مانکا اونسی مانی زور شکست	یہ ادنی جو ہر ذاتی ہی وکی تیج ابرو کا

اسیر اک شعلہ ولی عشق میں تباہ ہواں گردا	
لمونہ شعلہ حوالہ ہی سے لگا پوکا	

مقام کیا کہی ام حسین کا بلن پایہ پی شہ	کہاں گن ریتاں صبر کی فرتیہ صبر کی
جست رحم جان پر فکرت دست مہر کی ہر جگہ	چہا ہی حکو زبرد و من سانیہا ہی شہن کا
کہاں اہل وطن کی صحبت ملے جو ہوئی ہی	کیسی کسی ہی باوصوت خیال کہ کچہ کہن کا
زہی قاش غور سیلی کہ اپنی خمیہ سی ہی نکل	یہ شہت و شہت میں اپنی گن گن قفس میں
اسی سچی نوش کے حاصل تم کا ہی نکل	حضور پر تمیر حافل سپر چہا ہی انگین کا
کوون اگر نقش نام جانان گن دیر میں ایسی	تمام عالم مہویر فرمان باو پوری گن کا
جو کچھ گن لکھو کوئی پرو تو جو کچھ ہی اجای ہو	وہ کاکل شکستہ ہی شہو کہ نامہ ہی شکستہ
کہاں نکلتا شہنشاہ شہنشاہ ہی جو کچھ ہی	جو دم ہی باقی ہی غنیمت خیال کہتہ ہی

سلاوہ و مہر کی سی
 و مہر کی سی
 و مہر کی سی
 و مہر کی سی

۱۷

نظر آتی زمانہ محی اولاد
 پست و درویش کی ہستی میں غیب و فیض
 خط عشاق ہر دہ لیتی ہیں یہاں
 زلف و کمال کی عادت کی پھیلائی گی

ایک برادر کی سی
 ایک برادر کی سی
 ایک برادر کی سی
 ایک برادر کی سی

ہنسکی فرمایا کہ تھک رہی ہو
ایسا کہ میں نے جاب نبا اور یہ میری بیٹی کی کیا حاجت ہے
میرے آقا اب نہایت بڑا اور گویا ہوا ہے
وہ تو ہی ثانی گردون میں پائی ہوئی ہیں
وہ تو ہی حبیب بنا اور گویا ہوا ہے
وہ تو ہی اندر سے ہوئی فنی ہو گیا
ناتمام خواب بنا اور گویا ہوا ہے
اول

شماره
فولانتیسیکی
کتابهای اجناس
مکتوبهای روشن
هر دو کیلانی
جلوه گری

و ده دهن بندون کا به چو پیر یو گی
بحرین کی بازی کچھ کم زخم کیانسی
علی و تراب و دانه بی پیر یو گی
دشت مل و اکیا توئی کی بحر یو گی
باک عصیان ہی گیارہ

بند وانی
فکر کرده و بهیاری فی بین را
لایق تر کان کا تصور بنده لایق
گلایان بیانه را در او زمره
بد زبان بگو یا از خوشی نوز
لبستی گیتی نامه اعمال که
پیشی گلوکان خوشترین می گ
افزون کنایه ای یا غدا
سخنی از هویا لیکن نه ای تم فضا
بند وانی

ای ہون لایا ہوا ہے ہر ایک ہاویں
 یوں کہ نہ تھکا نہ خرواہی جس دہ سادہ
 ہون لایا ہوا ہے ہر ایک ہاویں
 یوں کہ نہ تھکا نہ خرواہی جس دہ سادہ

<p>بن گیا بختِ حشرِ عباس کا کام ہی اک روز آ رہا ہے سپاس کا ہی نگینہ خاتمِ ماقوت میں الماس کا فرہی پر چکو ہوا ہے یقین آ ماس کا بیکسی کا وقت ہی چہا یا ہی عالم کا ہی دواعِ آخری قع نہیں سواس کا خضر کی ہمت نہ ہم چ صلد الیاس کا کاغذی دہام سی چہ لیا قوطاس کا بند ہو سکتا نہیں ہی نہ حوام الناس کا ذکر قرآن میں کیا اسدنی خاس کا جب اثر اکسیر میں ہو ہودہ الماس کا</p>	<p>مچھس تخت کی مصف میں رون ہوا ذراعِ غم ایلِ غنیت جانِ محشر ہی قریب دیکھ کر دندانِ یارین آ یا خیال جانا ہوں احستِ دنیا کو ستر یا الم چھوٹی ہیں اقربا جاتی میں ہم سوچی مر گیا ہوں بھوکا نہ ماکھی بوت کو زینت ہی کی گوارا کیا سینِ آبِ بقا لکھنی مٹی کی کب کی گئی آنکھ کا نصف بید کی تھی میں تنگ تو کیوں مٹی ہو عیب کیا ہو میری یونین اگر جو قریب کیا کریں جاریِ وقت میں ہم سکر دوا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۷۶

آئینِ بیک طیار گرا ہوا
 خضر کی ہمت نہ ہم چ صلد الیاس کا
 ذراعِ غم ایلِ غنیت جانِ محشر ہی قریب

اشک کے موتی کروں کس خمشی سی منشا
 بختِ دیکھ لائیں جو روضہ حضرت عباس کا

جس طرح امین دوس نے پھیلے ہیں
 سب آتشِ ناز و شہدائے شہید
 کا رنڈکِ حشر میں شہید
 بے آواز گویا زبانِ بی خبر
 جہنم کی آگ میں شہید
 جہنم کی آگ میں شہید

ایمان کی تصویر ابھری تھی
سورج کی جگہ پر ابھری تھی
نہ سویر کا بیت تھی نہ رات کی
دل کی داری تھی نہ قفس کی
کی خاک شوق وصل میں تیری ہوا
ذریہ کی پہنچ سنگا آفتاب تک
ای قفس تیری ہوا

سب کو گمان ہوا کہ نمایاں تیرا
 سرستان یاری سنی اوٹھایا
 گل چاندنی کا اوسنی اوچھلا جو رگو
 رسو اہو خراب ہوا در بدر ہوا
 ہر جا جو قاصد اوسنی تو صحت تھوئی
 مکتوب یا رمنہم جسم جگر ہوا

سرستان یاری سنی اوٹھایا
 گل چاندنی کا اوسنی اوچھلا جو رگو
 رسو اہو خراب ہوا در بدر ہوا
 ہر جا جو قاصد اوسنی تو صحت تھوئی
 مکتوب یا رمنہم جسم جگر ہوا

غربت میں بائی مثل گہر آب و اسیر
 ہکو سفر وسیلہ فتنہ و ظفر ہوا

ہی سیاهی سی عجب عالم مری مکتوب کا
 طالع عاشق ہی یا گیسو محوی کا
 اک جہاں عاشق ہی روئے سف کی جھجکا
 آئینہ پیش نظری دیدہ یعقوب کا
 خاک سی پاک اپنی بندہ نا چیز کو
 شکر احمد کا الہی صبر دمی یوب کا
 ہو وہن بعد قاسمیری جاز کی نہا
 سو سم گرما قریب آیا ہی امی ہیف تھا
 جس گلہ جمع ہو محبوباں خوش اسلوب کا
 لاکھ نڈا میں بن لیکن ایسا تلک کہ نہیں
 چاہی کمری میں پرو دیدہ یعقوب کا
 جذب الفت کی مضامین کنی ہن کو قمر
 ابر کی برق ہی نہیں تلک آئی نہیں
 کیا مرا پہلا ہی خاک مرقد یوب کا
 چاہی سطرین ہی درار گنج کا
 سیری شمس چرخہ کرنی ہن محج کا

کی ایک کت میں پونا کی پیرا
 سب کو گمان ہوا کہ نمایاں تیرا
 سرستان یاری سنی اوٹھایا
 گل چاندنی کا اوسنی اوچھلا جو رگو
 رسو اہو خراب ہوا در بدر ہوا
 ہر جا جو قاصد اوسنی تو صحت تھوئی
 مکتوب یا رمنہم جسم جگر ہوا

۷۸
 سب کو گمان ہوا کہ نمایاں تیرا
 سرستان یاری سنی اوٹھایا
 گل چاندنی کا اوسنی اوچھلا جو رگو
 رسو اہو خراب ہوا در بدر ہوا
 ہر جا جو قاصد اوسنی تو صحت تھوئی
 مکتوب یا رمنہم جسم جگر ہوا

سب کو گمان ہوا کہ نمایاں تیرا
 سرستان یاری سنی اوٹھایا
 گل چاندنی کا اوسنی اوچھلا جو رگو
 رسو اہو خراب ہوا در بدر ہوا
 ہر جا جو قاصد اوسنی تو صحت تھوئی
 مکتوب یا رمنہم جسم جگر ہوا

و گاه از کرسی صوفای ترون
 پویان پستی بلبلان چو پری
 چو سوسنی پیر از دون مسخید
 چو سوسنی پیر از دون مسخید
 چو سوسنی پیر از دون مسخید
 چو سوسنی پیر از دون مسخید

رات میانی بجا آید
 خضر راه خردی انبیا
 انبیا و عیالان
 شبی که کشت زود و شب
 در یک راه نهی کعبه کو جاناها

۷۹

پنهان و پنهان
 یار کایب و خندان
 زده و قصودی
 بین عالم سوز و غمی
 این گردون پر بهار
 دج اتنی کی بواجی کی

بندگی او کی طلالی رنگ کا مضمون گر	کاغذ زرنگی کاغذ مری کتب کا
عام ہر تری عدالت جبر نقصان چکا	غم دیا ہی تو اہی صبر دی توب کا
لوت عصیان کا زخانی عبت بنان کیا	داسن یوسف ہی پودہ یدہ یعقوب کا
ساتھ ہی عارض کی لازم خیال خضر	ماہ شعبان کی بیکر کچی نظارہ دو ب کا
یا ہی قلوب میں میری کونین و عابی قریب	سامنا مغزول کی سکتا ہی کب محبوب کا
مستحقین اہل دل ہر دیکر کچھ نہیں سی	ہی ہماری شاعری بڑا مارنا محراب کا

بندگی میری تقلید ہی خدا کی اسیر
 عاشق صادق ہون میں اللہ کی محبوب کا

میں ازل سے بندہ درگاہ احمد ہو گیا	حلقہ میری کان میں سیم محمد ہو گیا
نفل پائی سپہا نام جم رہی اللہ ہی صفت	سنگ تقاطیس اپنا سنگ قد ہو گیا
و بیان آبا بعد مردن ہی خطا ستر کا	تختہ ترتب مرالوج زبر جہ ہو گیا
استقرار مضمون عالی ہی بڑی قدر سخن	برہ کی ہر مصرع ہمارا یاد کا قد ہو گیا
تم ہی نکل کر ہی پئی ہی شہر اعلیٰ میں	سخت گردون پشہ خاود برآمد ہو گیا

عاشق قادیانی ہی ہم روزاوا
 عالمی ہم السیدنا وود
 قابل مجاہد ہی ہم
 اسانی برسی ہم
 یہ کہتا ہوں کہ
 کل کی باتیں
 غاک

کجا بود ای بخت ازین برون من کجا بود ای بخت ازین برون من
 کجا بود ای بخت ازین برون من کجا بود ای بخت ازین برون من
 کجا بود ای بخت ازین برون من کجا بود ای بخت ازین برون من

جو بر ما حدیسی یاده قابل حد هو گیا خط ابض آسمان پر خط اسو هو گیا فیض ضبیت سی ضم حرف شد هو گیا شته دیوار جانان همکوسند هو گیا جنبش لب سی کشاد قفل اسجد هو گیا ترک قصدی بهیج حاصل ده مقصد هو گیا دایره هتتاب شک یککشان مد هو گیا پهلوان کم زور جو آیاده وارد هو گیا صاف هر فقره شکایت کا خوش آمد هو گیا کی جو سجده سی ایابلیس مرتد هو گیا دفتر خاطر محبت تها مجلد هو گیا فرق اتاوه رها کودن من ارشد هو گیا	ہی کجا سیلاب کوٹری کاتی ہی جو موج یاد آئی مانگ دو دل هو ایسا بلند یار اگر یک رنگ ہو پہری دی کا ذکر کیا بزم من جانی نیائی یک پانی جابی غنچه دل و سکی باتون سی کھلی امید اہل دنیا جمع مقصد سی شالی من جو خط نور و شمع لکھا عارض جانان کا کار خانہ ہی خدا کا یا کچھ ہی عشق کی یار آیا ساسنی آزدگی جاتی رہی دشمنی اس دم خالی سی کفر محض ہی تارگیو کا تصور باعث شیرازہ ہی ایک مخون ایک میں جنت کی دشا کرد
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سلسلہ روز ازل سی ہی محبت کا اسیر

رات برانی بشتا من جانی بخت
 رات برانی بشتا من جانی بخت
 رات برانی بشتا من جانی بخت
 رات برانی بشتا من جانی بخت

۸۰
 عیبی موبج کا نعرہ مہر بادن تہا
 وہ ترک کینچ تفل من جانی بخت
 جری من سببی سوانا کدیم
 جو گدہ من ہی خاک نظام
 تمام رات ہونی تب من جانی بخت
 نظرفران من خالی و جکو جام
 من ہو کہ بلال صدم جگیا دین
 کا نام زبانی برانی بخت
 صاحب ات ہی کلاوالی
 دفر

دوزخ باده کشی می بینی جان
 زار خونی سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن

دست قدرت شانه گیسوی احمد موی گیسو	
<p> محبت های مخالف خانه نوظلم در کا بنو کوپو که تصور چشم ترین قد و لبر کا مصوبه یون من عاشق قاسمیت عنان استنشین به خال روشن جلوه گر او جواد را گورین مرده تو آغوش برچسب هوایه یون که سبب جانی است فدا گریگی طفره یونی کام اپنا چه کر زگر همارا چشم از زردی یون تنگ است مری یون من بین بسکه بزم یون ده لاغر یون که جمیع یون جوشت من که سار که نیدانی جلی کوئی کوئی خوش مو و زیاده </p>	<p> حق آتش من آبیگی یانی بی خجکا مقام اکثر کار نه بر سوتا همتو کا مری نقشی کو لازم هی شید فران سدا گبری یہ گویا سدا کنن پناضو آگیا و امان دور کا کهار سدا هراتو کو بهی روا و مرگ کا هوای شوق از زردی وادی سونو گمان باز گردن که خستری من ترب من کم مهنن مپاسی جو گری پریشان یون گهر توئی جو شتو هوینی کو کرا خدک بختا بی تهر کا عنایت غیر کو حقه یون خیر کا </p>

بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن
 بیدار شدن سبب بیدار شدن

فتح کی سنگی جو نکر
 جوانان کی بای باره جان
 کیم یی بی بی باره جان
 یی ده یی بای باره جان
 یی ده یی بای باره جان
 یی ده یی بای باره جان
 یی ده یی بای باره جان
 یی ده یی بای باره جان

حال دوسه یون کاندای
 عین یون کاندای
 ادی کی شوق خیر یی
 جوئی دوزخ بیدار شدن
 دوزخ بیدار شدن
 دوزخ بیدار شدن
 دوزخ بیدار شدن
 دوزخ بیدار شدن

دیکھی ہو حال فقہ کی مسرت ہو ہون ایک ہون کا
 عاتق ہو ہون ایک ہون کا
 جو ہون بیمار نام ہی رہا ہون کا
 کدھن ہو ہون ایک ہون کا

نقابت فی قارنیا کی سی سنگین گھٹن کی تیرا کر کی طرح سی پائل جو اس حزن عاشق کے نامی سی ہی ہمارا ہی کلام صابو کا باعث بہت	کہ پرو آئی من چش ہی گویا کہ تیر کا کر ایا پانی بہت ہی تکر تیر حنجر پریشان فوج جو جسم نہا گرجا ہی جہان میں آئینہ سی نام باقی کند کا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کسی دہر میں اسد بالقوہ ہندی ولت اسیر احوال رہتا پریشان کیا کر کا	
---------------------------------------------------------------------	--

غم ہی شجر میں کیا میر مسامانی کا گہری ہر دے دل صاف میں جیر کا نقشہ کرتا ہی تم میری گرا خجانی کا گہوڑی کا غد کی ہی دور آئید بی قید میں تو رہتا ہوں کہیں میری ہی کہیں غسل کرنی کو نہ آیا سوچی م وہ مہر بدلی بانی کی اگر خاک چھٹی لی سی	نا خدا سو دھا خدا کشی طوفانی کا خانہ ہی آئینہ دیدہ تیرا نہا ہاتہ دب جا گا تیر کی ملی بانی کا کہل گیا صاف لفاو خط پستیا کا جان سیر ہی مگر دل کسے نہ دانی کا گرم ہنگامہ سیدن نہوا پانی کا ایک یان نہو میلاری بارانی کا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ لڑوئی کی عاتق ہو ہون ایک ہون کا
 رنگ آئینہ میں جس کا گھر فون کا
 پیدا فون غم کی اسکت ہو کا
 اور نہ لکھ ہو اا و سکی گون کا
 اوس تک کا خیال ہے ہون کا
 ستارے قافہ خود و غزل ہون کا
 دین لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

یہ لڑوئی کی عاتق ہو ہون ایک ہون کا
 رنگ آئینہ میں جس کا گھر فون کا
 پیدا فون غم کی اسکت ہو کا
 اور نہ لکھ ہو اا و سکی گون کا
 اوس تک کا خیال ہے ہون کا
 ستارے قافہ خود و غزل ہون کا
 دین لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

یہ لڑوئی کی عاتق ہو ہون ایک ہون کا
 رنگ آئینہ میں جس کا گھر فون کا
 پیدا فون غم کی اسکت ہو کا
 اور نہ لکھ ہو اا و سکی گون کا
 اوس تک کا خیال ہے ہون کا
 ستارے قافہ خود و غزل ہون کا
 دین لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

خسته کا لطف دیدہ ای کی سحر
 السید بہ دار خود پر وہ برون کا
 وصف دین میں جس کے ہنسنے کی
 وہ شہر میں نظر میں جس کے ہنسنے کی
 چہ او بار و چہ در بار کی ہنسنے کی
 حسان کے ہنسنے کی ہنسنے کی
 حجازی کے ہنسنے کی ہنسنے کی
 حرم کی ہنسنے کی ہنسنے کی
 حرا کے ہنسنے کی ہنسنے کی

<p>آہ و زاری کی سو اچھٹیں مجھ میں بوجہ کر ایشک ہاروہ پری کہتا ہے چو وہوین ات کا کہتا ہی جی جان چلا ہجر میں کون ہو مجھ و جمنین جا کر زینت شہر ہو ی میری لہو زینتی سجدہ کرتی ہنیں تم کعبہ بر میں کعبہ حال انسان نہ کہی اہل نظر پر کیو ویکہ کر نشہ کی وٹور ہین آیا نہ چلا موٹنگا فون سی سسی ہا صفت جوڑ برق خشنہ سرقہ جلا کی حرا جہا گشتہ نیکہی گا کو خجی مزہ صوت گل میں ہنسون خاک پٹی کپڑ میرا قاتل ہو جو بلی تو یہ مجھون سی</p>	<p>شمع کی طرح میں تپا ہوں ہون پانی استخارہ ہی تسبیح سلیمانی کا ٹھیک نقشہ ہی تھی چہرہ نور انکا زخم اوڑھنے کا نہیں لہ بیکانی کا فرش ہر گہر میں بچھا محل کا شانی کا و اعطوب یہ طریقہ ہی مسلمان کا استخوان قرعہ رال ہے پیشانی کا مہر وہ چشم ہی تسبیح سلیمانی کا حوب مجموعہ ہی اجزای ایشانی کا ہون میں کشتہ کسی سستی ہی بچا کا خاصہ روح مقامی میں سلیمانی کا ایک جاسہ ہمری پاس عوی کا پردہ محل میں بند دیدہ قربا کا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بند کین انہیں اگر انہیں میں جوار کا
 شکاری کی طرح بار بار راہ پر
 نامہ بر سر خط کا جو آتی
 موند کیا میں آیتہ کو عالم برین
 آپ کا کو سپن صوت سی جلاسی
 کیا جیسے جو جانی کی
 اب تو مسجد میں بہرہ مست شربانی
 بعدت دولت دیدار ای ہا نظر
 غش بین ای بہرہ خاہ خراب
 دل میں بر توید کا لگا لگا
 روز نون ای لگا لگا
 نہ بجلا دوس ہر دوش لگا لگا
 اور اکس اعز باجم جلا لگا

نامہ بریکر بنی کا جو اسمی کا
 غلانی جعفر کی لکھی ہوئی
 راسی بن بست کی لکھی ہوئی
 نامہ بریکر بنی کا جو اسمی کا
 غلانی جعفر کی لکھی ہوئی
 راسی بن بست کی لکھی ہوئی

عمر ہر آتش فرست سی طبع جا بجا	روز سامان رساموت کی مہانی
ہٹو کرین کہا گئی کس کی یہ سر کیا جا	کس کو معلوم ہی صنون خطا پیش کا
ساتھ ہوں و سکی سوا زمین گریں جو اہیر	
صاف عالم ہو کھٹا ٹپ میں بارانی کا	
صفت پیوند میں بجا زمین کا ہو گیا	مثل نقش با جہان بیبا و زمین کا ہو گیا
ساعت میں کو کھلائی زمین سج	باب جنت چاک او سکی آئین کا ہو گیا
کیا نکالت ہی کہی سویا جو فاکرین	ہر گل تو شک میں عالم با زمین کا ہو گیا
بعد مردن کو چہ محبوب میں بائی حکم	خاتمہ بالآخر محفل نشین کا ہو گیا
عالم جبر میں مکیا جلد خراب کا	دیدہ حیران میں عالم دور زمین کا ہو گیا
ہم کو زندان میں جہاں آئی وہ لہر زمین	حلقہ بختیہ ناکہ شک چین کا ہو گیا
کو چہ محبوب ہی شاید کہی ملک عدم	نامہ لیکر جو گیا قاصدین کا ہو گیا
سجدہ درسی اس حال ہوا سیا دروغ	نیر اقبال داغ اپنی جبین کا ہو گیا
جاں نہ بے تری تان کیا کج و ضیف	ماتہ ہی اک تار میری ستین کا ہو گیا

انت انت ہی کا خطاب
 لکھی ہوئی اصل میں ہجو و بیسی
 شکوی تیز بیداری حساب آئی لکھی
 طرفہ دانش کی مان ہر اس کا

۸۴

بفتہ کھلائی لکھی ہوئی
 لکھی ہوئی لکھی ہوئی
 لکھی ہوئی لکھی ہوئی
 لکھی ہوئی لکھی ہوئی

صنیر انہا کہ بیکر کا
 گیتی اوس میں جو خدا کا
 سر و مفاہیسی جو خدا کا
 سر و مفاہیسی جو خدا کا

صندلی رنگون کا وصف کیا گیا
 صندلی رنگون کا وصف کیا گیا
 صندلی رنگون کا وصف کیا گیا
 صندلی رنگون کا وصف کیا گیا

استدر محبو ہی اک سرفاست کی تکا دواع وحشت ترقی دیکھ تو آئی سنا وسعت بہت کو کہو یا انتظار رہنے شکل حیدر پیر گئی انگھو عین کرفیت جب یا اوس گلنی اپنی کہ ہرین کیا	پہرتی پہرتی دشت میں مین گزین کیا چاندیہ و چارون میں چھوہین کیا تنگ ظرفی میں طالب عین کا ہوا ترجمہ خورشید رب العالمین کیا مژدہ طہتم فاو خلو ما خالدین کیا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرحبا صد مرحبا کیا طبع عالی سی اسیر آسمان سی تہ فائق اس میں کا ہو گیا

گدا کو دم میں ملجا تا بہت بادشاہ کا جو عصیان کی عوی ہا سیکناہی کا تہر کیا کہوں اوسکی گدا کا راہ چین مرادل جانتا ہی بستی تیری غم کو کہہا ہی خط اگر اوسکو تو ایدل کرنا زوال دولت اقبال ہو جاتا نوحہ	رہی لسان ہر دم متفضل آہی کا ہین وٹا و سکور و زشت اعضا گوہی کا کہ طفر اسی کہ نقش قدم مان ہی کا پیہر بطرح و اہستہ اسرار الہی کا کہ آندی میں ہا اندیشہ کو برگی کا بسجھاوی شمع کو چہو کا نسیم سجکا ہی کا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میری مالون سی ہوا دیکھ
 میری مالون سی ہوا دیکھ
 میری مالون سی ہوا دیکھ
 میری مالون سی ہوا دیکھ

عذر جسم کا پیرا ہو گیا
 عذر جسم کا پیرا ہو گیا
 عذر جسم کا پیرا ہو گیا
 عذر جسم کا پیرا ہو گیا

لفظ و معنی کا دیکھو
 لفظ و معنی کا دیکھو
 لفظ و معنی کا دیکھو
 لفظ و معنی کا دیکھو

بہارِ بیستہ کی فیاضیت سے مراد جو علمی و ادبی
سہولتیں ان حضرات کو مل رہی ہیں
جو ہمیں خیر و برکت کا چشمہ بن کر رہے ہیں
دعویٰ ہی اگر آپ کو خیر و برکت کا
منبع و سرچشمہ ہے

انظر آما ہی دلو جو ہر کہو ہر مہینے میں
ایک شہ بہار کی گلی بلی کی مچلی
بیان ج آپ کرتی ہیں گہرائی میں
نہیں جانکی دل سے نوگی لہر فکرت
رہی صدف جب ساوہ رو گہکے کیا
کیا جب قص کے دم خندہ ان گستا
خیال اس مطلع بزرگ حبیبی کی جگہ
خدا کیا صفا دیا ہوا رومی شن کو
جو بہو چڑھتی تھی ایسا نہ کہی چاہتا

۸۶

چچہ جی زانیسی قوی بختی کا
 اوس خوش کی خاطر کیا کیا بختیا
 داغون می لکھتے ہیں مانع جان بیا
 بلانے می نرم سٹپٹیشن بان بیا
 راجی اسخون بیا
 بے

اور من کو اوسنی اذن یا باعہ
ہر ذیجات کشتہ ہی اوسکی حسام

آغازین کہی ہم انجام کو پہنچو
سارے بدن تھیں بیاں بیاں
نقص و کمزوری کہیں بھی
کے کہیں کہیں کہیں کہیں
آب آستان نہایت بے نیاز
کے کہیں کہیں کہیں کہیں
اک قطر تہا وہ جس آستان نہا
اک قطر تہا وہ جس آستان نہا

و انصاف خبری بدن چون این چنین
نیاید که دیوان تو شب بی سارا
شکست می دروغ غفلت بهار
بختی بی اصل جام غایت
نیاید که دیوان تو شب بی سارا
شکست می دروغ غفلت بهار
بختی بی اصل جام غایت

چو چرخ خورشید چرخ سحر
 یک چرخ در میان چرخ سحر
 چرخ سحر در میان چرخ سحر
 چرخ سحر در میان چرخ سحر

وقت پرسی ہی ہی ہی غفلت مصحف خسار کی لکھوں اگر خطیر خلق نمی دیک من جو مودا فایز گهستی حاتی ہی محبت جنتی طہا برین ناف نهنی چہ اسلام اہل دین اور خلعت طرز دنیا اور بہتیا ہوں صورت شمشیر سختی دہرین لکھوں سکندر دین سلیمان وہ جسم کرانی آسانی کی ہیکو عطا	کالید شام نہا تھا خاک بازی کا فاصدی کو اور کی آئی فرج شمشیر پامال ہو جا تا گھنیراہ کا چاہتی ہوں منزل مجھ تر خواہ کا بولتی موندہ سی لہنی نامت اتد کا مکران شیر و لہنی ہو سکتا ہی بیاہ کا ہی مجھی سنگ فسان ایک ہی کا فی الحقیقت رخاہ ہی عظیم اللہ کا بوسہ کیشت ہو سودا خد کی راہ کا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چرخ سحر در میان چرخ سحر
 چرخ سحر در میان چرخ سحر
 چرخ سحر در میان چرخ سحر
 چرخ سحر در میان چرخ سحر

زمین لگا ہوا ہی لہنی و فرا کا
 کہ ای ملکوں کی حکوم حسن
 چو د کسطی ہنوبندہ ایاں کا
 کیفیت ایل بزم کو مستی ہی
 ای دور بزم دور ہی میوہ کا

استانی نجائی گاتری ہرگز ہیر با علی اک یہ ہی بندہ ہی سرد گاہ کا	
یوسف کی جستجو میں وان روٹ کا میں بوجہ وار کہبت راز نہاں کا	اتسو ہی جو وہ رخ روشن ہوا غنچی کے طرح کیہان بی زبان کا

ہنگامہ گرم کی ناز و نباز کا
 تھیں جلائی کی ناز و نباز کا
 دل ہما دم ہما دم کی ناز و نباز کا
 روغن دین میں سر کا دل کی ناز و نباز کا
 کونہ لہنتہ توم کی ناز و نباز کا
 ای عشق زلف و شکر کی ناز و نباز کا

و حسن بن حسین که با یونانی
نیابت هونوگادوس و کونستانتین که
کشتی اک جهان را پیش از کار
فرودگاه بعد از آن با وجود یک
سنگلین آتش ایادی کارهای
مطرب پسر سید ایلادم غنا

۹۰

شهره بهارگان کاییده ای سازگار
 آغوشی نیندبیدی فریاد یک صدا
 عاشق تو را به تن من خالص ایست
 چون که زخما سود من نقدی بازگار

[illegible]

کتابت شد در روز شنبه ۱۲۰۲
 در شهر کابل
 در روز شنبه ۱۲۰۲
 در شهر کابل

صبح شنبه صال کوهن یک جگر کمال رو بایه خون مونه سی کالایه دوده آیا نظر جو اردی قائل کانچ	چکی کرن یه زخمی نوک سنان هوا ساری نین سنج سایه آسان هوا یو تئایه دل که صوت بل طیان هوا
-----------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------

و دونون جهان قیده سی زاده ی اسیر
 حب سی اسیر طره عین نشان هوا

رونق گلشن جموده زنده زار هوا گیا حب بقم مضمون خسار کتابی هوا گیا واه کیا اوس گمبدن کاشیخ هوا گیا یادین اوس طاعت کیه بعدی هوا گیا راز الفت کا بهت ولنی چه پایا هوا گیا تشنه لب سیراب آب تیغ تاسی هوا گیا تیری عوت کی لنی کر تاسی میل کو تاسا عالم سکی بادین مکیا هوا و کاسا	پهول ساغر نگیبا غنچه گلانی هوا گیا دائرة ککها جو همنه آفتابی هوا گیا جائده آبی اگر سپا گلانی هوا گیا گنبدن دفن همار ابرج آبی هوا گیا دیدہ تر باعث خانه خرابی هوا گیا موج زن مقتل من بحر کامیا هوا گیا باغبان پر گمان کج کبابی هوا گیا درب ای پیر میان میرا کابی هوا گیا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کتابت شد در روز شنبه ۱۲۰۲
 در شهر کابل
 در روز شنبه ۱۲۰۲
 در شهر کابل

کتابت شد در روز شنبه ۱۲۰۲
 در شهر کابل
 در روز شنبه ۱۲۰۲
 در شهر کابل

عقرب کدی ایلمه قیلمه
یا ایسانت لایق ناسان
چپ ایلمه قیلمه قیلمه
کاجا ایلمه قیلمه قیلمه

بوساین زندہ گواران تو بکلی سنگدست
 فنا جب گئی تگرزی ہم دروای
 خدائی رتبہ عاشق کو دیا منسوب
 کیا ہی انسون فیض دنیا سیستی
 ہوئی قرون صبحی صور انیسلی غفلت
 بہرانی حج ہی شمیم گریبان بستی
 خدا کو واسطی کو بہر گشت کلشن کو
 توقع کے او قتل کو کیا خودیوں

اسی طرح گل کا شہ ہون کا باعث ہے کہ زینت پر
چراغان کے عوض ہو گا، تختہ لالہ و گل کا

روفت نای موحدہ

<p>بوی گل کی بوج ہار بخیر مایہ عجب باغبان گلارہی ارالشا عجب</p>	<p>باغبان اور کر کہاں گلشن خاکی بوی گل سنو گہی یہی ایں عجب</p>
------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------

بہ زندگی میں جیسی وہ بعد میں گشتی ہوئی اور اول صید کا دل سے بڑھ کر
شانی زکوی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لکھنؤ خط کا ایسا بیان ہے کہ
یہ زندگی میں جیسی وہ بعد میں گشتی ہوئی اور اول صید کا دل سے بڑھ کر
شانہ کا بھی خوب کمال لکھنؤ خط کا ایسا بیان ہے کہ

چو بزم قرب الهی خجسته ز پیران
دو بهی نهین بیندین دین بدیدم در این دین

کیمیا جو کھو گیا غنایاں کی ریا دوزخ میں
 کیمیا جو کھو گیا غنایاں کی ریا دوزخ میں
 کیمیا جو کھو گیا غنایاں کی ریا دوزخ میں
 کیمیا جو کھو گیا غنایاں کی ریا دوزخ میں

ہر گل گل میں ہے جان با تو ان عند گل چین اور کی آئین گے زبان عند باغبان پروردگار کیا وہاں عند ہی بان خامہ بی شاہ زبان عند خندہ گل ہے کہ برق آشیان عند باغبان ناوسی کہنجی کا زبان عند کہ کیا گل فی چین میں امتحان عند باغبان ہوتا چین میں شان عند	ماتہ اسی گلچین گاتہ سیر خرمی کر اس قدر ہو گی انہیں آخر ہو گا کوئی کر گوش گل کہتی نہیں با سباعت باغ کم نہیں کمال مژدہ کی سکی صرہ عمارت عاشق کا باعث ہی ہستی شکی خراب است مگو گلشن میں اگر منظور آزمائے مچھی کا عیش میں دم گل کاش اسکو طائر نکست نبا و تیا خدا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دہری سی پائی ہوئی گم ہوا دارا
 غم شیدائے زخم کالی چو در غم
 غنایاں کی ریا دوزخ میں
 دہری سی پائی ہوئی گم ہوا دارا

مین غل خوانی کروں جا کر خوشن میں سیر غنچہ آساند سو جا زبان عند لیب	بادہ خواہ کو فقط کرتی نہیں آسنا و حشریم مست میں اس قدر ازراں آسنا عالم سستی میں تی میں جو میکش ججا آپ بھی بی میں ہ سکتی نہیں آسنا بدلی اس پاکی گھر میں نہیں آسنا لطف سی ساقی نہیں رہی بار آسنا
-----------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زبا فکب ہی صوفیہ نواز جا
 نیری حضور ملک تاجی شہ
 امر کو شام کو بی صفرا زجا
 با لاکھا تاجی شہ خا زجا
 شہرہ کی جانیں شہ خا زجا
 چہرہ طیف کو سی کی شہ
 زبان کی جکی با بیچ ندین شہ
 محبوب خاص عالم بی با زجا
 چہرہ شہرہ کی جانیں شہ خا زجا

نہا چھوڑی مہر کی ایک طرف سے
 نہا چھوڑی مہر کی ایک طرف سے
 نہا چھوڑی مہر کی ایک طرف سے
 نہا چھوڑی مہر کی ایک طرف سے

<p>نشہ میں جلوہ نظر آجائی اک حرکا ساقیا اس زیادہ کب دینا عقل حیران ابھی تو دور ہے مہیما زارہاں خشک تقویٰ کا مینا ایک قطرہ بے ایک قوت کی نالک عیش و نعم دونوں کی سانی سیکڑ نشہ میں ستا ہی اندیشہ حوادث کا کہا تانہ کہدین کس ناکس سی ایش مجھ فرقت میں جو نفرت ہو گی بھی دامن جلوہ خوشید ہی متا خشک ایک بیانی میں تو راہی شیشہ حرج کا</p>	<p>ہم کو دکھائی کی سیر وضہ جیون صاف کر دیتی ہی طہ جہاں انسان ہو گئی نایاب کیوں سی قی و ان آشکارا زیدی میں تو یہ پہاں شبہ میں سمجھوں کہ بارہ آئی پہاں مجھ کر تی ہی کسی گویاں کہیں شکیلن حق میں کر دیتی ہی اسان عاقلوں کو ایسی کر دیتی ہی ان گنتی ہی بازار میں باپنی ہی ان کون کہتا ہی کہ کر دیتی ہی داناں ساقیا دکھیں کہ کیا لانی طہاں</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نشہ میں کرتا ہوں مدح سا گنہ گار
 دہوئی کی مشہر میں میرا مہر عیاں

عشق الودہ جو کار میں جیون
 چشمہ جی کر دیتی ہی ان
 ساقیا چاہو نہ جان اگر ساقیا
 ساقیا چاہو نہ جان اگر ساقیا

۹۷

دھاری نشہ خلاہ خاکار
 کشتہ اداس شعلہ میں نہ جادیں
 ابھو کون کہی کہ نہیں بنا کر
 بیان تک نہ ہی اپن دہو کون
 کہ میرا کاشہ سر ہو گی کوئی نہ

ای کی عالم کی غم نہاں
 نہاں غم نہاں نہاں غم نہاں
 نہاں غم نہاں نہاں غم نہاں
 نہاں غم نہاں نہاں غم نہاں

بہشت کی باتیں
کرم کا دل کی پان بون
جو میکدی میں خطی ایسا
عجب نہیں اگر میکدی میں

که تو ای پنهانی منی بجا آید
و هان گوی منی بجا آید
که این بوی منی بجا آید
مری سوال کا ہی ساقا جواب آید
و هر که هر چه نهوشن خون منی بجا آید
خدا که ای و خدا و ترا جواب آید
که شیشه بکند مینا ای قاتل آید
و که هر چه زانی کا انقلد آید
بحال کیا بی که پیدا اگر حی آید
جو لا جواب گز که هو تو انتخاب آید
خار من بین بین سیم ملاکی آید
بهار سبز و چمن چای که آید
یقین باری بری بجا آید

ہوئی یہ سنے اول کی آلب شہزاد
 وہ بادہ کش ہون جو کج گوزمین زمین
 فراق یارین کیا سہرا
 لگا دی موتی صراحی یہاں لٹک
 الہی آجی سوئی میکید وہست کہنیز
 حیانی وصل کہ کونیا بیا شہج
 بغور وعت نیخانہ دیکر اسی
 جوان پیرگد اما دشاہ ہوتا ہے
 ہمارا جام ہوا جہان خالی ہے
 وہ سیر ز غش آتا ہی نہ مین سے
 دکھائی عرق رخی سائہ گریست
 نہیں ہے ایک تپا تو بنیہ زمین سے
 وہ بادہ کش ہون جو میر چین زمین

۹۸

که چنانچه در این کتاب از روی نسخه
و با کوشش و زحمات جناب آقای
فدوی ملک می باشد که بنیادی
روان و عظیم است که به وسیله
که گمان جانب غلطین را برطرف
منتهی می آید و در هر یک از اینها

[illegible]

کونی بجا بنینانغ مری سنجی
 خوبصورت مین خوش بین سنجی
 رجا جی جگر وید وید سنجی
 سنجی سنجی سنجی سنجی

خج صبیح جوساتی کار تو فکری	دکهار ہی ہی مین سیر سب سب
یہ اکب مجرہ ساتی کا ہی مین	دکهار ہی ہی مین عالم شہ سب

خیال ز گس ساتی جوش کور ہتہا ہی	
اسیر دیکھتی مین ہم میان خواب سب	

بہوانی مین مکان مین تصویر آفتاب	چمکا ہو اہی ختر تقدیر آفتاب
قابو مین تصویر خسار ہر مین	دیوانہ ہون کروں مین جو مین تیر آفتاب
ہم ہی مین اک نگاہ گرم کی آفتاب	کرتی ہی لعل سنگت ناشر آفتاب
تقدیر مین شفا جو ہو کیا کر ہی سیم	زلزل کی سیج نی تیر آفتاب
سفلہ چمک کی ہر آفتاب ہو سکی	مکمل نہیں چراغ مین تیر آفتاب
کشور ہمارے دل کا وہ پروردگار	غرت نہ ماہ کی ہی تو قیر آفتاب
وزہ نباہی آکی تری بارگاہ کا	اسد رسائی تقدیر آفتاب
مکمل نہیں کہ جو ہر ذرات مین	واقعہ کہ کتاب مین شمشیر آفتاب
برتر سپہر ہی کہ مین جلوہ گاہ دو	وزوں مین دیکھتا ہو مین تو آفتاب

دست گری مین خوش سب
 خار کرا جنون شہر سب
 زخیمہ ہر یوسف گل سب
 سوز آوری بندہ آرا سب
 قابل محبت خان مین سب

ربط سے کہتی مین انداز مین
 زنی الہاں پر ہونے غافل مین
 موسم ظہر مین باطن مین تو ہونے
 ماہر دیون مین کار مین تو ہونے
 دامن مین کہی ہوئی شہر مین تو ہونے
 کوہ و صحرا مین رہا مین تو ہونے

ایک استاد مین کہی کہ سب
 مصحف جس کی عالم مین
 مصحف تکریم مین
 درخت کی مین
 ان مین معلوم مین
 ان مین معلوم مین

وہ کل دراز کی چوٹی پر
ہی نایاب فخر سیمان میں
نالاں ہونے پر عارض گل
نہا کہ دام نفیرین
ہوں وہ فیریا نہ ہونی
طوطی پہلے ہی کی
اسد کو ہی مادہ کشتن
ہی ہی آخر

جو نقل ہے وہ نقل ہے جو اصل میں اصل
 جو شرابِ پیشہ زاید ہی ساقیا
 روئی سیاہ بادہ کشتی کمال ہے
 صبحِ شبِ سالِ مری نقل کی لئے
 کب مثلِ آفتاب ہے تصورِ آفتاب
 یہ شیرہ ہی شکرِ تنویرِ آفتاب
 رنگتِ سیاہ کرتی تباہیِ شیرین
 ظاہرِ ہوی ہے کبھی کی شمشیرِ آفتاب

و یکم چون جور و یار تو را ناکامان سپید
شب نیم کوشتنک کرنی تهنه سیر آفتاب

<p> آئی جو بزم مایہ پر زمین آفتاب مضمون رخ طبیعت نودن کو پسند عالم کو مغرب دنیا دکھاؤن میں صحرا میں جا آپ جو کہہ میں کہا منظور تیری حسن کا ہو تو نا اگر وہ رشک آفتاب نہیں باں اگر نہو چہری کی او سکی جو چہنی افسانہ </p>	<p> سب کو ہمیں آفتاب پہلو میں چنا آفتاب ہی وزا پی ترا زمین آفتاب لاہر دی سا قیام ہی جلو میں آفتاب پہنان ہو دور کہند آہ میں آفتاب کہ لون میں جا سنگ از زمین آفتاب پہلو کا داغ ہی مہر پہلو میں آفتاب معبود ہی عقیدہ ہندو میں آفتاب </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

خلق خداوند
 جوی سبزه
 حقیقت غیب
 بی زانی من از این
 ایک ای وصل که

بد لون مین فروسل کجی کین تر فغان
تندیل کی شبیه نیاهی سپهر
رکشی ہی هست نگین گوی کجی خجوه
شیر کطرح ای مغولی سیاه ہو
جس خاک تیری حسن کا بازار گرم
رخسار آو سی نسبت کیا سپهر

۱۰۱
استطاب دل نام سی با کام خور
کسته حزن پانی نادی در ری
روی آغوش غایب تمام
دستش در باو کشا زد و کزین
دشمنی اشا که بر

<p>ہی نامہ رسان خیال محبوب خورشید من ہی جلال محبوب ہی قرب خدا وصال محبوب ہی نقص مرا کمال محبوب تشنہ دہن نہ لال محبوب بی برگ نہین نہال محبوب</p>	<p>معلوم ہے دل کو حال محبوب ہتھاب میں ہے مال محبوب اوس بت کا مکان لا مکان اچھا ہی وہین بُرا ہوں جتنا ہرگز نہ پیئے گا آب کوثر قد سرو ہے کان میں مین بچہ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زنگ آجایی و جیانی مصمم خوب
بازی بزمی پنهان کردن یادم خوب
ننگ بندری باوقاف و کوی کامرین
صحنه خان علام مسکین
چون میل کوکلی می کشد
موش عشق بین میدان

غلامی کا یہ نظم ہی ہے کہ
 زہرِ نعل کی آواز نہ مرنے کی
 ایک قاصد کی بنائی ہوئی
 ابرو مال کہاؤں گی اس کی

کوئی زلف بن نہیں سکتی
 کات دیکھ کر ہون لگتا ہے
 ایک شیش کی آئی ہو غصہ کی
 نہایت نہ نطفہ نہ درازا بات
 ہم غزل پہلیوں کو نہ سنائی پاس

۱۰۴

غزل کی ہر قسم کی
 شاعری کی ہر قسم کی
 شاعری کی ہر قسم کی
 شاعری کی ہر قسم کی

ماہرہ امام کاہی کی گوکار دست	
<p> غریب ہوں تری بندہ نہیں کریم فضا می خلدی ہو وسعتِ حجم گدا تو ہو بھی علیٰ حسین کریم سخی جہان میں تھو سی میں کریم مریں تھو ہی میں اس عہد میں کریم میری غبار سی او طرتی ہی کریم وہ راہ راست چلو ہو جو سہیم کشادہ دل میں ہو بگ کف کریم کہو کہ مجھ کو دین دوسرے میں کریم فقیر بیٹھے ہیں اور تم ہو کریم کریم ہی سچے طرح لیتم بہت کہو شکستہ ہو خاطر میتم بہت </p>	<p> کرم کرم کہ مرا حال ہی شمیم بہت حدیث ہی کہ بہترین ایک جی ہر ایک جا در حصہ ہاتھ تو پہلا جو ایک طم طانی تو سیکڑوں جان سنی تو ہی مثل یک مارِ صمد پار مجھی ہی نہ نظر آپ اپنی بر باد دکھا کی تیغ وہ کہنی میں سرور و شو چمن میں کسی ہی کہ آج غنچ گل کسی سنائی سی فرقت میں جی نہیں لگتا دکھاوی برت کا جلوہ کہ تیری گونہ وہ چہوڑ جا جا یہ سانسہ لیک جاتا درخیم کا خوابان جہان میں آن </p>

کہو شکستہ ہو خاطر میتم بہت
 کہو شکستہ ہو خاطر میتم بہت
 کہو شکستہ ہو خاطر میتم بہت
 کہو شکستہ ہو خاطر میتم بہت

چون که در این عالم همه چیز
 از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل

اینکه در این عالم همه چیز
 از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل

او شاه جهانسی میل شایسته	سراسر بی کوفی هوانا نهیم
صلاح پیرخان بر ضرورت	که رای پیر جوان سی ای
کبھی پیران اسید نجات	سناهی پیری که اسدی
زیاده دانستو کوی	عظام جسم من و نوکی

اسیر کون قیامت	که ی قریب و قاعده
که ی قریب و قاعده	که ی قریب و قاعده

رنگ سی لطفی من پیران	روزاک هکامه ستایشان
عنیت گلزار حبیب	حور و غلامی نسین
خون که در باران	پوچتهای همی کایا
و اعطو کیا	شکست فردوس
بعد مردن	مهربان من
بیقراری فی مری	مل گئی اکثر زمین
هی بجا باغ ارم	نام سستی من

دو تنی کم پنهان
 ای لیل حور باغی گلشن
 سیسی کا جاک ویکامی
 جب بعد مرگ و فانی

ای پارسا خون کی
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل
 و از خاک و گل و گِل و گِل و گِل

من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است

دل مرا می خندد لبستان می دوست	ناله پر سوز کرمای سحرک شام
دیکه ای طبل بهار بخیران می دوست	تخته گلزاری خون شهیدان می دوست
دشت افرازمین من و آسمان می دوست	یه فروغ بخیر می سوزد و طبع
باغ حنبت پر مهرا بگوگان می دوست	دیکه کر خوان کو گذر شب به بان
هی سیر سکو سیر دوستان می دوست	آرزو رکنه نهین گلشت باغ حنک

صحبت و اعظمین گفتا کینا اسیر
 ذکر حنبت هی سهر دستان کج می دوست

دیکه نهین خزان کسینی چمن دست	بیرمین خاک کچنی وضع بدن دست
کیا باغ هی که جسمین من جان دست	کیا که خند اخصا صری دست
ماه شکسته مهری سوتا تند دست	هی وای عشق سی دل بر چمن دست
لی باغبان که می نهین سوتا چمن دست	آرایش جهان وجود دلیل دست
تیری بان هی نهین می چمن دست	خاموشی صنم کاین شکوه کون کجا
تا بوبت هی دست نه اینا کفن دست	مروه و بال خویش و احبا بعد کجا

من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است

من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است

من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است
 و من غم می توانم بگویم که این غم را که در دل من است

اے مہربان جانو! ہمارے دل کا
 ہر لمحہ تم ہی کی طرف ہے
 ہمارے دل کی ہر بات
 تم ہی کی طرف ہے
 ہمارے دل کی ہر بات
 تم ہی کی طرف ہے

گرم شعلہ سی زیادہ خوشی دے تیکہ ہی کسبہ ابروی ہوت دی اگر چہلی مجھے بازوی دے شمع کا فوری ہی یا بازوی دے جلوہ گاہ قماست و بجوی دے	نرم چینی سی سوا عاشق کا دل آنکھ کی تیلی سی دشمن ہی بات چشم ترکوین بناؤں کی حوض استین ہا کوئی فانوس ہے عرصہ شہری و اعط کم نہیں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوشیاری عین غفلت ہے اسیر بند کین آنکھیں تو دیکھا روی دوست	رویت نامی مثلث
--------------------------------------------------------------	----------------

اک ایک کے دو دو ہوتو لوار کی ہات رتبہ ہی صدف کا و شہر کی ہات طلی کی رہ بار یک تن ار کی ہات جوش خفقان ہی بھی گلزار کی ہات ہی حسرت گراں جوش خریدار کی ہات	عاشق میں و چند ابروی خم ار کی ہات ہی قدر حرم جد رک ار کی ہات سو جاہیں معنوں گرجت لای غر یاد رخ جانان میں کہیں نہ لگتا عشاق کی کثرت سی مانع اور ار کا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اے مہربان جانو! ہمارے دل کا
 ہر لمحہ تم ہی کی طرف ہے
 ہمارے دل کی ہر بات
 تم ہی کی طرف ہے
 ہمارے دل کی ہر بات
 تم ہی کی طرف ہے

اے مہربان جانو! ہمارے دل کا
 ہر لمحہ تم ہی کی طرف ہے
 ہمارے دل کی ہر بات
 تم ہی کی طرف ہے
 ہمارے دل کی ہر بات
 تم ہی کی طرف ہے

تھاب ویدار گون رکتا ہے جاب عبت
 ہوتے لگائی کی ہوتی ہے جاب عبت
 ہنیں انا جواب میں وہ لگائی ہوتی ہے جاب عبت
 ہنیں انا جواب میں وہ لگائی ہوتی ہے جاب عبت

ہاتھ میں ہوتا ہے جاب عبت
 میری گردن میں لگائی ہوتی ہے جاب عبت
 ہاتھ میں ہوتا ہے جاب عبت
 میری گردن میں لگائی ہوتی ہے جاب عبت

۱۱۰

ای حریصو ہی صفا عبت
 زندگی دیکھ کر جواب عبت
 خط کا نشان جواب عبت
 ای حریصو ہی صفا عبت

چرگالی شوق کی چل سوئی بار خود اگر جلتا ہی پروانہ جلے ای خضر جی کر بہت کراہی کیا گور میں کچھ ساتھ جانی گاہیں دیکھ کر وہ گل کہے ہنستا نہیں جلوہ دکھلا نا تھیں منظر ہے بوسہ لب دو اگر ٹپل سی صفا کیا گنہ میرا ہی کیا میرا قصور می کی بینی سی ہوا مجھ کو خار لکھ کی خط قاصد نہیں کہتا وہ کہیں لین نقشہ ترا مقدر کیا	عذر رنگ ای نا تو انی عبت شمع روشن پانی پانی عبت حرص آب زندگانی ہی عبت دولت دنیا فانی ہی عبت چہرہ اپنا زعفرانی ہی عبت چپ ہو یہ لہرائی ہی عبت ظاہری شیریں بانی ہی عبت اس قدر زامہر بانی ہی عبت محتسب کے سرگرائی ہی عبت اس قدر بدگمانی ہی عبت صفت بہر دو مانی ہی عبت
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرد بی زرمغ بی پر ہی اسیر
 مفلسی میں زندگانی ہی عبت

ای حریصو ہی صفا عبت
 زندگی دیکھ کر جواب عبت
 خط کا نشان جواب عبت
 ای حریصو ہی صفا عبت

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

روایت محمد

<p>ہی ماورج نہیں رخ جانان کی آیت ہین سیر میکنے کی لمی جمع شمع ابرو کی تیغ کو نہیں دیکھ کر کچھ قسا عریان تنی لباس ہار اہی بچون باران کی طرح روز رستی ہی سکسی چو کہتے اوس کی بھی شیطیت آنکھوں میں لول لیے عین شوق کی فضا ہی نہی نقاب چہرہ پر نور آب کا نفرت جو خلق سے ہو وہ بالہی کلم کیا بہا گتی ہو و نی سیر خط چکا نامہ ہی سنکی نالہ مجنوں کو تیر زو اس کی عطا نہیں دنیا میں محل</p>	<p>حافظ کو کیا نظارہ قرآن کی احیا کیا سیر عوس میں چہر ان کی احتیاج ترکان کی تیر کو نہیں پکا کی احتیاج داسن سکھام ہی نہ گریبا کی احتیاج کچھ اپنی خاک پر نہیں باران کی احتیاج کیا مجھ گدا کو تخت سلیمان کی احتیاج اس جس کے لمی نہیں مزار کی احتیاج اب کو لسنی ہے شمع شمع کی احتیاج کیا خانہ فقیر کو دربان کی احتیاج ہرشت کو جہان میں باران کی احتیاج بیلی نہیں اسکو صدیوں کی احتیاج کیا طفل شیر خوار کو دندن کی احتیاج</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۱۱

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے
 وہی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے لیے چاہتا ہے

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام ہے جس کا وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔

دیکھیں کہ محکمے میں جو محرم حال کیا بدتر نہیں ہے بات کو نئی حسیج یہ سنکر وکیر کہاں کہ میں شہنا رستی میں قدم بچوں کی مور یہ اعتدال چار عناصر میں خل بولا وہ گل جو ہوشہ ملی سی میں کا سرس لپاس فقر میں کی میں سر دونوں سے دل مرا صفت آئینہ صا اسد وہی سیکو یہ چہ صفت چکی کا دل ایک ہی ہے ہی ٹھٹھی کی سی طرح طبع بشر کا چاہو اٹھ ہو کی حال کیا دولت و خور و دنیا کا اعتبار	بگڑا ہی آج حضرت صاحب کا حراج رو بہ مزاج ہو گئی اس سے اس مزاج آئی میں چہ جو سیاں بک مزاج یہ کو چہ عور سی ہے نابلد مزاج اصلاح پر نہ آئی گا اب ابد مزاج قدرت خدا آپ نازک ہی صبر مزاج کیا کیا بگاڑتی ہی کلام نہ مزاج کیا جانتی نہیں میں ایک مزاج کتنا خراب کہتے ہیں الٰہ صبر مزاج کہی اگر درست خدا احد مزاج اسو اعلیٰ و اسم ہی ہر مزاج مٹا نہیں کیوں ترا می خیر مزاج
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کس سے یائین بطلمین مانعین اسیر

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام ہے جس کا وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام ہے جس کا وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔

یہ ایک سچائی ہے کہ ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام ہے جس کا وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔
 اگر وہ اس کام کو نہیں کرتا تو اس کا دل بے چین رہتا ہے۔
 اس لیے ہر انسان کو اپنے لیے ایک خاص کام چننا چاہیے۔

میں کل دن گباران آج
 کل سے عجب ہی ہے آج
 کل سے کیا بکھا ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج

کل سے عجب ہی ہے آج
 کل سے کیا بکھا ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج
 کل سے کیسی دہک رہی ہے آج

گھجین رشت طبع ہی صیاد بد مزاج

<p>عید ہی آ رہا ہے ساقیا میخانہ دل مرا ہو گا خراب جلوہ جانہ آج باغ معقل ہی ہے چاندنی کی پریش کس طرح ہوا انقلاب ہر کاحلم پانہ ذکر آ رہا ہے ہن قرآن شاد شناسی بطوری مجھ کو نہ گانی گما مست ایسا کر دیا مجھ کو شراب شونہ فرسے ہی شکت اور کی چشم کا کہانی آج ہی حشی کی لاشیں آج حاکم قلمیم ہوت کون، میری سوا نور کو حشمت میری خاں تارکے گنج قارون گلد کو دیکھتا ہوں نخل</p>	<p>دی مبارکبا دستون کو بیا نہ آج سیل منکر جانہ فی وہا کی بکشا کم نہیں آ رہی کچھ ہر شاد آج چشم فی دیکھا جو گل ہے گوش کوشت رونق گلشن شاید قاریا آج دل مرا آج شمع معنی بکشا آج محسب پوچھتا ہوں نہیں دیکھا آج دور گردون ہے ہی ساقی کوشت آج ہی یقین ہو گا ہما ماند سگ یانہ آج گنج او گل کرندز دینا مجھے یانہ آج شمع اور جاگی ڈر کر صوت پرانہ آج سیکہ جابی مجھے حشمت آج</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۱۵

کیون ہوں غمناک آج
 کیون ہوں غمناک آج
 کیون ہوں غمناک آج
 کیون ہوں غمناک آج
 کیون ہوں غمناک آج
 کیون ہوں غمناک آج
 کیون ہوں غمناک آج
 کیون ہوں غمناک آج

دور گردون ہے ہی ساقی کوشت آج
 گنج او گل کرندز دینا مجھے یانہ آج
 شمع اور جاگی ڈر کر صوت پرانہ آج
 سیکہ جابی مجھے حشمت آج

ایک دم میں موج ہوئی تھی
 اس قدر لازم نہیں ہوتا تھا
 راست بازوں کی اس قسم کی
 عقل اور ہیروئیسم یارین
 روایت جا

خط کیا مینی رحم اوس شمع زخم کون ہو چکی اس کستی تابوت اٹھانی نشانہ گمیتا کل کٹا تہ جکا امی	نامہ برہو کا کبوتر عوض روانہ آج جا ہی ماتم نہ کبھی نامہ شعلہ آج استخوان نہیں بنایا ہی اوسکی شانہ آج
-------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------

میری ماعت سی فروغ کفر و ایمان، اسیہ دماغ دل میرا ہی شمع کعبہ و ستخانہ آج	
-----------------------------------------------------------------------------	--

روایت جا مہملہ

یاد دل وایا کری اوس تختہ کھنڈ قاف میں ہیں جانگتا ہوں جہان کی طرح توڑی بت کونہ انداز برکت کو کھنڈ قتل پروہستید میں مایاں ان کی طرح دیکھئے کون ان بچی کسا نیغہ قوت پنبہ زار شیشہ محفل میں نبوت ساقی خرا باغ روشن گرمی فتا حلا سنی تو ا	فیض گل جا رہی نگہستا کھنڈ پس پہلا تین پانچ کھنڈ انسانی طرح رہی تجانین تو مرد و مسلمان کی طرح استین اور اسی ہی ہندو کی گیسائی طرح اوسکی تیغ ابدار اوٹھی فانی طرح محنت تابانی ہنگام بار اکیٹھ طرح جل اوٹھنا سرچمن سحر جہان کی طرح
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایک دم میں موج ہوئی تھی
 اس قدر لازم نہیں ہوتا تھا
 راست بازوں کی اس قسم کی
 عقل اور ہیروئیسم یارین
 روایت جا

ایک دم میں موج ہوئی تھی
 اس قدر لازم نہیں ہوتا تھا
 راست بازوں کی اس قسم کی
 عقل اور ہیروئیسم یارین
 روایت جا

[illegible]

شیرازی که در این کتاب است
که در این کتاب است که در این کتاب است

قرض ہے یہ اسی اک روز اہل کیسی اسیر
نہ تو تر کی مین کیسی ہی اعلیٰ کین روح

مری نظریٰ پہنچا ہوںی نظر کی طرح
ہمیشہ اس ہستی سے ارج میں مجھ کو
اوٹھایا ہوں ہر مین طوفانِ سیرِ کج
وہ حالِ شامِ غریبانِ سحر کیا جان
یہ نامی کہتے ہیں عاشق کہ اولیٰ سحر
ہمارا گوشہ غزلت ہی ہا صد ستا
ہنوں کی دستِ دراز وصالِ موعود
لیا یہ فکرِ مضامینِ ابدِ انزار
ہلا کی محکوبِ تنگِ چشمِ می بو
ہوا اب ایسی شوقِ غفلتِ محض کا

قسطہ دونوں میں ہی عشق ہی اسی ہے
 حلقہ زلف میں ل صلحہ تراک میں
 فرض ہے یہ اسی کہ روز اہل لکی اسیر
 نہ تو تر کی میں سبکی ہی اطا کین روح
 مری نظری پہنچا ہوئی نظر کی طرح
 ہمیشہ اس ہستی روح میں چھو
 اوٹھائی ہر میں طو فایں شکر
 وہ حال شام غریبان بحر کینان
 یہ نامی کہتے ہیں عاشق کہ اولیٰ ہے
 ہمارا گوشہ غزلت ہی اصداس
 ہنوی دست دراز وصال میں
 لیا یہ فکر مضامین آبدار زار
 ملا کی محکوب تنگ چشم ہی ہو
 ہوا اب ایسی شوق حفظ کا

بدن تمام چرا لگی مری طرح
 چراغ خانہ بغلس میں نہیں تو کی طرح
 کہ عقل تو خلی حکم میں پہنچو کی طرح
 ڈہلی پنہن اسے جو مہی دو پہر کی طرح
 خطوں کی رہی میں انارڈا کی طرح
 بچائی پیٹے میر ہم اور کی طرح
 جو پور پور وہ کاٹیں گے نیک کی طرح
 کہ موتیوں میں میں ہم شکر کی طرح
 خدا کری کہ کہی ل سخی کی کی طرح
 کہ روز ہو میں طے نزلین تو کی طرح

[illegible]

چہ جہاں بنی اسی کو
 چہ جہاں بنی اسی کو
 چہ جہاں بنی اسی کو
 چہ جہاں بنی اسی کو

اسی ہر دشن پائے ہی ہے جواب ہم چہرہ چراغ شام ہیا آفتاب صبح قائم رہا ہمیشہ الہی شام صبح حور شید ہی اگر چہ گل انتخاب صبح اہل سفر کو باعث اید اہل خواب صبح کھلی کار روز حشر کو اب آفتاب صبح	ثابت ہوا یہ صبح گویا گویا گیسو سوا لیل ہے یا ہالہ مست قید شب مزاق سی ہو کہ چڑا دیا کاشا ہی تیر چہرہ گلگون کی سا قصد سے نہ تیر تیر غفلت نہ تیر طول شب مزاق سی ہو کہ یقین ہوا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بی پروہ کیا ہوا وہ نہ تیر آئین آسیر پارسی سی بہی بادہ ہی کچھ نظر آسیر	* رویت خامی خمیر *
--------------------------------------------------------------------------	--------------------

چشم کو آہو تو ابرو کو کہوں ہوں کی شاخ دیکھ لو اس تر کی کیا جاتے ہو باغ سوزش تن بجز بڑن کہ جلا با کدک وصف اگر لکھوں میں اس کی گیسو پیچ	بلکہ یہ ہی سحر کا آہو تو وہاں کی شاخ خوشنما اسی کہان سے کنا جو شاخ دیکھ لو باجی سن پہلو نہ وہ پہلو کی شاخ چیدار الیسا ہو خلد جسطح آہو کی شاخ
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل منہ پائی دوزخ ہے
 شب بھر کے خفا صبح
 جہاں شب بیکتبک مضطرب
 با آئینہ صبح و آفتاب
 دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ

۱۲۱
 غافلون کو کئی تہیں صبح
 خامی خمیر

ہون وہ یہ جو بار تو کئی تہیں
 کھنڈل ہے وہ کھنڈل ہے
 کھنڈل ہے وہ کھنڈل ہے
 کھنڈل ہے وہ کھنڈل ہے

کونین میں کونین
 کونین میں کونین
 کونین میں کونین
 کونین میں کونین

خوشکوی بیست و یکمین
 در میان بیست و یکمین
 در میان بیست و یکمین
 در میان بیست و یکمین

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک
بزرگ عالم سے کہا کہ میں
بہت غریب ہوں اور میری
میت بھی بے گھر ہے۔
میں نے کہا کہ میں نے
تیرے لئے ایک مکان
تیار کیا ہے۔

[illegible]

نظارہ کے نگار قاصد
 لکھنا مانتا نظر قاصد
 ایسے دکھائی اوس پر
 جابعدنیم وار قاصد
 گارہا کو یار قاصد

ہے ہونیکے نہیں اس کی تعلیم

پہیک کر خط و میں اکٹھی مٹھائی میر
 ہے کہو تر کو یہ ظالم کالیب باہم پسند

<p>ہوتی ہے دل کے ضیاء بڑا ساتھ دولت کے ہی و اہل پیل ظالموں کے نہیں سنا ہر نامہ خالی آبرو سکھ ہی وہ جو کبریٰ ان کا ماہ و خورشید گل و شمع کا سکھو خیال جان بچے کی نہیں بڑے مت سے باغبان نالہ عشاق معشوق تلک تنگ ہوں تجھ ہی لیکن اگر آج نہیں اس قدر نالہ نہیں سی نہ خیرت و کو کہے ہیں میری تصویر ہی کیا نشانی</p>	<p>ضاد اسو اسٹ کرنی ہیں تم صا بعد مقبرہ ہی ہونا تھر بنیاد کی بعد روز جلا دنیا آتا ہی حلا کو بعد گالیان بڑوہ دیا کرنی ہیں شا کو بعد یاد کے ہی اموش ہی یاد کی بعد ایک کا سب یہ پروندہ شا کو بعد کاٹ قمری گران گر شمشاد کی بعد شکر احسان کے کوں سکھو بید کی بعد باغین سیر کو آئی ہیں تو صیا کو بعد ایک تناس ہے یا فی و بہر کو بعد</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایمان میں لای نثار قاصد
 پناہی گاہ پناہ شوق
 پناہی گاہ شوق قاصد
 آئے وہاں سی ایک ہی خط
 میں بہرے چکا ہر ارحمت
 وہ کل نہیں جو اب خط کی لہر

آجائی تو ہی جب قاصد
 بچوں میں کسی بچوں
 خط ایک ہی سو ہزار قاصد
 ایک ماؤ نشین کو خط لکھا ہے
 کو کوئی شہر سوار قاصد
 چرائی گا تو یقین کی ہے
 فزوس کو ہی باز قاصد
 جابا ہوں تو ہو سوار قاصد
 چارہ ہوا ہی نامہ شوق
 سچا نہیں کے پنج جاب قاصد
 فاصد ہی ہی ہزار قاصد

میں نے یہاں سے ہر ایک کو بلایا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہیں۔
 وہ جو وہاں سے گئے ہیں ان کے لئے یہاں سے کوئی چیز نہیں ہے۔
 وہ جو وہاں سے گئے ہیں ان کے لئے یہاں سے کوئی چیز نہیں ہے۔

زندگی کی کچھ باتیں ہیں جو ہر ایک کو عمل تک پہنچانے کے لئے بلاتے ہیں شہر و ظلم یہاں تک ہی سب سے پہلے قصہ عشق کہ شہر ہی نہیں سنتی وہ شعرا چاہے ہمارے نہ کئی اوسنی پسند پیسے کی ہر مین لائے ہر گھلا گھلانا	جتنے قیدی ہیں ہر ایک کو بلاتے ہیں چھپے ہاں بلوغت میں ہر ایک کو بلاتے ہیں نام جہاد و فکک مری جہاد کی بلاتے ہیں کہ مراد کر نہ ہو مومن و فریاد کی بلاتے ہیں جابجا نون نظر کا ہی لکھا صدا کی بلاتے ہیں خط شمشیر پر ہی خط لکھنے کی بلاتے ہیں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہاں سے ہر ایک کو بلاتے ہیں
 وہ جو وہاں سے گئے ہیں ان کے لئے یہاں سے کوئی چیز نہیں ہے۔
 وہ جو وہاں سے گئے ہیں ان کے لئے یہاں سے کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۲۷

معتقد کیون ہوں میں حضرت باقر کا اسیر
 کہ سزاوارا ماست ہیں ہر سجاد کے بعد

کاش سب طرحی عوامانہ تقدیر انہیں دور کی کرین عاشق و لکیر مادر و ہر کا خون ہر صفت شیر جیسے ہی خانہ فاقوں کے تعمیر	کر چکی مدد ہر تاشک کی تاشیر پہنے پوشاک اگر وہ ہر پیر ہیں وہاں جو محبت کا گمان ہے ہر توشیح رخ بیکر دل و شمشیر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نویاد تو آیا تو ہمیں یہ کہنا ہمارا
 جب دست خالی نہ نظر آئے
 آئی ہمیں رہنمائی فون ہتھ آیا
 ساقی ہمیں اس کا شوق ہی تھا
 اس ہم غمی ہم جاسا کی غمی تھا
 خط و کتابت کی اسی دور کا یہ تھا
 فائدہ کو مری نام ہی ہر زمانہ تھا
 الطاف کرم ہر وقت ہر زمانہ تھا
 ہر ایک کو بلاتے ہیں ہر زمانہ تھا
 ہر ایک کو بلاتے ہیں ہر زمانہ تھا

ہر ایک کو بلاتے ہیں ہر زمانہ تھا
 ہر ایک کو بلاتے ہیں ہر زمانہ تھا
 ہر ایک کو بلاتے ہیں ہر زمانہ تھا
 ہر ایک کو بلاتے ہیں ہر زمانہ تھا

بسیار بودم فکر کردم سحر یاد
 اینم بیشتر کا ایند بهم یاد
 این که برون کوی بای بید یاد
 باندین جاکرین برون بید یاد
 باندین جاکرین برون بید یاد
 باندین جاکرین برون بید یاد
 باندین جاکرین برون بید یاد

کوی تصویر سیاه کوی تصویر سفید	هی که چن سبلج او که چن حسن
شام سوسن صبح طباسیر	باغ عالم من وزگی کا تاشا کوی
روز روشن کبطح موجب تصویر	کبھی دھو متکوہ خوشدلقا
مردم گت کی کجی ہین تصویر	اصل کا عیب نہ نقل سی ازل ہرگز
ہو گئی موی سر عاشق و کیر سفید	صبح ایک شب فتنگی نمایان ہو
اگر گیارنگ ہو صفحہ تصویر	ہون دیتا ب مصور جو کجی تصویر
ناز بانی ہی موی لف کر کیر سفید	جل گئے پری ہی سن کا ہوا بل موی
ہو گی یہ ابرو خمار کی شمشیر سفید	سایہ لف تیار کے مکی کلبک

اسے جسم بول غم بول یاد
 گشت عالم بول بول یاد
 کی کا اس بول بول یاد
 یکا کشتن بول بول یاد

قدو ہتا سیر سابل مثل کان شم اسیر	اوس زم من نہو کبھی ایدل فغان
موی سر ہو ماند پر تر سفید	کس دن نہیں مالہ آتش نشان
سرخ سان کجی گویا بولگی زبان	سید ہا نہیں گزری بیا تر
ہر دم ہشل شعلہ ہار زبان	کت تک کر گی گردن عوی زبان

دیا عالم شہر سابل یاد
 دیا عالم شہر سابل یاد
 دیا عالم شہر سابل یاد
 دیا عالم شہر سابل یاد

دیا عالم شہر سابل یاد
 دیا عالم شہر سابل یاد
 دیا عالم شہر سابل یاد
 دیا عالم شہر سابل یاد

درود و تسبیحی که از زبان
 اسرار انبیاء و اولیاء
 خدای تعالی و صفای
 کبریا و جلال
 و کرمی و جلال
 و کرمی و جلال
 و کرمی و جلال

129

خطی پر اسٹون فونٹ سے لکھا گیا
دی کی خط و عرض کا پتہ دیا
بکچر بنائی، ماحال استغناء
خط و لکھا، وصل کا اسٹون

بیا و گوید چه جهان بین من نهان
جلیدم از نور سبزه زین
ایک نامه بهم رسان از نامه
که به یاد من جای نهان
جای نهان خط به خط
دم کل جا گویم از آن
دو نوبت لینا دوین
که به یاد من نهان
م می نمودن آنجا

بیدار کردن بی غم و غم
 طالب جنت کا غم و غم
 سادہ گردون بی غم و غم
 پڑھو بی نام اگر خطہ برآ کا وہ کی
 بیشتر خطی لغاتہ نہ کیا قاصد
 یادون تک جانیں اگر راہین جنتی
 سری پس کی جو خوب میں ضابطہ
 باندہ کی کسی کو توبہ کی ہرگز

ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند

ہی ایک کمال میں دو ہزار صید کر لائی ہیں ہر روز بہن پنج صید مانند مرغ قبلہ غائبہ صید پھر کیوں گلی کر ٹی تین خیار صید کبھی میں کتبک میں امید صید تیری شکار بند میں آئندہ صید پہنستے ہیں آدم میں اختیار صید کر لیں گے ہم یہ آج ورم شکار صید بی باز طائر و کوکری باز صید صیاد سٹی راہین جیسی وچار صید صیاد سی جو ولین نہ کہی غبار صید کرتی ہی مرغ دل کو چن کر صید	کرتی ہی عاشق کی یہ زلف صید تیر و کمان کی کیا این جنت کہا جلد آئی کہیں کہ میں نچر گاہ میں پہنکی ہوئی چہر جو نہیں تہا صید تیر نگاہ کوئی ادھر ہی تو پہنکی کہانی ہیں کس خوشی سے ہا باغ حلد حاجت نہیں فکر کی صیاد کو مری ملنی تو دو وصال میں آنکھ اوگی صید تعلیم حسن خلق کروں میں تو نہیں ہکو وہ اس روش سی سراہ لکھی بیشک نزاری کینہی سٹی نہ تو آ سبزہ نہیں یہ کسی صیاد کا دام
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیدار کردن بی غم و غم
 طالب جنت کا غم و غم
 سادہ گردون بی غم و غم
 پڑھو بی نام اگر خطہ برآ کا وہ کی
 بیشتر خطی لغاتہ نہ کیا قاصد
 یادون تک جانیں اگر راہین جنتی
 سری پس کی جو خوب میں ضابطہ
 باندہ کی کسی کو توبہ کی ہرگز

کبھی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند
 ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند
 ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند
 ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند

ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند
 ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند
 ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند
 ایسی نہ آئی تیر کوئی زبان بلند

که چون کوهی که در پیش
 زرد و خورشیدی که در پیش
 بجز در آن ایامی که در پیش
 زردی که در آن ایامی که در پیش
 زردی که در آن ایامی که در پیش

وامان یار تختہ گلشن نے اسیر
و کہلا میں کیے تو اپنی لہو کی بہار

لعل و بافت بین مثل دریا با سید
 مهنی بین آینه بین یلویی دریا
 رفتی رفتی بین پنهان بودی چون
 سیکری من بودی معانی معانی
 با تو خجالت ای یارم غم غم غم
 خمر زنی نقش بین کی تو زار
 ای یارم غم غم غم غم غم

[illegible]

نشانهای برشته را بر من فرست
 خطی که بگوید صفت و خصلت
 این که بران ای باغ جهان خندان
 سوزن من بوسه بوی باد و باران
 چه برسی ای جوی و ده سواهی زند
 خاک سخندان باری سنگری کهن
 ای بگوید در پشت کی مانند درخت
 این که بان جان بر سر خندان
 چای بی که استخوان بی که
 صافتر از زمین نه چون شاخ و برگ
 بزرگتری شغل غدا ای خندان
 اندازد ای کس طبع زنی چون ای

اک ذرا چاک کیا که بچی پره کاغذ دست کاتب سی و الیگی صحر کاغذ مهرین موی بین لکمی جانی مهر کاغذ خط لکمون و سکو جو بهتری مهر کاغذ ننگیا تخته گلزار سراسر کاغذ هو گوی جمع هزارون تیر بستر کاغذ صوت برگ گل تهری مسطر کاغذ	ستا خط شوق مرا تم جوی سمجی کاغذ که و یا جب کی مضمون می کاغذ وصل کا گری بین قراره سی بین کاغذ طبع جانان که تکلف می سپیدی کاغذ رخ گل رنگ کی تعریف جو که می مینی رکهد پی همی جو نا خوانده جالی کاغذ لکه و یا بهی کی کسی گل خسار کاغذ
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۳۳

یاری سانه زبا کرتی بین اعتبار سپهر کر کی تنها اوسی پیر میوای کنیز کاغذ	
رویت راه مهمل	

هزارون بلبلین بی بی بین گلستان که سایه هوب پنجابا بی بی جی هم گمان که چه محبوب بی محک گلستان	نشیمن طائران و حکای تیج جانان حرارت آتش و لکی بی فروزون طبع هزارون بلبلین بین که کش عشاقی صحت
----------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------

بیار کو خون نای غدا بیشتر بماند
رویت مهمل
 دیش زمان کم می سکه گذار
 ای چون غدا بیخبر کو گذار
 بون و در کار
 یاس هم بون
 پنهانی باغ بین
 صده هزار می نامی
 دیلای سوز قانت
 ارانی لای طایفی
 جوه موزون نه دیکلای

دیده ای دل که گلاب چرخ جان بخت
 دین که دوری دنیا کا بطلان
 قوت یونانی بدست لافزار
 عاقبت چشم نون گلستان

استانم نهین بی بی ملک فی
 لوت جانی گاه خفته گاه بزم
 گشت جادوئی کوی میوه دانه
 تنگای من که قال می غنایم

۱۳۴

میخفت بنا جلد زنگار
 کام کیا راضی تقییر بود
 موج جبار تو بر خیزد زار
 کمر بپوشد ای بی بی بخت
 بات کردی کی نبیند
 زانکه زانکه زانکه زانکه
 زانکه زانکه زانکه زانکه

چسپن چهریان او کی میوه کی چمن
 کیا زخمی محبی کس باد شاه ملک بی
 ازل سی عشق دل کسری می کنای
 چسپا یا قصه مین مانیا یا محکود و یانه
 زیاده گور کا تر جوی تارک شانه
 صفائی قنچون کا سر حال کها
 دورا ای ساری یوانه کی کو ب کها
 ملا جسد نه با بوسه گی هم بر سر
 رن کج مردم بازار اگر تم سیر کو کلی
 نقطه مشقه پر رونق دل تنای کی نون
 کان چها بی دن چه جو تیری می کا
 مین و دیوانه ابرو چون تاجا کس کوی

کستی کسری آکی جب رغبتان
 خط شمشیر چه رین طغیان
 اگر با بر نهو کهدن مین که کواته قرا
 پڑا و اسن پرا و سکا هانه یا کسیر گریا
 گمان ہی گزشتش کا چراغ شام
 بیاض گردن لیلی تصدق میری ان
 که جاده سانپ بکر چه کایا نخل
 سمارا دانت مدت اور سبب بخدا
 کیجی گے تیغ ابرو پر چین گزیر کا پر
 سیاهانه زندان چاندی شفق زندان
 اوب باورن هم که تی نهین خا سیک
 پچا هانه اگر میرامه نو کی گریان

کبیر سکون غایت کا کبیر سکون غایت

زبان کردی کی نبیند
 زانکه زانکه زانکه زانکه
 زانکه زانکه زانکه زانکه
 زانکه زانکه زانکه زانکه

اینک که در این قفاغ کالیک
دارد و از سر و قدون برهتا است
روشن پوشش طوری که اگر از
دیو کوادی یا ییازی جانان
بعد شایمون همین چشم نشا
از کار سایامزار بر

تو کی شادی کی خبر میری بہن کو پہنچا
وہ ہونہار ہو کر کہیں کہیں
سہیلیاں بن گئی اور وہ بھی جو بہن
سمجھتی تھی کہ تو نے کیا کیا کیا کیا
کچھ نہیں دیکھا تو نے کیا کیا کیا کیا
آج کی شادی میری بہن کی ہے

سید جان بی ایاں کی پوچھ گچھ
سخت و آسودہ کی پوچھ گچھ
ایک نیک و صیقلی کی پوچھ گچھ
آؤ کی پوچھ گچھ

134

چشمی بود که در ضلعتک سالان
او بر بوی کاوا و اراکان
خوشی را می زدنی سیدمان
سنای نازون طریقت پرستان
دست من می می چاهانین
آرزوی صفت مجو کی کردی
سوی کز روی سرخی کیا جگر
با ون می می کی

سری کدوری حضرت کی پناہ کی دعا کی کہ
 سب کو شکر ہے کہ یہ دعا کی دعا کی
 سب کو شکر ہے کہ یہ دعا کی دعا کی
 سب کو شکر ہے کہ یہ دعا کی دعا کی

سر بنی مرگ تا پیش از آنکه
 بماند عاقبتش بر کف خاک
 سر بنی مرگ تا پیش از آنکه
 بماند عاقبتش بر کف خاک

پریشانی من بکوبان می شود خزان اسکو بنین و چارون می شود مگر و ماه پیکر فاخته خوانیکو آید کبھی حیات ز ستاروں کی غمخیزان تصور او کی کوچی کا بند با اس کے بیمار آتی ہی گلشن خط ساغر کی پر	کہی سنبل کی پتی یار کی نش پستان ہستی زخم جگر کی ہی بجائے کھاندا کہ کبند نیلایج قمر کو رغبیان پر جو کھلتی قصد پر تاشتر وضا ویران در جہان کا دھوکا ہو گیا جاگ رن کتاب ہر ہزار ہن ز کلمہ علی تناسل
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جناب حیدر کرار کا تہا چرخ ہی تاب
 اسیر او کو ہتی قدرت رحمت ہر خشاہ

موت ہستی ہی بجاقاصد می تقدیر ہی او داسی خط ام کی حسن لکیر خضر سر آجیون ہی سکند بی تیر وختی سی تار ہی مینت قاتل ہوئے کیا فریب حسن ہی معشوق کو عاشق کیا	خط لکھا قاتل فی مجلو صفحہ شمشیر کیا سپاہ زنگ کا ڈاکہ پر کشمیر کامیابی ہر مین قوت ہے تقدیر نگیا خون سیہ سی لب شمشیر چاند ہالہ ہو گیا اوں جانبداری
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سر بنی مرگ تا پیش از آنکه
 بماند عاقبتش بر کف خاک
 سر بنی مرگ تا پیش از آنکه
 بماند عاقبتش بر کف خاک

غلامی و زکیم ہی یادون
 ای گل نہیں دستان گل یادون
 عجز حسن ہی یادون
 یاد بیدار آقا کیمین جی پادشاه
 را کہ گھر می شراب کیمین جی پادشاه
 فرستادہ خاکین کیمین جی پادشاه

اوس شکر کو کہ بود ملک
 اوس شکر کو کہ بود ملک
 اوس شکر کو کہ بود ملک

روح در دلیله چو پری
خون زده گشته که باز زنیون
دل تنی مالکی که بان کمان پیچی
قاعدت بین سها دل تو کر
سایه چسب چلاب ای سر
چو بوی چای عشق گیسو کا
نوجو حلقه پورا اوقا تو کر

فرض آیا وادی بهین کی باری ابر
دستی کی باری ابر
ی نہ چاندی نہ سونی کی باری ابر
وادی در صفت خون ذرا زمین ناک
نی صواب کی باری ابر
نکوت مبارک باری ابر

12.

نواب میرزا محمد علی صاحب
 کی بانی چلی آؤ نہیں نہ این
 کی کسب آؤ کی کسب آؤ
 کی کسب آؤ کی کسب آؤ

خدمت ان پورن کس کس کو تین تین
بہار کس کس کو تین تین

خندان چون گل کی کین تنه زلف
دو بجا کھیند تو گامین کوفه
اک ایند خیمه کا رخ هزار
ب یون کور کار کز باغ
لای کسان اوین ویدی ای
کسی کیمین ب یون وچ

موی خواب منم که بوی این گلستان
 آغازین منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان
 جادوی منم که بوی این گلستان
 موی منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان
 جادوی منم که بوی این گلستان
 موی منم که بوی این گلستان

<p> باغچین جان جو دیوانه گیسو بود تم جو دیکه طرف باغ ترش بود قدیر خم می اخلی من انگشت نما روح فی ساهه نچو ترا می ترس لاغری منو اغیر کار با خط سینه شق کر کی جو من داغ کمان پروه کفر من لاغری منی بی وین دل عشاق منم که قدیر منی شرم منی منی منی منی منی سینه او منی منی منی منی پیمان منی منی منی منی انکس منی منی منی منی کون منی منی منی منی </p>	<p> نوک گنگی بهی گانی منی رنگ خساره هر گل سی و بود بن گیامین منو عاشق او بود بدتون غنچه و سپان منی بود اپنی سی کاسه دل منی منی کوکب خراج منی منی منی نورنی جانی منی منی منی مالی کرتی منی منی منی دهن او منی منی منی رگیا جوهر آینه زرا بود عطر دهن منی منی منی دم نخلجانی کا موج روم بود ساسی منی منی منی منی </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

موی منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان
 جادوی منم که بوی این گلستان
 موی منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان
 جادوی منم که بوی این گلستان
 موی منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان

جانی منی منی منی منی
 جانی منی منی منی منی
 جانی منی منی منی منی
 جانی منی منی منی منی
 جانی منی منی منی منی
 جانی منی منی منی منی
 جانی منی منی منی منی
 جانی منی منی منی منی

موی منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان
 جادوی منم که بوی این گلستان
 موی منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان
 جادوی منم که بوی این گلستان
 موی منم که بوی این گلستان
 غنچه منم که بوی این گلستان

چکر کر دین کی فانی آبی آو
 مرام کا مکان میں کج سچائی آو
 قیامت کر کے منتقل من آکر
 جی سونے پونی مٹی چاکر
 میں جیبا پونی پین چاکر
 جیبا پونی بال پاب اونی ہاکر
 جیبا پونی بال پاب اونی ہاکر
 جیبا پونی بال پاب اونی ہاکر

مردم کہ چوہا کس بل میں ہو کر
 پینسا کس بل میں ہو کر
 بخت خنجر جیبا کس بل میں ہو کر
 اتھی صبر سے ہو کر
 ہوا وہ اور ای شیطانی ہو کر

بہر حجت جو وہ خورشید قاتل بیٹھے	برج میزان فلک مئی ترازو ہو کر
کوئی قاتل میں پی پون چھی مار	نقش پاؤں ککائی چھی ہو کر
بندہ دوس رکا ہون کچھ پانی	ریتہ پایا فرشتہ ککائی ہو کر

وصف اوس گرس جادو کا جو کرنا ہون سپر	دل میں عالم کی ترک کرنا ہی جادو ہو کر
-------------------------------------	---------------------------------------

عدم ہی دور پر جلدی لہجہ نیکی	جلی میں سر کی بل ہم جاؤ شقیں
جدا اوس قلم خم چھی صدمہ کیون	ترپتی ہی جو اتانی سی چھی ہو کر
بڑھی جاتی ہیں کافلی والی تو کیا پرا	ہمارا ہی حد آ جا رہیں ہم نہ ہی
وہ دیوانہ ہون مجھ کو قصہ گر ہو سیر کا	نخل کر چھیلان کانٹی بھیا میں سی
جڑائی خیر سی اللہ جانباران لہنت کو	کلی کہ رک دی کس کس سی تیغ ناک
مقام ہران ملک ہی ہی ہم خیر	کوئی ناگی کوئی چھی لہجہ رہتا ہنر
نخل کہ گہری تہی بھیک پی میں گری	پہو لاٹکیا جام کہ لئی رت سائے
شیاطین نہ ہو خوف ابدل کج سچ	کہ ڈاکہ قافلہ میں مشیر آہی ہنر

کیا کیا فرائض دھک
 مرین عشق کلاہتے مارا
 عیب ای تو پہلی تو دوا
 ہوئی گت کلت دینا سی قض
 برکی زندگانی دنا کا
 تہی تواری کیا پانی گی قات

کہ دل دینا پو کی نہ چھی
 کوئی ناگین جہت میں جی
 لکائی تیغ سے نول کلا
 کیا لہنت کی پوری
 لکائی تیغ سے نول کلا
 کیا لہنت کی پوری

باز بستاند تا جانم بپوشد
 بجز آنکه بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم

باز بستاند تا جانم بپوشد
 بجز آنکه بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم

۱۲۵

باز بستاند تا جانم بپوشد
 بجز آنکه بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم

مینیم بجا اگر ای سنگ سستی شکر
 جرس خاموس نهو گاجه سنج جانیکا
 صدت انبار کردی مو تو کولای سکر
 چیا و چیره و دیو چیا و پرنی سکر
 بجی سهرن بی چو سون تو سکر
 نشیر طائر جان کای شاخ تیغ قاز
 گایای قاندا کی جرس باقی سکر
 زراعت سکر دین مشیر شاد سکر
 پیرگی داب کی مانند کاسه سکر
 گان حمله بلبیس سلی کی سکر
 کیاشانه جو زلفون مین قوای حمله
 کر کسلتی سهرن سکر

او شکار چو لای سستی سحر
 نهین سحر کی ز خاک سحر
 کهر و کار سحر جو سحر
 دل مجروح کو کیا و کیهی سحر
 ده سحر و مین سحر
 میباید مردن سحر
 عدم کور و روح سحر
 نهو کیو کو خط سحر
 سحر غم مین سحر
 دوما سحر
 هوای سحر
 ده سحر

اسیر آناهیتا بانی بی اهل اسکا

باز بستاند تا جانم بپوشد
 بجز آنکه بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم
 و بپوشد چو بپوشد سر و تنم

کون چون گویا کوی بهر وفاقت کاهن لایق جان و بس پیر
 روی یک جنت کی دم چو کز کوه بکوه دور
 باون ده ایداد دست بدو نهشت
 دایه دیتی بین پیر چو کز کوه بکوه دور
 تم اگر که کلاه دانه خال

گمان نه خربت کیون شمشیر قاتل بر	
<p> روانه جان ببخشید که چو طاق گئی جب سیر کوبی یار به صید چون مبارک خضر کو امی ت لذت با چو مقرر راز چو جاکا، افشا سم گویا اسی افیت کب سکی طبع زک و کهای صوت مقصدی تیغ کشید روانی کیا طبیعت کرمی که درین بنایا شمع روشن بر تو جانان کج کل ترمی مدکی پیشان ایسی دم عدم کو چو خط گنج سلامت گو گویا سه نوح جانان من اگر که نظر آیا عدم سی ادنیان بکافر نیست </p>	<p> مسلمان می بین خیر نه اکی تان گمان غرض تربت کاهن خوش جان هار و دم نخلهای شمشیر قاتل بر که بهر آتی من آنهمین صید نه اکر ترپ جانا هون آواز گوی مین که حبسی هر موی جادو بهی تا روان که نه کوشی اگر آجای حل بجا گلچین کو بر و او سکا و کافری که در یاسی شکل کیمیشی من سحر نه رهن اهن یکمانه یا چو تو سمجی هم که هی تیغ بر نه دوش قاتل مسافر کو تلاش آب نان کی ای </p>

طایران عربن آیین لوت
 سونین من اون انوشی بیک
 بهر کس که کوهن من دوی کشت
 صفت خانی من یکا دغل بش

۱۲۶

کج کسک شمشیر دل لوت
 کسک سیف ایسی بری میج
 بچیدن باز را آنهمین لوت
 قفس بنو کاکا نقصان

سیکون ساعزنی غم لوت
 سیری جرت دیکر کاباده لوت
 کز بی نوا فضا به چو کز
 غنای دریا به فضا به چو کز
 در کوه دین جبال لوت
 خطباتی کوری و دریا

در محل جاوه اندازان بیدار
 سید و ازلی طارحان بیدار
 چشم بخت خیر جان بیدار
 اسم اعظم موده تا شرفان بیدار
 عین قوت من سنگینه ریاح بیدار
 جانی دوزخ من سالیان بیدار
 بوجور که ریاحی گنا خون کافران
 در دست چاکر بیدار

شخص کی طبع نبوت بیدار
 سحر کث جانی گور بیدار
 سحر کث جانی گور بیدار
 جمع سبب با اجماع بیدار
 صمیمین خانه فرشتی ده بیدار
 شکر یک زبان بی بیدار

۱۲۷

باجو دوقی دهر تنوی زبان بیدار
 استلای نگر می زود و صیون کاش بیدار
 ای فلک جلدیال رمضان بیدار
 فکر او لا شیه انسانکی می لازم
 نام چاکر تو زانین نشان بیدار
 تنگ بی صبر می می بیدار
 ای خدا و در دو جاد بیدار
 در فانی من عجب فکرات بی بیدار
 امن چاکر تو کی دل من بیدار
 کشته سالی من دلباز بیدار
 نازه مضمون کو ای طبع بیدار
 دصف او سیه دوقی کای بیدار
 صاف دوقی بوی بوی بیدار

بجای میز اگر برون استعد شتاق جوانی سی اگر طاعت نه مقرر کرد کیا کس گلبند و وصل کرا و بخت بند هزار و آن زویند سیکردن بخت بند فراق یارین که باقه هم چینی سیز دل آواره کو میری جگه و چین سیز	که چشم جوهر شمشیر بی ریتی سی تان مسافر تو ز تاهی وزه جاکر نصف تماشا بی او گالای کاخچه قرش محض یکسکی جنبش مرکان فی می شکون گمان شور قیامت که با شو غنا نهکا ماند مسافر شام که آیه بکون
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

برنگت که دور اول را آن خون بیدار
 اسیر و سحر کا دیو کا هو گیا کیا ما که لان

بیدار لونی سی به کمی شاهد رخا هو با پس کفری محبی خاطر دینا ری صورت آینه محض من بر زانو کی دهن یار کی لکمی سی صفت یارین باتین همی جو کیا که تا بنا چکنی کلنی	جان مرد و نسی چپاتی پوسیا هو رو کجی کو من جابا هو کلبیا هو خود تماشا من هو امجو تماشا هو گم نهو جائی کو تر کبیر غنقا هو غضب آ یا که جلا آج و ده رو کها هو
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ای خدا و در دو جاد بیدار
 در فانی من عجب فکرات بی بیدار
 امن چاکر تو کی دل من بیدار
 کشته سالی من دلباز بیدار
 نازه مضمون کو ای طبع بیدار
 دصف او سیه دوقی کای بیدار
 صاف دوقی بوی بوی بیدار

دلی کی موت سے پہلے ہی موت کی آواز دے دے
 دلی کی موت سے پہلے ہی موت کی آواز دے دے
 دلی کی موت سے پہلے ہی موت کی آواز دے دے
 دلی کی موت سے پہلے ہی موت کی آواز دے دے

ایک نالی میں جو اطرہ تماشا ایل ہم تر ہی تیج کو کیا یاد کرتی قاتل صرصر آہ سپر جو فلک پو پہنچی اوتری غصہ کبھی قوت آؤ پھیلتی شوختی کی سبب عیش و شادی ہزار جوش پر یون جو روز ہا قلم ا کپ گیا جی بچ کی لیاؤن ہی اسم اعظم وہ لہزار کہ جسک پر کر اوس ناک گوش کو دیکھ ہی صد ہی ہو وزن کرنی ہین ملکین محل اہر بوسہ خال جو روگی تو فبا حرکت ا	جنگیا چرخ ہند و لالتہ و پالا ہو کر پانی پاسبون کو چلائی نہیں بامو کر گل خوشید ہی خر جانگی گشتا ہو کر دیو بنجانی ہین کیون آپ کنہیا ہو کر می ہی آئی کہی ساغر میں کمر ہو کر پیشہ ابر ہی گاکھ دریا ہو کر پہوٹ جانی کہین کجبت پھوٹا ہو کر زہرہ پو پہنچی سراسر فلک ستار ہو کر خود نخل آئی حباب لب بامو کر ٹوٹ جائی گی ترار و اہی کشتا ہو کر سفت نادان ہی جانی ہونا ہو کر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سرکشی عالم ایجاد میں بجا ہی ا سیکڑوں خاک میں پھان ہو پیدا ہو کر

بن جہاد کی آواز میں سنو بھائی
 بن جہاد کی آواز میں سنو بھائی
 بن جہاد کی آواز میں سنو بھائی
 بن جہاد کی آواز میں سنو بھائی

۱۴۸

ساقی سچ کا میاں آسمان
 ساقی سچ کا میاں آسمان
 ساقی سچ کا میاں آسمان
 ساقی سچ کا میاں آسمان

خجائی خجائی خجائی خجائی
 خجائی خجائی خجائی خجائی
 خجائی خجائی خجائی خجائی
 خجائی خجائی خجائی خجائی

ای که در این دنیا می باشد
همی است و همی می ماند
همی می بیند و همی می شنود
همی می خورد و همی می شود
همی می بیند و همی می شنود
همی می خورد و همی می شود
همی می بیند و همی می شنود
همی می خورد و همی می شود

فردی چای توت که با دهنش چای
بی رویه بجا بود و دستش چای
چون گل که بی گلستان چای
ای ابل حق که با دهنش چای

دریای عشق کی چلاب و آفتاب	غم کاس پهر پوٹ پڑا حباب پر
مونه سکوٹ پهری کیانہ کجی	بنفانہ ہی مہر ختمی شراب پر
جس غم میں کہ رنگ طلائی کا صفت	تختیر سیکھے ورق آفتاب پر
غم سی سیکھی تند مزاج کو کام کیا	ہستی ہی اک گر خیمہ کباب پر
مار عذاب نیکی لپٹ جائی باپون	رکھون جو باون جادہ راہ تو آب پر
دنیا میں جو نصیب ہم اغوشی تیان	راضی ہون میں فشاں لکھی عذاب پر
ہی عشق تیری وی کتابی کا کیا آ	اک پوست رگیا ہی جو با کتاب پر
اچھا ہوا گ ہی ہی جو ہو آگ کا جلا	ساتی پلا شراب ہین پھر شراب پر
قدرت خدا کی ہی گل حسنا ریا پر	بہ چوڑو روح رسالت تاب پر
ہو ما ہی جب سوارہ مہر سپہر سن	خوشید و ماہ مٹی میں اکھیں کباب پر
ساتی گز کہ ہی بادہ کشتہ کو بیا میم گ	لپٹا سیکھی تیج کا ڈور اکبات پر
روشنہ کوٹو کیا کوئی ہبا لگا کی	پڑتا نہیں غبار رخ ماہتاب پر
دولت سی وفاق اور ہنچ نیامین حکم	سونیکی لوح کتبی سے زیبا کتاب پر

۱۵۱

ایک لکھ پیر زبانی ہو جو اک
قطع واجب زبان ہو جو اک
ایا وی آنند روپنی صفی کا
کیون نہ ہوتا سکنہ کافن ہی
ایا خالت جو ہی لکھتے تو شکی

ہکت شک نہ گئی غن ہی ہا
ہکت شک نہ گئی غن ہی ہا
ہکت شک نہ گئی غن ہی ہا
ہکت شک نہ گئی غن ہی ہا

روح بوجا کی
روح بوجا کی
روح بوجا کی
روح بوجا کی

یار من تو بهمنی کا سہارا بن
بہنش کردن کا ایک فری پسرین
ایک بے بیج دو بار ازین
یالای عشق صوفیہ بن
درد ستا کو تو کار ازین
اوسکی رضای سر خط جہاں

ایمین برج که دیوار ازین در
پایای عرش صاف و منتهی
در دستار کوی تو کار ازین در
اوستای صای سر خط چهلجانی

104

تصنیف فی صنایع و معادن
کتابک نافع عن معانی
و کرمی و یونان و خوارزم
و کرمی و معادن و صنایع
و صنایع و معادن و صنایع

مجلس

ما ننذیل جائی دیوار دار
کسی کی گلی کا پارہ بی عین
کچین جو یہ لال گلزار
وہل ہو نہ رعلوہ اسلام میں
کبھی میں جابست نہ دار
ثابت نہیں دیگہ دار
طالب و مدار دار

لایا میں باغ خدی تار و زر
 پختا میں ہنہا و دہنہ
 پختا میں توبہ تیری انگار و زر
 دل بیہوش کی گفت شک و زر
 کون کا ہول باغی دھار و زر
 میں ہی بہت پیچھے ہونے لگا

ہم کالی کو سون جانی طلب میں پر سبھ زبان بارش سحر و گیا	وہ شمع ہی جلا کی نہ لائی ار جب کے نظر ستارہ بنا لہ ار
-----------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------

پستان سی قدیار فی دیوانہ کرو یا شاید سیر سایہ جن تھا امار

بلبلیں کہا تی میں گل خسار تشاک وقت سجدی جبکی اعضا جو سکی پاک حاجت اسباب کہتی میں جانی تر گور پرستی تو را اکی مناسی کہتی میں سب گد جو سرخ فغان بحر الفت میں کوئی کسطح چار و پا قاصد اکہیہ نہایت لسی کی عرصہ خوشہ انگور پر شاید کہ پڑ جائی گاہ صرصر اندوہ باران الم سلاب غم	گل گریبان چاک کرتی میں ہی تشاک سب سے سیارہ حیرن مگر گہنی فداک عیسیٰ مسم گیا فی دیوان فداک ہم یہ سمجھی آسان ٹوٹا سا خاک جہر ہا ہی خون ہمارا خنجر خاک دھڑکتی میں تیغ موجیں پیکر پاک دیکھ لینا ہو اگر اب بھی آؤ پاک ساقیا جاتا ہوں میں گزار میں تاک امی فلک تنی بلائیں ایک شاک
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۵۴

کیاں کہی کی اپنی مری ویر
 میں سببوں ایک سرخ بار
 شامی کسی قتل پائی پیکر
 شامی گل نام سطرین
 کیا ہی بیداری جو گل
 ملوارا نہ ہی کی نہیں چلا خوش
 کہنی جنت میں خون آریا
 زہا توان شش شاخ چلی
 رویش ہوئی می می

زہا توان شش شاخ چلی
 رویش ہوئی می می

حیات کی ہر گھنٹہ کی ہر لمبائی و کھوٹائی
 زنجیرِ حیات کی ہر کڑی و کڑی
 حیات کی ہر گھنٹہ کی ہر لمبائی و کھوٹائی
 زنجیرِ حیات کی ہر کڑی و کڑی

اگر شہنشاہ کی
 فاضلہ شہزادی میں
 مرنے والی ہو تو
 شہنشاہ کی شہزادی
 شہنشاہ کی شہزادی

سایہ گورین میں بادشاہ وقت ہم فنون میں ہوتے ہی چنگی ہو سبزہ پڑجا تاکہ تاش میں تو جوتا خلی بعد مرنے کے تیرا تیر دل پر پور ہے رتبہ اعلیٰ ناپی لاکھ ادنی ہو بند ساکن ہے دل میں وہ شاید در شہر دیکھ کر اوس شہسوار حسن کو مرنے میں فیض ہے جام میں کیا اوس شہزاد کا وا کہ اس نام سے میں ساکن ترین	چتر شاہی کا گمان ہوا سب پاک صبح کیا گل شہر میں گر گیا چکر کس طرح پڑا خطا دیکھی اوی لاشناک چاندنی ہو دھوپ اگر آسماں خاک خاک اوڑھ کر کوئی چلتی ہی لاشناک صاف حلیم گمان ہے یہ نہ ہو چکر روزی شمشیر کشی میں کلی فرنگ کسی نہ رکا گان ہی کسی دولاک پاؤں پہیلی ہوئی تی میں خاک
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۵۵

کتبہ مرقمستی میں ہم تخت بیلان پاسیر سرچہ کای ہستان سید لولاک پر	
وہ طائر میں کہ روتی بہار باغ عالم دیا ہاتھوں کا دوسرا کیا شفقت ہم	نشیمن شاخ غم پریشان ہے نخل عالم سخاوت لگانے لگاتے گور عالم

تباہی یقین ہی دڑ کی دہشت
 بے نیکی کا بول کی تم اولیٰ ناز
 فوری کی زباہر دنی سوز غم
 پانی نہ بہر فی ایاب چاہ جا
 کیونکہ سلاوت ہنگامی بار بار
 باریک کس طرح مرگے ہون
 نازک خیال میں ہون مرگے ہون

وہ بے گھائی کی ہولی ہولی
 وہ بے گھائی کی ہولی ہولی
 وہ بے گھائی کی ہولی ہولی
 وہ بے گھائی کی ہولی ہولی

کجاست که زاری بر بویای مستی بویای مستی
 سرخ کی ز تازی کی ز تازی کی ز تازی کی ز تازی
 حرف زنی است بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی بویای مستی

بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی

۱۵۶
 بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی

خدای قادی آخروه پروردگار کیا دم بر می کیا آنکه بخوار کی ساقی ساغر فلک کجا جانشین نالی هماره عظم حقیقت مین و شیطان کزین کجاست بجا آنکه چون کوه میری شک با دم هزارون مین تو هم یک شت نکال دم فلک ندوه بر تو نالی آگهی غم گمان سیاه کاس کجاست هو گشتینم نظر کوهی چنین کوهی چشم اعظم تاشای نیل عاشق هوا بیول تنم گدازمش جود نیل بر اصدمه بوم چراغ اس سوکای هو کجاست حرم پیس کوهی سراج صبحی شش عظم	سیاهان کی قسم بگزار اولی تنبستن زمین کی سیروس مین سرگردان تنبستن زمین کجاست کجاست کجاست کجاست هماره طبع مضمون کجاست کجاست هوی سبب خبر بزرگ هوی صل کی صوت پیس کوهی کجاست کجاست کجاست مری مینی کجاست کجاست کجاست هوی قیاب بسی لاله گل نری مینی بزرگ مهری کجاست کجاست کجاست مراد ناپسند خاطر محبوب کجاست او طهی کا داغ دل کی سطح کجاست سخاوت سی لانی نام روشن کجاست بلا با بام بر بوسنی تو با بام بر بوسنی
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی
 بویای مستی بویای مستی

[illegible]

بسیار از آنکه کسی را در این میان
گفته اند که اینها در این میان
نظر هم حال من واجب است
زمانی من با بعضی حاصل شده است
تیمی کی بسبب در این میان
نهار ای چهره و عدد و کونا را اول

۱۵۸

سنگین کلمات افغان کی کہانیاں
 مسند کا گانہ کہانیاں کی کہانیاں
 مسند کا گانہ کہانیاں کی کہانیاں
 مسند کا گانہ کہانیاں کی کہانیاں

ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا تھا

سید الشهدا علی بن ابی طالب علیه السلام

گمان های بیخ کای خاکی را بخت نامیر
 بهر هوا که رفتی کارنگ نامیر
 ای کجاست این ناموس داری بیام
 که روز خسته نه بکلون جاری بیام
 زین چون کار میرود

غمناکی اگر کسی زبیر
 و بیخونی که با لفظ خن
 صفای دل بی موم چون
 که می قیصر و فک ناخن
 پونی او مده فنی با
 شش از شش و فک ناخن
 خدای واسطی سب چون
 که سب از شش و فک ناخن

خدای واسطی سب چون
 که سب از شش و فک ناخن
 خدای واسطی سب چون
 که سب از شش و فک ناخن

سیکون سرخاب تی هر طبع مال پیرایش می خجک طر سیا بر هی صایت سیرنی می ای جابر سرکب شتاب کا دمو کا مهبابر بار و تر جاردن ججهون کشی و لب و طهر کردنی مین کا نطی مهبیان لای لال سیکهولی هوئی مین نشتر شتاب ورنه موی کونین کشتی کی حباب آینه مین نگ چپا مین جهر مهبابر روز جاتا هون حسین آبا و کای ابروی جانان کا دمو کا هی مکرع شتاب هی گمان شعله جواله هر گردابر ویری هم هی کهری مین کی ستاب	از و حامحت ل هی پیده ر آب هون مین مضر می کب مین بیل و مری پیشان جان لان جکر بحر کی شب تها جو میر طلیه خزان ناقوان مین شل خن طلم کیا هون دیوانه کز مابون اگر مین آب سرخ بوٹی او قیاسی سانی پیرین هی گرا سبانی فقط آقا عالم کی طیل کس می و تشبیه و سکی جهر پر روز کو اس توقع پر که شاید می و مای حسین سجدی کرا مین جومین سجدین کرایچ کس عکس ر خنی وریا کو منو کرایا اسطوف هی کی گمان ارجی مین
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کجاست جوم کا انا شرا خانی
 خفا جاب مین شکیانی خانی
 جلیانی کوی پر اشرا خانی
 کون مین شکر و سید و اسان
 کون مین شکر و سید و اسان

کمان کمانی کمانی کمانی
 کمان کمانی کمانی کمانی
 کمان کمانی کمانی کمانی
 کمان کمانی کمانی کمانی

سیرا کی جانب سے لائی گئی جان
 ہزار ہا کی طرف سے لائی گئی جان
 سیرا کی جانب سے لائی گئی جان
 ہزار ہا کی طرف سے لائی گئی جان

جہان میں حبیب و صوفی کا قد و دان
 جہان میں حبیب و صوفی کا قد و دان
 جہان میں حبیب و صوفی کا قد و دان
 جہان میں حبیب و صوفی کا قد و دان

چاندنی شب میں چمک رہا ہے اہل دنیا کیوں فلک سی نہیں آگے لاغری کی ساتہ اپنی بھاری سی موتی آجی فرمیں ہمیں چمک رہی کب ہن اہل صفا ہو کر کسی زریں حسا افسانہ اگر ہوتا مزاج رنگار	لوتی ہی سانپ کی کیا سیتہ تیار برہمن کی ہنہن دھند اور قصاب پر تن میں مضطرب ہیں کہیں جس طرح خواب کہ تہمت ہی ناسخ دیدہ ہو لاکھ کچی خط پر رہتا روغن آب کشتے درویش چلتی موتیوں کی آگ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۶۳

میری اغون سی می انسہا نہیں سی
 کیا ہوا گلشن سی ہا آب و تاب پر

سیرا کی جانب سے لائی گئی جان
 ہزار ہا کی طرف سے لائی گئی جان
 سیرا کی جانب سے لائی گئی جان
 ہزار ہا کی طرف سے لائی گئی جان

کر باندھی ہی کیا اور پانی پانی خبر لی ہی سچا اپنی بیا محبت کے وہ شاہ ملک شوہر سی پر آج ہمارا لڑ رنگ پیدہ منع دان نصیری میں وہ بانی ہی راج	نظر سطل نہیں اور سکھ ساری پڑا رہتا ہی دسی کی طرح جاری قصد بادشاہی کہیں نہو میری اگر مٹیا کہی تھک کر تو باہم کہ نکسہ ہی ہمارا کوہ نکسہ کی
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سیرا کی جانب سے لائی گئی جان
 ہزار ہا کی طرف سے لائی گئی جان
 سیرا کی جانب سے لائی گئی جان
 ہزار ہا کی طرف سے لائی گئی جان

سید دولت بی بی خرمین بن دوشنبه
 ای ازل ای سان کا کشتن بلای
 گردن نه آسمان حسن بی بی خرمین
 رکبان آسمان دودار گان بلای
 زندگی پر کون کنای خرمین
 کشتن بلای خرمین
 جان خرمین سودا آید بلای

و فاکس سی مجبوں گے تم کے تیز بدن میں عارضی ہی اتفاق جابر مسانہ ماہ کنعان کا غیرت لینی کا کیج نہان دولت خد جانی ہین ہلال حرم و محراب ہم ہی موت اڑ کھد پر خشاہہ چہ مر جان کا روشن ہو مریض عشق میں کیا اور سب جابر ہی دم شیرستی اونکلیان با حق ظہم ہو بجاہی شک گراویں شیر خرمین فتن لیکر اگر صا دوسوی باغ نکلا	بنجا ان جعفر و شونکی ملا گندہ مہی توقع کس سے کہی جاوے ہشت پیر یہ دنیا ہی جس میں شک ہی ہو پیر ہلال اسد انکا ہی باطل حرم پیر تہا ری تیغ فی قضہ کیا ساری کہ ہم فی جان ہی ہی کی خنای تن پر داغ گلزار فالین جابر پیر سمجھو ڈال ایل لٹا اور گولامی شکستی ہی ہمیشہ ال لکونکی مہا ہی لوکل دینی لکے ترا و سکودیل کی ہائی
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا اوہا لجاوی تم یہ مکان بلای
 بل ہای ہر گردن حرم دیدار
 کب تک سب کی بی بی بلای
 مود ہای کیسویں ہین نہ دین

۱۶۴

چل ہای دیر سی ہیان بالاج
 کسے لاف کا سبب ہشتان بالاج
 مصلحتی کی آواز ہشتان بالاج
 حرمین میں تین تین ہشتان بالاج

غزل کہو کی اپنی نام کی غیر سنی پرسی ہین اسیر اہل سخن کیا کر مادی گدا ئی پر

کم ہین عورت سید اصلا ساغر ساری عالم کو دکھانا ہی شاعر

پانڈی بی بی بلای
 دیکھا دیکھو ہین بلای
 مچھلی ان بلای
 بلای بلای بلای

باطن میں اتصال، ظاہر میں
 کلمے و اراد میں یکساں
 کتبائوں میں سب یکساں
 ایک راہ و جاہ و شہ
 خطہ سب میں یکساں

145

دل تو تپای گوگردین بادی ز فو
اس اگر بھی گا تو او میں بھی
گیو کا واسطی نہیں چاندنی
حیران ہوں یہاں خود کو
شہر صلیب کین پر اس خود کو
یہاں

ہجر من رو کا کیا ہو گا دلاوا غ
 فرقت یار میں کیفیت صہابی
 می طلب کی تو حیدر خاکی کہا سانی
 ساقیا باعثِ غم ہی مجھی کمطری
 وی فیاب ہین پہی کی چلو سانی
 فرقت یار میں شیشہ ہی بغل کا پٹوا
 کسی اکھنوں لکیشن کو کیا مینجنا
 تیرا چنا ہی فیاب کا حلا سانی
 آنکھ اوٹھا کر بنی کہی کی پیو غریب
 تیکہ سست تاثیر سی پانی ہی سزا
 بعد مردن ہمہ نجا نیگی مری سچو
 تیری میخوار کو ہی تہہ موسیٰ صل
 مست کرتی ہی ہوا دشتِ جنجی

بیس کو این فیکہای جن سے بیادمانین کوئی نہ بخورای فیکہای جن سے بیادمانین کوئی نہ بخورای فیکہای جن سے بیادمانین کوئی نہ بخورای

حسی و دلی سوت کی یاد کو بھر من
 طرب من جو شیدا ہو یا دلی دوز
 پیمبر من ہر پاس اجل دلی ہو
 ہر دلی کی یاد کو بھر من
 ہر دلی کی یاد کو بھر من
 ہر دلی کی یاد کو بھر من
 ہر دلی کی یاد کو بھر من

ہون و نہی اور صبح و چہینا
 خضر کہتی ہیں ہنیا و مریا

محو نظارہ سانی ہی ہر طرح اسیر
 نیکیا ہی ہمت چشم تماشا ساغر

مگر میں ہم فرغ عارض ہو کر شعر کہتا ہوں نظری اس پر ہی مصیبت ہرین اہل بیت کی امی طیبہ پوش لکنا ہرگز علاج عشق گیسو میں کیا کھل چل موت ہو گیا لذت اہل دنیا کی غیر چلتی ہیں اٹھا کر پانچویں کی شب یہ مالی کھجی اوسکی سواری کی بہر ادھر تابی غافل ہر سیل مانگ کا دیکھ کر توں پر پوچھو روح موسیٰ کہا	ہی مصیبت دمن کنا ہکو کوہ طر طائر مسموم ہو پڑا نہ چرچہ طر بیشتر دیوار گرتی ہی سر فروز ہو کف و ریا اگر مپا ہما ماسو سطر جو ہر قوم موطرہ ہوا فخر شہد آتی ہی آفت خانہ زنبور بیڑاں چلتی ہیں آپہی سر فروز آسان نقارہ ہونیل شب بچور دانست ہلو کاسہ زخم کی انگور لو ہوا بر جلوہ برق سجلی طور
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حسی و دلی سوت کی یاد کو بھر من
 طرب من جو شیدا ہو یا دلی دوز
 پیمبر من ہر پاس اجل دلی ہو
 ہر دلی کی یاد کو بھر من
 ہر دلی کی یاد کو بھر من
 ہر دلی کی یاد کو بھر من
 ہر دلی کی یاد کو بھر من

۱۶۶
 بھوکا بہان بھوکا
 گلزار کربین چچ چچ
 جگر زلف تو صبا و صبا
 یوسف زلف تو صبا و صبا
 جو جام بہر اتنی گل بہانی
 جو جام بہر اتنی گل بہانی

لاغری وین و چاکان بل بھینا
 غم ترا ای خوب عباد و عباد
 غم ترا ای خوب عباد و عباد
 غم ترا ای خوب عباد و عباد

میری نالوں کا خون ہر گز نہ ہٹے گا۔

کسکه دونه درون بران منی
 کسکه دونه درون بران منی
 کسکه دونه درون بران منی
 کسکه دونه درون بران منی

هی جهان نظاره خساره بر نوریار زاده وزه دریائی سیاهی گاه گاه دل هوا عکسین بنایت سگ کج عبدل باغ حبت کانی که تا هسی هنر نی و نی زلف و قد یار کو و کها تو آینه خیا بعد مردن روح هی گنجی تیر سی انسی خون تو هاسی بر ای نسی چای قامت و کسبو کو تیری تکیه کنی حق	هو کلیم الله پروانه چراغ طور هو عبت نازان تم اپنی مسی تپو گنج لثی کا بڑا صدمه مو انجو بر سانپ کا بگو گمان مو تاپنی لثی طفل حق ہی است شاه ابوالنصر باد کس مهن فاحه مو خوشه انکو رشک ہی چها لوبو میری حشمت انکو هم یہ سجھی حظه گیا ہی سانپ نخل طر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یوسف مسر کا طالب جمال مطلوب
 حشر کی دن و نوح ناله حال اسیر
 کیا تانیا ہو جو انی کنی تو انی
 چہ دیکھا دیکھ تو تم لکھن مایا

۱۶۸

بسمک ہی تروسی مطرب میں کیفیت اسیر ساغومی کا گمان ہی کاسه طنبور پر	نظر مڑنی ہی جیون کی تیری تیری جو پر خان نشین ہا مال مل عالم خط پشت لب محبوب کی تعریف کرنی
----------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------

پیش نظر ہی طوطا پر کمر
 آبی سر حال سے ہون کمر
 ہوتی خوشہ انکو ری طوطا پر
 ہون وہ دلین غنیمت کمر

کندی رنگ کا لوبہ حیا چہ
 کندی رنگ کا لوبہ حیا چہ
 کندی رنگ کا لوبہ حیا چہ
 کندی رنگ کا لوبہ حیا چہ

نظر آید به دو شعر قائل بود که

ای غبار من چون
کین من این دو بین
کیم سو افادیه کیا دار دشمن
کس قدر چش منهای که ای
بانی بانی های تو ای منهای که
بند و کجا برین یاد مومن

K 14.

[illegible]

عبدالحق صاحب مہتاب
شیخ اسلم حلاوتی
فیضانِ اسلام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

چون بادهای سیاحان سوار بر کوه و دریا
بکسره رفتند و بیکجا چون چرخ
ازین غایتی ای ایسمی بر
کفن کوبانده می رسد از کوه
جهان کوه سحر گم رگ می بین
لبس غافل و فرود آید نو کوب و کار

کونے کونے میں لپکتی ہوئی آگ
 ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے

جس صبح ہوئی دولت سی آریہ ترکیت بن کم نہیں مت غل سے ہم نرم ہی بچاں تہیں چاہیے کیونکہ سخن تازہ نہوتا رکھنا پروا نہیں کرتا ہوں فقیری میں تعریف کری تو بڑی قدر سخن کی	ہمراہ چلی ہم بھی مکرس کے برابر میں پانچ حواس اپنی محسوس کے برابر محفل میں بیٹھو کس فاکس کی برابر ہی شعر یا میوہ نورس کی برابر چادر ہی گزی کی مچھی اطلس کی برابر ہو جای مثل ہی مسک کے برابر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تو آفتاب کی لٹک ہوئی باریک
 جو دیکھی انداز ہی ہر طرف سے
 کسی صاف دیکھو تو دیکھو
 لگو وہ آئینہ رو میری کہیں آئی

۱۷۲

نیزہ جو اسیر اسکی کتاری کا ہے گنا
 آب دم ششیر ہی ہر سن کی برابر

ہو جائی دسترخ جمعی چشم پر تار نفس مرا سبب زند کی ہوا اندر ہی حرارت مل ہو گیا کباب شرمندہ میری دیدہ گراں کر دیا سر سبز اس حین میں جیشیہ ہائی	روشن کروں چراغ سلیمان کو تہا بنا سمند عمر کو اس ماگ ڈور پر بیٹھا جو طائر اکی مری نخل کو پر کچھ بن آئی ابرسی اس نور شو پر جرنی ہین گور زربت بہرام گو پر
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گمان خانہ آئینہ ہی مری گلاب
 وہ بادہ کش ہون چوچن چوچن
 سب کو بادہ امتحان کا ہے
 گرا رہا ہی نظری جو پیش قیامت ہے

گمان رنجتہ ہی صبح صبح
 شہر کا ناخوش جان کا ہے
 ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے

سرخ چای سبزی کجاست
 سبزی کجاست سبزی کجاست
 سبزی کجاست سبزی کجاست
 سبزی کجاست سبزی کجاست

کون کون کون کون
 کون کون کون کون
 کون کون کون کون
 کون کون کون کون

۱۷۳

گشت گیاهی شوق
 گشت گیاهی شوق
 گشت گیاهی شوق
 گشت گیاهی شوق

روشن کرد چراغ شبنم کی گور پر	روند و کبھی تو پای گلزارین خلی کو
طاؤس داغ کهای مقرر چکر پر	موند چاند ساد کهای و جوهر کالی بر لب
غاب گمان ہی تی ہندی کی چکر پر	سینہ سی میر و لکھو چالی گیا کوئی
کرتی ہن اوٹھینو کو قلم پور پور پر	آتی ہن اوٹھینو چو مشتاق ہا ہر
آخر کو آکی بیٹہ رہا میری گور پر	آفاق مین جگہ غلی غم کوست کہیں
آتی ہی میری گھر مین کی گھر پر	ان آنسو نیرات کیا کار پاسبان
نیلی ہوئی ہی چادر مینا گور پر	ترہم غم فراق کا اندری اثر
کیا کیا چکر رات گرا ہی چکر پر	پٹھان چودہم زلف بچا کردہ ہا ہر
کھلی یہ کسی کی لب دریا شور پر	شیرینی دہن کتابی ہی جاب
کشتی ملی تو فاختہ خوان آئی گور پر	اشکون لی گنج قبر کو دریا بناؤ

خط سیاہ یار تک آئی نہیں ہی لطف	
رکھا اسیر مارنے سرمایہ مور پر	
طبع بلبل کی مہر ہی مین اگر فریاد دیر	ایک ن بکلی کسی کی خانہ صبا

ایک ن بکلی کسی کی خانہ صبا
 ایک ن بکلی کسی کی خانہ صبا
 ایک ن بکلی کسی کی خانہ صبا
 ایک ن بکلی کسی کی خانہ صبا

اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی
 اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی
 اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی
 اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی اوس شمع کی کھڑکی

دل مرا مال ہوا و سکی قدرا و پر پریشانی میں جو چاک قفس سے گری رونی شت اہل دنیا کو نہ کہا عہد پہرے پہرے دشت گرد میں جاگتا کیا تعجب ہے اگر تاثیر جذب عشق سے پوچھتے ہیں باغبان کس سے گویا ہوں وہ بیل جھوٹا سیر کی حیات نہیں ویکہ لوسشوق سے تڑپتا نہیں گو کہ ہوں آزاد ویر عہد سیر سے ت روشنی کرتی نہیں اگر اگر شیر تو کیا سب بیان کا خانہ بازی طعنان ہے بھر دوسف کا گرتیری ہی لہن ہر جا کاٹ کر بھر مہر سلیمت پتیا لگا	ہی تماشہ سر عاشق ہو گیا شمشاد وہ پہلی ڈر اور کر سوجی بن صیاد رشک ہی ہو گیا اجماعی درزا و رحم اجا ما جھکو بگہری ہزار پر چشمہ شیرین وان مہر قد فرما و مریان کرتی ہیں کو کو بختین شاد سیکون کہا ماہون گل خسار چنیا شاخ گل مرطیلین مہن مریان شاد شبانہ ہی حست خانہ صیاد ہی چراغ لالہ روشن تربت فرما و کبھی کیا اعتماد ہنری بنیاد اسی جہس آنسو گل آجی می فرما و رحم آتا ہے مجھے مادائی جلا و
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لیکن یہ صفا بین بین کی بار
 روشنی افان ہی گویا دوشید
 لیکن بین ہی سرنی بونی برا
 کسطحی اس کے سہارا نہ

۱۷۴

وہ تھیں عالی ہی سہو کیا
 وہ تھیں عالی ہی سہو کیا
 وہ تھیں عالی ہی سہو کیا
 وہ تھیں عالی ہی سہو کیا

درکار نہیں طول کے مین سخی کی
 درکار نہیں طول کے مین سخی کی
 درکار نہیں طول کے مین سخی کی
 درکار نہیں طول کے مین سخی کی

شرف رگهای زمین و زندان سیاهی
 ریاکاری زمین و زمین سیاهی
 صدق بین های لاله ای و زمین
 نظر کربانی زمین و زمین
 دلاور من و زمین و زمین
 دلی باطن و زمین و زمین

بد اصل من اسیر کیهان جوهر شرف
 کرتاهی کون سجده زمین کیف پر

اوس خلکی نازکی پی گل تاره بها	هر تار زلف رشته شیر اف بها
شبنم کی طرح است نشان کبون سجا	کم ہی نمود برق سی انداره بها
اوراق گل چین من پیشانی من	کیا گهیل گیاهی رشته شیر اف بها
هر دماغ سفید لاله گلزار فیض ہے	یاتی مین چاک حبیب مین انداره بها
تاثیر عشق چهره گلنگ یاری	اؤر کر مرا غبار هو اغازه بها
سببی کی دماغ و مبینی چاک چین	و اسی لتهاری و اسطی و اواده بها

جستی مین نعمتی پیر مین و اسی سیر
 صحن چین مین یہ غزل تازہ بهار
 رویت ز اوج

بخت نی کیا رات کبلائی مین	روز محشر سی سہی بڑہ کر شب و روز
چشم تر سیر سی و ہویا من سبکی	سائل آسا سائل بیکاهی مین

اصل ای سحر کی زمین پر
 کد مین مین زمین پر
 زمین کی لکیر زمین پر
 ہماری دماغ و مبینی

۱۷۶

ستار آسمان بگل زمین
 اسیر اسطی و مبین
 کہ او سکا نام ہی نقش زمین
 رویت ز اوج

دوہ غار بکری لکیر زمین
 ایک تو بکری لکیر زمین
 ایک تو بکری لکیر زمین
 ایک تو بکری لکیر زمین

جانب کی ہر شے مومن کی ہر شے
 ہر شے کی ہر شے کی ہر شے
 ہر شے کی ہر شے کی ہر شے
 ہر شے کی ہر شے کی ہر شے

<p>میری خون کو نہیں باقی ہی نہیں اس قدر صبر کیا کہ کیا کہو جانہ پی میں کوئی پردہ حیا کا چاہ فائدہ ممکن نہیں تقدیر اگر کوتاہ ہی کیا ہی اعظمین زرگی جلتا خون میں ہی سوال اس شے یہ پر گردون نہ چل ای فلک کی حکمت جو جہاں میں سحر کی شب جی اگر اوجھی عالم کی ب زندگی کی محض سی پہاڑی ہیں تیری انداز خرام نازی اقصیٰ نہیں ہی اشارہ یہ کہ اب دنیا کی کوتاہی جو دشمن عالم دشت میں کچھ نہیں عرصہ کون مکان ہی وقدم کا</p>	<p>کرتی ہی مجھ پر بیان طعن کیوں دراز رات ہو رہی قفس کی قفس گلشن دراز استیں کہ گریبان جبت ہو میں اس قدر دست تم کتابی کوین نہیں مثل اشرف وقت عوی ہی گردن ہاتھ کیا پہلا کیا کبھی دامن دراز قد کو تو کو نہیں درکار پیر اس دراز ہی یثرب اند گیسوی برف دراز عمر تیری مثل خضر او ترک افکون دراز سرو کا قد ہی فقط ای غریب شمس دراز پاؤں کو ریتی میں انسان کے دراز روز و شب خار سحر اسود میں راہ اتنی کب سمجھتا ہی اتوں میں</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۷۷

دیکھاری کرتی ہیں سر
 اوش آفت عالمی ضارب کی
 دیکھتے ہیں شریک و افستہ گزشتہ
 وہ تو یہ بھی فیدہ ہر شے
 کہہ دو کہ دین کا تو کیا ہے
 دل جگایا توئی اویں عالم

مشتاق رہتا ہے اس پر
 کہتے ہیں اس پر
 کہتے ہیں اس پر
 کہتے ہیں اس پر

دہلی کے ایک عسکر کے بیان پر
 کریم آبادی کے بیان سے
 دل کا ایک نیا نیا
 ایسے شرم کا
 ہی ٹھٹھکا ہوا

ایک سے کوتاہ ہوا جاوے تو فرج راز

۱۷۸

[illegible]

جان کبک اینک بختی بختی خنک جان
 سخاوت بیرون کز آن کس که جان
 بخشیدن بی سواد بیست خنک جان
 عین بخشیدن کجایان بیست خنک جان
 گرجان کجایان بیست خنک جان

دربار کوثر با یار اسکن کجایان	اس یارین آتی بی سواد کجایان
صبا وین بکرم کرنا کجایان	ماندی بیست مرغ کجایان
آفت، اسیر ابی به شرافشان	
ایسی نهین بندن هوا و آواز	

سار از زمانه آناه بی سلام	رستای کونی یارین در باجم
بهر نماز آتی این شجره خرام	بی خانه خدایین بی تمام
کرناهی و آه به خورشید کجایان	هونی بی و پرسی مرگ هرین
کی کام اکل مشرب بی کجایان	فانه تمام راسته روز و تمام
پانی کا جانور مو که کجایان	دینای زرق کجایان
جانامون کیسی بی نشی بار	کیا کس بکجه بدتا هون نام
کس و نباری دل من نهین بجم	خلوت سر خاص می کجایان
عاشق کو کاش قسمت سر جا بی	وقت تمامات هو صلت تمام
دو جانی بین فرار وین کجایان	مردون کو جاک کجایان

۱۷۹

دل سکا کی این و این بختی
 شکر صد شکر کی این بختی
 دوست دافق من و این بختی
 دخت از کجایان و این بختی
 و دخت من و این بختی
 کفری بی این بختی

بای دلی بی بختی بی بختی
 با دقت می بی بختی بی بختی
 با دقت می بی بختی بی بختی
 با دقت می بی بختی بی بختی

چالاک مردی طبعی
ملاؤں سی پل میں
کیا عطر لگانی سی
دور کہنی سی
آئی جو گہری سی
قدیر تو دیکھو کہ
کیا قاتل عالمی سی
کھنسی سی

۱۸۰

ایستادین بکسی خانی خانی
عظمیٰ عظمیٰ عظمیٰ عظمیٰ
عظمیٰ عظمیٰ عظمیٰ عظمیٰ
عظمیٰ عظمیٰ عظمیٰ عظمیٰ

مجلس ششمین

خاطر مایل بود به خفا و غیب
 در این سرزمین غیبی و غیب
 در این سرزمین غیبی و غیب
 در این سرزمین غیبی و غیب

روح انبیای سید
 در گنجای من سر ز قمار
 اسفند من لیل سر ز قمار
 در سبزه بستانان افشار
 در گنجای من سر ز قمار

۱۸۱

فیدای من گریه باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران

<p>داغون سنی من چون جلوه بر طوطا افضل کو جهان من سلا رتبه اعلی رستای ترسی حسن نیزنگ شتاق گیسوین پهنای دل پرواغ سلا هر ایک ستاره اعیان دواع کمان طفلی سنی من سنی دل دای عشق کسکی تن خمی کونای گانشانا آتی بی خزان فصل باره ای کی کوا بی پیش خدا اس دل پرواغ کاتبه رستای مچی خوف نه نیزنگ بیکان کچه حال بی نیزنگ جان مچی کهنای</p>	<p>تن پریمی تنگ قلابی بر طوطا کسب باغ کی پریم صفا پی طوطا کسب بی ترسی خمی کوبو ای طوطا یای دهن مارین جابر طوطا گردون بی بی دای دای طوطا بر بهی حوا دای تو او دای طوطا تیرون من شکر نی نگای طوطا گلشن من پرواغ برین جایی طوطا قرآن من بی سلی جایی طوطا او دای مرا زنگ صفا بر طوطا در کار ظم بی کوی لای طوطا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>همسری سیر اس دل پرواغ کاشکل هر چند نزارون نط آئی بر طوطا</p>

در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران
 در میان کوه و دشت و باران

کود و بیستای ده لوح کوبین نام
اینگه لوحی را می رسای کوبین نام
منظری ای در لوحی کوبین نام
کشته خرمی های کوبین نام
چند کوبین نام

کسی سبزی که با کباب
اسکی سبزی که با کباب
سبزی که با کباب
سبزی که با کباب

شوق جام می ہوا اس مہرِ طلعت کو کہ
چاہی جھینڈی بڑھ جائی شانِ بنفیش

معجزاتی موضع کی ہے
 صفوں تازہ کوئی جی جی خوشام
 یی پادشہ کوئی افسر کی تلاش
 ناسہ اور جاگ دست لک
 کون از تازی کوئی تلاش
 نے کی تیری کوئی جی جی
 ہے جی جی کوئی تلاش

این کتاب از سید محمد باقر است
 در بیان حقایق و معانی
 و کلمات و عبارات
 و معانی و کلمات
 و کلمات و معانی
 و کلمات و معانی

انقلاب زمین و آسمان قدر کمالی که کمال کوچه‌های زورهای اکی بی فقر و فاقا کالام دوی موش جو گوش شنو اگر کشتا کیون سرشع نه جلای خمی شای سحر	اسبابی جدا رنگ جهان درین ہی جو درویش دمی تبه دان درین کب کسی اوری کهیتی کیان درین ورق مصحف ناطق ہی زبان درین ہی سالی موی پروالی درین
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

روایت صادق

دنیا ای دل حرص که گردون خرمی عنوان طلب کری تو بنی امین کہا یا اگر چه سارانی کاہنی غم ای موت خاک گوری ہر ہی اسی شبا مستی میں ساقیا ہونے عالم غمی ہو کہو تو حال اہل بیان ہی کعب حیدر یا جهان ہر کر گرین خشک لب	بی داندہ بیستی ہی نہیں ساجی در پر ہتھار توڑ کی مٹی میں باجی سو قوف ابتلاک ہی شہناحی کب تک ہن کو کا سہا بن ساجی مہج شراب ہو گئی زنجیر باجی موت کی چھپی دور ہی تھا جی ہم شہناحی ہن شہناحی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۸۷

گرم کردنی ہر سہا
 قورہ کی ہر سہا
 صوت کاٹوں کی
 نقطہ سان کی
 باندہ کی
 ہون وہ ہون
 کی ہن سہا
 ہن سہا
 ہن سہا
 ہن سہا

موم باز دار کی ہن سہا
 کون ہن سہا
 سامین خوش ہو کی
 ہن سہا
 ہن سہا
 ہن سہا
 ہن سہا
 ہن سہا

کائنات کی ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے وقت پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے جگہ پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے طریقے پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے اصول پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے قانون پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے حکم پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے نصاب پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے درجہ پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے مقام پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے رتبه پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے درجہ پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے مقام پر عمل کرتی ہے
 اور ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے رتبه پر عمل کرتی ہے

قانع وہ ہوں کہ سیری عاجی ہجر قارون طرح جمع جو کرتی مین بال دانہ لگی جو ہاتہ تو خرمن ہو تلا مٹھی مین مثل عنجہ لئی مین جریض غیرت سی مکیہ قصہ رون لیس اسکا نہیں کوئی مصالح چمن برہنہ ہی ہر گھر ہی مین لوسہ فتن	دشمن کو یہی خدا کرے مبتلا حرص حاجت نہیں آہل دل کو سوجھی یہ ابتداء حرص ہے وہ انتہا حرص کیا گلشن جہان مین چلی کا پوچھی مین مبتلا و ام بلا مبتلا حرص کس طرح جائی گا مرض کا دوا حرص ایسا نہ ہو کہ محکموں مین کو اصر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اب در بدر جہان مین یا کہاں اسیر آئی ہاری موت ہوئی انتہائی حرص	بد رویت ضا و محبت
------------------------------------------------------------------	-------------------

عارض کی شفیقتہ مین گلشن کی چمن گل اپنی دماغ تن مین گلشن کی چمن حلقی کیسی لطف مسلسل کی مین	قیدی مین لطف یار کی سبیل کی چمن بلبل ہمارا نااہل بلبل سی کیا غن ہلکوی بحث و زور و تسلسل کی چمن
-------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے وقت پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے جگہ پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے طریقے پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے اصول پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے قانون پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے حکم پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے نصاب پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے درجہ پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے مقام پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے رتبه پر عمل کرتی ہے

۱۸۸
 بد رویت ضا و محبت
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے وقت پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے جگہ پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے طریقے پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے اصول پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے قانون پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے حکم پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے نصاب پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے درجہ پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے مقام پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے رتبه پر عمل کرتی ہے

ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے وقت پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے جگہ پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے طریقے پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے اصول پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے قانون پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے حکم پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے نصاب پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے درجہ پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے مقام پر عمل کرتی ہے
 ہر شے اپنے مقصد کے لئے اپنے رتبه پر عمل کرتی ہے

ہو سکی آئینہ کیا خاک و چار عارض
زلف کا بوجھ اوٹھی و سکی کمر بنی کر

دیو کی ایک قوم تھی اور جتنا خط
 شوق کی صفوں پر لکھا تھا خط
 اگر عارضہ کمالی تھا
 اس قدر بھی کہ چونکہ خط
 قاضی زوی علیہ السلام

سجده کی کلبا ہی ہے خط
 با سبیل کی کلبا ہی ہے خط
 پتیا با سبیل کی کلبا ہی ہے خط
 جاتی فاصد ہو اکا نور خط

خط میں کلبا ہی ہے خط
 اور کیا فاصد ہو اکا نور خط
 جاتی فاصد ہو اکا نور خط
 جاتی فاصد ہو اکا نور خط

<p>خط فی لہار می خشی می صفت لیکن ہا اچھین سفر کوہ فاشط کعبہ کا سا سا ہو اگر می صفت بہر خفا فطت ہی خفس ہر خفا فطط</p>	<p>و کہیں کمال حسن رہا فرال ہو و شوار اسقدر نہیں یوں کلمہ ہا پیر جا ہی یہ انکو اوسن ہو کو کو کر صبا دوسرے توڑ کی تنہی نہ ہا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ترتیبی کوئی الہ نہ کہانی قاسم بہت سی مرد کی لئے وقت ہر وقت</p>

روایت طائر مجھ

<p>دل مری سنی میں حسی نہ کو نور بی ثباتی چین ہر کی کرتی ہی سان کون بد آہ جو جرقہ جان میں کون سنتا کسی نکل پائی ریز فطس میں نہیں جو میری بادہ جلوہ محبوب سی ہم نہیں</p>	<p>تیر ہی سیر زبان صوت خجڑا سرور پر فاختہ ہی با سر سرور کیون و لا تا، مجھی ہر وقت مجھ کہنے تعویذ ہی سارا ترادفہ ہجو می مرا خا نگری سرور دیدہ و دل میں یہاں شیشہ</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۹۵

طائر مجھ

جاسا تو جاو لکھا ہا
 ہو بیدار کس فاصد ہا
 نا خدا کی کو بیری پروا
 اپنی بیری کا ہے خدا فطط
 اس قدر کہیں فاصد ہا
 کوئی انسانی کی فاصد ہا
 کوئی انسانی کی فاصد ہا
 کوئی انسانی کی فاصد ہا

ان بون کا بانی تون
 اس بون کا بانی تون
 اس بون کا بانی تون
 اس بون کا بانی تون

شامی جلیبی ہی تم پر اچھا نہیں
خشتی کی میدان میں کون باغی

رند مشرب ہوں میں ایسا جو گستاخ
 ہجو کہتا ہی فقط خود نہیں کرتا ہی غل
 جی میں عالم وحشت میں بیگانے
 بزم میں اہل سماعت کے جلی جاہل
 نالی میں حسا با شیریاں لغت میں
 کیوں شیشہ دل چور پر سید میں
 روئی بیکنا ہونسی نشان کر
 سبز رنگون کی پنچوٹکی محبت ہی
 عالم الغیب تو تیری سوا جانوں
 اوس شب جس کا جلو نظر آئی سحر

چہ پہ باخوف سی میرے منبر
 پلج یہ تیری نصیحت ہی میرا عطر
 وعظ کہنی سی لا تو بہ کری ہر
 غس گرم ہی تیرا دم از در
 کان پکری گامری سامنی اگر
 مجکو تیرا سخن سخت بہتر
 غرق بحر عرق شرم میں ہو
 سبز باغ اور کو دکھلائی منو گدرا
 رند ناجی کہ امی خالق اکبر
 سر نہ اکر ابی ہو حاجی قلند

روایف عین ضمیر

دیکھ لی جس نے بے وقیع عازر جاننا شروع	کر دہر کر مہر تصدق صورت پہ پہنچ
اوڑکی آئی کی ترسی عمل میں جاننا شروع	بال و برید اکر یگی صورت پہ پہنچ

[illegible]

سوزن داغ بیدار گشتن
 دل شبا با غم بیدار گشتن
 رات بجز بختی ای بختی بختی
 شب بختی بختی بختی بختی

سوزن داغ بختی بختی
 دل شبا با غم بختی بختی
 رات بختی بختی بختی بختی
 شب بختی بختی بختی بختی

کفر و دین بختی بختی بختی	کچه نہیں کہتے تیر کعبہ و تاجہ شیخ
دل میں شرمندہ ہیں سر سبز بختی	فاخہ شمشاد شیریں کو گلن و پائے شمع
بج کی شب بزم میں ہستی بختی	کیون ہولہ بریز تیری غم کو کا پائے شمع
چاہی تم بھی جان جاؤ مجھے ہلہو	کب سکی بزم میں بختی بختی بختی
بزم نہالم میں جو عاجز ہو کر کا ہوا	چو مٹیو کو نذر کردی اشک کا پائے شمع
قتید میں جس بات یاد آئی وہ پیر	خانہ بختی میں روشن کر دی ہوا پائے شمع
کچہ نہیں کہتے زبان رات بختی	کیا گھر میں خاموش سستی ہی افسانہ شمع
شب کو کو لایسی دبی ضبط تیرا ہوا	بزم سی با سرکھائی ہی بیتا پائے شمع
عیش کا سامان منت میں کو ہوا	بی رخ جانان بار خاطر پائے شمع
پاس و برائی کو محضین کہہ آئی بختی	ای برسی سبھی جو تجھ ہی پائے شمع
بخت میں تائید کر ایسی غریب کی خدا	ماہ کو کینہ کر نہ چھین ساکن پائے شمع
خوف غالب یہ سیر خانہ ناک میں	بہاگ جائی پر لگا کر صوٹ پائے شمع
اپنی اپی سب کجا کی صورت کا فرغ	زمنیت گلزار گل ہے رونق کا شمع

۱۹۷

گو فلک رکھ سرتین در زان شمع
 ہون وہ عالمات ہستی بختی
 آسمان فانی کیوت و قیامت شمع
 ویکہ کر غفلت میں بختی بختی
 ہوتی بختی بختی بختی بختی
 روشنی کی بختی بختی بختی
 بختی بختی بختی بختی بختی

کیا بختی بختی بختی بختی
 کی بختی بختی بختی بختی
 کی بختی بختی بختی بختی
 کی بختی بختی بختی بختی

[illegible]

199

لمن صبح کو ہوتا، فرقہ نظر فتح
دیکھ کر سناں کو اور کھٹک
دوبویدھیے تو تروا نہ بنا ارنج
وڑ کر زنی سنگی پستال پر دھڑ
میلہ ہا کور وادہ خضہ

[illegible]

کعبه است از راهی ازین سبیل که در این سفر
کیا نظر آنی های پاک و نورانی که در این سفر

کونی یہ پادشاہ کا گنہگار
جو تیرا گنہگار گنہگار
دیکھائیں گے دل پہنے دے
پڑا جو بر فورت ریدر دریا میں

۴۰۲

[illegible]

خداوند عالم تو مظهر حق و نورانی
 پرستش را در هر حال و در هر حال
 عارفان و سلفان و اولیای حق
 در هر حال و در هر حال و در هر حال

بی نشان و بی نام و بی صورت
 بی شکل و بی رنگ و بی بو و طعم
 بی اندازه و بی حساب و بی شمار
 بی پایان و بی انتها و بی حد و گنج

۲۰۵

یکمین درگاه و درگاه و درگاه
 خوف و امید و ترس و شوق و میل
 و اینها همه در این درگاه و درگاه
 و اینها همه در این درگاه و درگاه

<p>کرکی مجروحی زرم جگر صید و دعوی خون اهو جاکه تا مال در هم کوبون و سلی شجاعت که غلام کبلی بکورتی کی حوادثی نجات غمزه و ماری من خونریز تو بکار من اسی مجروح کیا اسی بدن که دروا که چکی قتل مجھے فکر کی آہی نہی رو مرد میدان جو نہیں دل تو میں بیکار چاہتا بھی و زلفک سفید مزاج و صبا و بدیل کو بہار ان میں کیا</p>	<p>ایکی آیا ہی می باج و ہونہر حشر من بس ہر گاہی لعلی من جبکہ اسد و سیر علی توسن و تیغ ہی ہی سہیلہ اور و گردن و تیغ خنجر و نیزہ و تیر و تبر آہن و تیغ ایک آہن میں کیا نعل سم توسن و تیغ عرصہ اچھا نہیں ہو و آہن و تیغ سفیر و نیزہ و چار آمینہ و جو تیغ چادر و فرق جو المرد ہوسٹن و تیغ کسطح ایک ہونگ گل گلشن و تیغ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ای سیر ایچہ گشت از کف جلا و گشت بعد ازین محکمہ حشر و گلو می من و تیغ</p>	<p>کیا جائی ہر سیر ای شکاہ باغ مکتبہ تری فقیر کا ہی بادشاہ باغ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------

بانی سہیلہ و سیر علی و سیر علی
 و سیر علی و سیر علی و سیر علی
 و سیر علی و سیر علی و سیر علی
 و سیر علی و سیر علی و سیر علی

کس طرح ہوا تو سوار تو نور ہوا دان
 پہاڑی میں عذیب سے گھوڑا کس دان
 کس طرح ہوا تو سوار تو نور ہوا دان
 پہاڑی میں عذیب سے گھوڑا کس دان

یہ ملک حبیب کا مین بہن نبی خدا اجلاں کو نصیب ہے عشرت جہاں کیون خط سبز تار کے رخ پر ہو عیاں کیا اعلیٰ ہے کہ زمین ہر زمین اسید قطع کر کے راضی ہشت کے کی باغیوں نے چھین لیا گینا ہ باغ	رہنے سی کام خواہاں ہوا باغ ہے باغبان کے واسطے آرام ہ باغ دیکھا نہیں جہاں کوئی گینا ہ باغ دریا ہی گاہ گاہ بیابان کا باغ کیا باغیوں نے چھین لیا گینا ہ باغ
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شکل ہے ایک تنگ کہ کہتا رہی اسیر گھما ہی سچ وزر و سپید سیاہ باغ	رولیت الہا
-------------------------------------------------------------------	------------

ایسی بندہ ہی خاندان میں چلے لطف نہ کام ترع بھی ہو سر میں ہوا لطف سر پر وہی بعد وقت ہلائی لطف بچے سہا سہا چہر ان کو دیکر مین ترہ بخت آپ پینا دم عشق	آنکھوں کو کچھ نظر نہیں آتا سو لطف طے ہمارے آنکھوں کی میں جھلک لطف غارِ محد میں ساتھ رہا اثر لطف اک اندر سے بلا ہی جہاں میں لطف خط کا زمی قصور اس میں خط لطف
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چکر سے بسل کان میں لکان
 کہ مین آتش سے قاتل آب
 چکر سے بسل کان میں لکان
 کہ مین آتش سے قاتل آب

جو کہ ہے ہر حال تاب نہ
 رولیت الہا
 کہتا ہوں عجب عجب
 کہتا ہوں عجب عجب

کہتا ہوں عجب عجب
 کہتا ہوں عجب عجب

ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی

رخ کی بلبلین لیتی ہی ہفت ای اسیر
 ہے ہر کوئی شک و گمان کی بخت سانی اف

چہکے یوسف چاہے جاتا ہوں
 بیقرار کہ کہیں لای کوئی جاہلی
 کہ خبثی سی طفل آہی سبکی
 ماہ تابان کی طرف مہر خشاکی
 سب گئی فردوس کھین کو جانکی
 روز ہا ہوں کیہ کر گھبراہٹ کی
 جیہک جاتا اک اور ایک لاکھی
 روز ہوا آہوں میں گھر غریبا کی
 موتے انسان کا جانا بھول کی
 ہاتھ پہر جا لگا اپنا گریبا کی
 دیکھتا ہے طرح و رسم سکاٹ

ہنسی قن سول روان پڑھ لکھی
 جوش و خروش میں چلا تہا باغ و گلہ
 اب خاک میں ہی ٹہری شکل ہی
 دیکھتا ہی بترامشاق مانہ پیل
 پریش و زہر اسی فتنہ بخت ہو
 یاد آئی ہی اوس گل کی سنہری
 رونوں ہاتھ اپنی ہنیں کار ہی
 ایک دم جا مانہ میں ہوت کا خیال
 ایک دم کی زندگی اس عکس میں
 پہر ہمارے میں کے وہ جان و گھر
 ماری کی سنا نظر کر آہوں جس تہی

۲۰۸

کہ جسے زبان نہیں کہتی ہی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی

ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی
 ہر چہ شہر کی ہر گلی و کوئی گلی

کجاست زینت من خرم خوشی کا نام کیا
 دیوان ششپایان کا چاہ واقف
 کجاست زینت من خرم خوشی کا نام کیا
 دیوان ششپایان کا چاہ واقف
 کجاست زینت من خرم خوشی کا نام کیا
 دیوان ششپایان کا چاہ واقف

دل بہار پر ہوا مائل چاہ وقت
 ماہ کنگان پر ہوا چاہ کنگا طرف

ہندوین باحق اسیر و رسم تو کاسیر
 ہوروانہ و صند شاہ شہیدان طرف

کبے جاو گھا جو میں سہر طح کبیر دل کچا جاتا، اوس تیغ صفایہ طبع مشاق تلبہ ہی کا پیر ٹھوکروں کو جلا میں جو برادر تنگائی شہر می حشت میں جو برکت لب بخشش اظہار نہیں فخر خط ہی نازوں میں ہے اوست کا تصویر چاک داس کا جو مجھے کو قصہ پوچھ آپا منج فلک حسن کے میں باہر اگر ہوں ہولہ فرستے قاسم کج خان مگر	خار دور شکی مری آبلہ باکی طرف بشیر شیر باکرا ہی مریا کی طرف جیسے جاتا ہوا ہوان عالم بالا کی طرف دیکھی تے جا میں سنسن کے کی طرف جانگنا ہوں جو اکھا نیو صحر کی طرف گزر خضر ہو اے سیجا کی طرف سو نہ ہی کہی کی طرف دل کھی سی طرف بولوں یوسف کی طرف میں دریغ کی طرف آئی ہالہ آغوش تنہا کی طرف بہول کر ہی میں نکلا نہیں باکی طرف
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

راج بہار شہین باجموں کو
 یاعلیٰ شہین باجموں کو
 خود خدا او کی طرف سے
 ہم ہی ہم ہی کی طرف سے
 یہ ہم ہی ہم ہی کی طرف سے
 یہ ہم ہی ہم ہی کی طرف سے

کجاست زینت من خرم خوشی کا نام کیا
 دیوان ششپایان کا چاہ واقف
 کجاست زینت من خرم خوشی کا نام کیا
 دیوان ششپایان کا چاہ واقف

کون ہوا کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو

<p>آنکہ یوسف کے طرف سے ہر گناہ خواب میں نہ نہیں کہ گاہی باکیر نہ پہر اہلک مسمیٰ کی دنیا کی طرف دیکھئے پہر کی مری چشم شاکیہ چاہئے پہلے نظر نہ دینا طرف جتنے ہندو میں چلی جا میں کی طرف آنکہ موسیٰ کے رہی قی نخلی کی طرف دیکھو گلشن میں اگر گزشتہ کی طرف آنکہ پڑتی تھیں جام کی مینا کی طرف</p>	<p>دوست عاشق کا ہنسنے میں ہوشیاری ہون و پیا کہ محبت کی سنت کی خبر فاطمہ اہل قبا کی معلوم کہ نہ کہ آئینہ میں کجی کا نظارہ ماہ شعبان نظر آج جو سحر و کو دیدہ ترین مرتوبی کہ مرامی واہر شوق چلی طور کے پہرین بگمانی ہی از کی کہ نکالیں کہین ترک کر کی جو وہ برسم اوٹ جانی ہا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہاں بلادل کے بھان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 ہاں بلادل کے بھان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 ہاں بلادل کے بھان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 ہاں بلادل کے بھان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو

<p>سچ ہی ہو کہ ہی گلشن ہی میں اسیر دیکھئے گل کے طرف یا چین آکر کی طرف</p>	<p>روایت القاف</p>
<p>جل ہا ہی جگر ساکن مینا بہ عشق</p>	<p>ہی اما البرق صد آریا عین</p>

دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو

روایت القاف
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو
 دھواں نہ ہو کہ بھیدان کہیں سے اس کی ہوا نہ ہو

سبک دین بی کمال
 نادان بنیاد بی پایه
 خنجر بخت بی خنجر
 خنجر بخت بی خنجر
 خنجر بخت بی خنجر
 خنجر بخت بی خنجر

زهر بجای گریه زهری طوق در بختی افسانه عشق قصه سنیا کوئی افسانه عشق خون منور لب بر لب بیا به عشق دل بر لبی است است مردانه عشق بدلی تعین کی سنیا به عشق و کیمنه جگر زانی بین کویانه عشق و عشق خراب است است جوامه عشق نهامه و آرد و غمزه ستاره عشق هم بهی حال کشین و سنجانه عشق نام بریش کی کله و سنجانه عشق کم مرقع سی نهین است به بخت عشق نام رکمون گامین بولان کافیه عشق	خنجر بخت بی کمال منید کو حلقه گیسوی ساکاسه یزری بک بک بنی منور نشان اعظم کی بخت است اما بخت جو چاکرین شیر مگر کی بر پی کسی خنجر بروکای عشق مرتی مرتی طبعیت بین و سوز و گداز چاک بین بخت و بخت گریان بک و در و سوز و گداز چاک است کس هوکا منور ساکم عاشق صادق آنکه حبیب و غلامون بچسپک کی کین خط بنایا اگر چهره نورانی کا دل این جو و کس و تصور بر پی کویه کون بختون به حسن بین نهین بولان
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آب و ان کلمه نهین
 سکن اگر ساین
 منقش قفل رازده آسان
 جابج بین جونه تاسان
 بیک صد کورانه و تاسان

بخت کی بخت کی بخت کی
 بخت کی بخت کی بخت کی
 بخت کی بخت کی بخت کی
 بخت کی بخت کی بخت کی
 بخت کی بخت کی بخت کی
 بخت کی بخت کی بخت کی

دل کو صحت کباب کی ہونے سے
 منع ہوا چاہئے کہ اس کو
 صحت دل کی ہونے سے
 منع ہوا چاہئے کہ اس کو
 صحت دل کی ہونے سے
 منع ہوا چاہئے کہ اس کو

اسی طرح کہ دیکھو ان
 درویشان کو کہ کباب اور کباب
 نور علیہ السلام کی طرف
 جیسے ہی چلے گئے ان کی
 جنت ہے اسی میں جہنم کا بار

<p>دور پیش ہو غرض تو خوشامد و سرور ہو ہی ابرو کی بھی لنگین نہ ہیز عطا ہی ہم پس من حال فرج کے یہی طویل عمر کا عرصہ قلیل ہے موسیٰ ہزار بار گئی کوہ طور پر کہو لی ہی کسی زلف کہ میرے گل کس گل کے پیر کے صبا لا ہی ہم ہی انسانی دانی کی ٹھیک بات</p>	<p>کہتے ہیں یہ مطلب سی سلام شوق تو سب بند کہیں، مقام شوق دل میں نشانِ شوق نہ لکھی ہم کیونکر تمام ہو سخن ناتمام شوق تقدیر مجھے نہ دکھا یا مقام شوق ہیں طائرانِ سدرہ گزقا و ام شوق خوشبو دماغ جان کے مسطر شوق انکار یا رکای جواب کلام شوق</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۱۳

تو رفا فیون کے غزل میں ضرور کیا
 منقطع کہو اس پر کرو اختتام شوق

<p>خند سی جنتیہاں کا فرد و اندر چال بیعت کے جدا چال سہ ماہ کی لذت زخم مکر نہ اوٹھانی باہی</p>	<p>زادہ ایشا تو نہیں سچہ نوا فریق منزلوں کے روش خانہ و بار فریق ہو گیا تن کے جدا ایک ہوا فریق</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تقدیر مانی ہیں پر اس وقت
 ای جو میں دیدہ و گمان نہیں
 دیکھنے کے وہ شوق و فراق
 کہیں رہا ہی کیونکہ فتن نہیں
 ہوں کہ تو اس کے پسند و ناپسند
 کیا تم اگر جس سے جدا ہو

نقصان جو گردن گردن
 دن وصل کا گلیا کی پہاڑ
 کا فرد و شوق ہوئی بے شک
 کل ہو گئی جو جمع ہوا
 نہ ہو گا ہوا کہ آخر دوست
 جگہ دیا جو ہو گا ہوا کہ آخر دوست

چون جابل غلبت کیا ایک
 گہرا روجا پدید نہ کیا ایک
 روز رنج جو چلے سے کیا ایک
 سبب من پائی باغیاں کیا ایک
 کسے مار کسے انجان کی کیا ایک
 تھل تھل کیا بیان کیا ایک
 روز کر کو صبا کیا ایک
 جابجا گسوی گز کیا ایک
 گز لایم اگر طالب کیا ایک
 پاز آجا کا دیان کیا ایک
 شہر سیا کیا ایک

جستہ ہن عسی جان دل سیزہ جگر	چارون طرف سے اگل بھاؤں کیا ایک
بیار ہو گیا ہونین مچھڑ شراب سے	تدیچو مجھے پیر منان تک
ممکن نہیں جسے رہا نصیب سے	یہشت خاک جا اگر آسان تک
کراہتا ہے در محبت سی آہ آہ	طنے میں جب کمر کھنٹی تھے بان تک
سنا سنا خون کے پیاسی نہیں تیغ	قاتل زبان خالی ہو ہی شان تک
گردن کے پسند نہیں احم و سبو	تم کیا مرا مدد پیر منان تک
خط لکھ کی اور آپ سو باریچون	قاصد کا انتظار کروں میں کیا تک
وہ حلقہ ہار لٹ کا قید ہوں بچون	ولسی اور گئی ہن مر ٹیپ کیا تک
روز ازل سے پیکر جزا و دریم	مقبضہ ہمار تیغ کا ہی سان تک
یوں دل جھکا رہے جان حیر	یوں نالہ کیجئے کہ نہ پیچہ زبان تک
اپنی تودے ہاؤں ہن ہزاروں	دنیا میں کوئی موت بھاگی کہاں تک
مسجد دور سے یہ کان میفروش کے	آئی نہیں ہکان میں بانگ ان تک
اوٹے جاؤں سیکھ سی اگر میں میری	اوپر جا میفروش کی سے تھک تک

۲۱۵

بیا نہ پنا کہ کان لیں گے شہر ایک
 نوجوانوں نے دیگو سہم کا ایک
 سناؤں ہے بلا شام و شہر ایک
 آپ ہاؤں دیو یا شہر ایک
 دیکھنا آہ دیکھا ہی شہر ایک
 لالہ جھکا ہلکے شہر ایک
 جب سناؤں دیا و شہر ایک
 روز رنج نہ کہہ کو شہر ایک
 کسے مار کسے انجان کی شہر ایک
 تھل تھل کیا بیان کیا شہر ایک
 روز کر کو صبا کیا شہر ایک
 جابجا گسوی گز کیا شہر ایک
 گز لایم اگر طالب کیا شہر ایک
 پاز آجا کا دیان کیا شہر ایک
 شہر سیا کیا شہر ایک

اگر لاکوئی خوش و خوش
 ہاؤں ہن ہزاروں
 مسجد دور سے یہ کان میفروش کے
 اوٹے جاؤں سیکھ سی اگر میں میری

کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے

سپر بس ٹکونٹ کی جو بوتلش لاؤن مین آساک پر کی نشان

نکلا جو دم تو راحت آرام ہی اسیر
 آوار گے ہی جس کے روح روان ملک

گلیں نے اوڑا ہی یا بچن میں خاک بیٹا مدہ ہی گردی منکلی احتیاط مریم فریض داغ جبریم کی دھڑ سرمہ لگا کی انہیں ڈاؤن وال چاہو آبرو تو وطنی سفر ہی ٹھہر دوڑتے ٹھہرے شیشہ ساعت بنادیا کیا مجھے عورت گن مجب ہو سکے مٹی کیا یہ حسن نیو کا چرخ نے تجھے چلی قوت اس تخیل کی کوٹھن کے مٹے کا عطر ہنسن تباہ گلبدن	امی شمع اس مریدہ سہی ہنسن خاک خرد پیکر گلے ہی تھی سر ہنسن خاک لاؤن مین آساک پر کی نشان مٹے ہنسن پہلوان دم شتی بن بڑ ہی قدر شک چن خطا و خنسن خاک ہے صف تک ہر مٹی ہی تھی خاک جس جل کے استخوان ہو ساری ہڈیاں لبریز آب ہے چاہہ تو مینسن خاک کیا قدرت خدا کے کہ اٹھی سنسن خاک یہ احتیاط ہے لگی سرین میںسن خاک
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے

کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے

کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے
 کہیں نہ کہیں ہوا ہے کہیں نہ کہیں ہوا ہے

یادون کو چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 ہرگز نہیں چاہیے بلکہ اپنے آپ کو
 بے جا تائبی سے لڑنا چھوڑ کر
 اپنے آپ کو بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا

<p>کون تہا علم مرفوقہ ساریں رہنے والے جہاں کی جتنی باتیں انجم و مہتاب کو سمجھا دے باغِ ارم ہوں وہ دیدار نہ سیرتِ کبریا کی آہ کی صحرے چھو اکون عالم میں گمان</p>	<p>چارون کے آراشاگر و صلا و ملک کیا بری ساعت ہو تھی حیف و بناؤ چل رہے ہی کیا ہوا کر شد اوندک کہکشان کا سلاخہ کا اوندک مل کیا سی من قصر کہ نہ بناؤ ملک</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دو لون اکھیں اوسکی خونریز و عالم میں اسیر
 ایک جلاوڑ میں ہے ایک جلاوڑ ملک

<p>پوچھتے ہی ہی نہ لٹا برہ قدم داغِ دل سوزان ہو نہیں شمع شبنم زنجیرِ تعلیق مرا پاؤں تو سنگ اسی کہ ہی کیا ذکر مری طائرِ دل کا بختِ آفاق یہ عشرت ہے ہی حال اسی فت جان کھینچے ہیں نہ کو سار</p>	<p>میں خاک نشین ہوں خرویش کی ہم ہی گری ہو نہ محفلِ مروت و ملک ہی فاصلہ و کام کا ہی عدم چھوٹا نہیں ناوک سی ہی صیدِ حرم لبر نہیں ہے سیان سنا جو حکم اعصاب جو جسم میں ہیں سر و دم</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یادون کو چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 ہرگز نہیں چاہیے بلکہ اپنے آپ کو
 بے جا تائبی سے لڑنا چھوڑ کر
 اپنے آپ کو بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا

یادون کو چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 ہرگز نہیں چاہیے بلکہ اپنے آپ کو
 بے جا تائبی سے لڑنا چھوڑ کر
 اپنے آپ کو بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا

یادون کو چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 ہرگز نہیں چاہیے بلکہ اپنے آپ کو
 بے جا تائبی سے لڑنا چھوڑ کر
 اپنے آپ کو بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا
 چھوڑ کر بے جا تائبی سے لڑنا

جہاں شام پر ایسی طبع
 ہے جس میں ہر چیز پر
 دلف کا ف
 ہے غم میں چرخِ بزمِ گل
 ورنہ کو جہاں آوازِ گل
 حشرِ گل میں نہ ہو جہاں
 شکل کی طرح نہ ہو جہاں
 وہ خوشہ منت نہ ہو جہاں
 شے کو جہاں نہ ہو جہاں
 جانی ہی نہ خاک نہ ہو جہاں
 اس شہرِ آباد کو غریبان
 آنسو چہاں کر کے گلہ دار

حلقِ سخن ہون میں اس سرِ سخن آرا
 آوازہ مرا سہی ملکِ نجمِ مکہ

دلف کا ف

خونِ دل لونی تم پیاؤ خاکِ گدگ	زنگِ آشنا بھتی میں گشتِ شاگد
روحِ لطیف جسم میں اگر کہی	ہو نہا ہیرہ خاک میں ملکہ کا گد
طاہرہ خوبی گریہ ہمارا کس	آبی حباب دارا اپنی قبا کا گد
ہی مضی بعد مرگ یہ گھبائی اعکا	کچھ نجد میں ہا چین و لکٹ کا گد
آہیں اگر میری رفا کی علاج کو	ہو جا زرد عیسے مچرنا کا گد
طوفانِ انکسہ ہل سا حل اوٹھا	اور جہاں باد بانی طرح ناخدا کا گد
ہرگز نہیں عاشر و مشوق میں ہو	کب گد کاہ سی جہا کہر کا گد
نکلے وہ سنے چکے جو شوق	او کو کبس میں نظر آیا گد کا گد
میری طرح سے ہونے لگا دلِ عمیر	بگڑا ہی اب تو آپ کے دولت کا گد
سر سبز بوستان نہ تو قتل گاہ	ٹپے کیا ہونے ہماری خاک کا گد
بشمینہ و کھیم میں ہر فرق طاہر	مرنی کی بعد ایک ہے شاہ کا گد

۲۱۹

بیطرف نہ تپائی کہ باران میں گل
 کس بن گیا دلف سے بے وصف
 اور ان کی بے غمندان میں گل
 پہنچیں رباب صفا عشتیدا
 کب لاش گئی دلمان میں گل
 لب اس کا ہو کا جو بے گل
 بیکہ کی ہر خوشان میں گل
 مہکون میں شاہ گم کردہ گل
 سلا لہ نور ان سلا لہ نور
 کسان میں سلا لہ نور
 لدا و سلا لہ نور کی طوفان

این شعر را در کتابی که در دسترس است
 در کتابی که در دسترس است
 در کتابی که در دسترس است
 در کتابی که در دسترس است

بدلا هوای حیرت من ارض سما کنگ سوزی حسی شیم شوخ نی یابا کنگ چایا اتری عشق من مجتضا کنگ سیری کفن من فاخته هو کنگ	سوزن هر اکیت لراک نجم ی حل بهندسی بانه پاون تاجی اور طبع انهمین اگر سپید تو مین ز مایه پون اک سر و قد عشق مارا مجھی میر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رویت لام

نظیرین روحی صاف شر خند گل سنه سی حم جگر کو جو خند گل سبم آک ہی انتخاب خند گل شتاب عمر کو بیا شتاب خند گل نه تاب گریه مینا نه تاب خند گل چله جوزور کرون سد با خند گل فنا هی عشرت پاور کا خند گل همارا کمبوسن ویکها جو خند گل	نهین صورت بلبل خند گل همارا سنی کیا آفتاب خند گل خلاصه گریه بلبل کا ہی مار و نا نه زندگی فی وفا کی مضل گل چمن مین جاؤن کیل یکید کیل آن یہ باغ وهر مین باجکوب بند خوشی ثبات باغ جهان مین کیا خوشی کی وہ گریه دست مین بلبل کی گل
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دیفت لام
 باغبان کو بون بزرگ لاله و گل

این شعر را در کتابی که در دسترس است
 در کتابی که در دسترس است
 در کتابی که در دسترس است
 در کتابی که در دسترس است

همی جلای این عالم را که در این جهان است
گلشن کوچه کی فرج و یار کز آن

از دہ ہونے کی ناع و غنہ خدین سپاہیوں
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا

ہر آرزو شہید ہو قتل ہر ہوس غم سی فقط بلایں یہ لستہ ہاں جاہل سی مین کچھ ہکرون بحث حکم محنت ہزار سال سکندر کر ہو گیا ہاوشی ہاچی خضر ہی راہیہ ہے تدبیر وصل کے کوئی ہا نہیں ہے ہاتھ آو سکی تیر کا پیکان اگر مجھے کرتا تار سہرنگہ ناز یار پر قسمت تو ہم عشق میں بکھو نہ پیا کہنا غنچہ سر کو گریان میں ٹوٹا آیا ہی ہکو نامہ یہ مضمون چہرا پامال پانز سے کرتی ہو کیا تو اعضا نام گہل گئے پیر میں آہیر	ہی طرفہ جابی کتب جاکر ملائی غم ہی بلایں ہے کہ ہوا بیکار بیدار ہو کہی نمہون ماجرای دل ممکن نہیں کہ اتنی پاصفا دل کچھ ہی خجائیگی ہم ہر صفا دل حاصل کس طرح ہو امد عا دل بچھو کو چاک کر کے مین کنوئی دیتا اگر ہزار شہے دل خدا دل انکھون کا قصو نہ اس میں دل واجب ہے سجدہ و درود اس دل روشن ہو سی کا نام ترا جو جلا دل قالین کے کل نہیں ہرین ہر و اعنا دل باقی نہیں بساط میں اب کچھ ہو دل
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شاعرانہ ہونے کی ناع و غنہ خدین سپاہیوں
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا

شاعرانہ ہونے کی ناع و غنہ خدین سپاہیوں
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا

شاعرانہ ہونے کی ناع و غنہ خدین سپاہیوں
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا
 گورنمنٹ میں فن نزلان دیکھ کر
 غلامین میرا شہر و گھر کی سزا

بہارِ غزلِ حسن کہ اور از گالی و
وہ میرا غم اپنے نئی کوس
باغخانِ حسن کی کوس
سات یارِ ایامِ حسن

فای ای فطرت دل این مزارع و این
مستخرم کو نگاه کنی من
ببین به چرخین باران ملک
کس ترا مانده آغی کا دهیر
عین سحر و جادو زکات زلف
ازین بین نام کم کو نیزین و چون
اندر نو سکملافان اگر شمع گری
چرا آردا جوهر از ملک و چون

سنگ درم پستانه ذول
 چرخ خورشید و بدر کربین
 شاید که سنان ذول
 کتب ز نامه خوش جا
 بسا که پستانه ذول
 نقوش و کلمات ز یاد هر روز

طاق کسری فریدون بر بادو محل ہی نگلی محل اس شهرین شہر محل اپنی نزدیک ہو خانہ بنو محل کس ہونیا میں براحت ذول محل کیون ہنو غیرت خلو کہ طور محل تہے جو مہمور ہو مو گئی مہور محل چرخ کا آج کن تک ہے بدستور محل	لگئے گور غریبانیں اجل و وزن کو دل بولا جو سینو کا ٹکانا چہا جمع جس قصر میں ہیں مردم مودا ہزار نیا نہیں آتا کیسے کہی کام حسن چکا ہی بہت برق تجلی ہوتم یا ہزاروں تہے نہیں با کوئی سنو لا عقل حیران کہ سو بار سنانہ بدلا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فائدہ طول عمارت رخانی میں اسیر
 ساتھ کب لگی گئی قصر و فنغو محل

ہے آج ہی جاب آسعد مہر محل کبھے تعمیر تجا نہ حرم ہی متصل ہو گئی برق غضب بر کم ہی متصل چاہے شمشیر کار نہا قلم متصل	بے شبہ بح عالم میں ہر متصل آنی جانی کی کہاں قوت ہے کو صفت مہر جو دیار ہے پھر کاشی نیز اسے لکھ لکھیری سناؤ و نول
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس کا کہ ہے خانہ ذول
 سنگ درم پستانہ ذول
 چرخ خورشید و بدر کربین
 شاید کہ سنان ذول
 کتب ز نامه خوش جا
 بسا کہ پستانہ ذول
 نقوش و کلمات ز یاد هر روز

افسوس آید
 زین سبب است
 که در این عالم
 هیچ کس را
 نیست که از این
 دنیا بگریزد
 و در این عالم
 هیچ کس را
 نیست که از این
 دنیا بگریزد

و در این عالم
 هیچ کس را
 نیست که از این
 دنیا بگریزد
 و در این عالم
 هیچ کس را
 نیست که از این
 دنیا بگریزد

هم این اوس می متصل و گل می متصل قتل که تیرا ناسی که همه می متصل آج هانت سیمان جام هم می متصل یا آتیه هم می چون آج هم می متصل گرت در این شک چشم قلم می متصل	جسطح بونا رنگ بوی گل می جاوه شمشیر اقبال نقطه و سیمان ماهه مین با جام بجا میره تو می شمع می و آگهی مبلین هم نرم مین اسفند مضمون حال و دل مین غم
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

روضه شاه عرب بر نیمه جاشینک اسیر
 مین عرب کوتافه راسه عجم می متصل

روایت میم *

نشر وضو کو سجده بان مار هم غش رطبی رتبه مین مثل سایه کو ارم و می خداسب اگر صحت تو چون بام گرد آبی بهر رسه مین صحت پر هم و میکنه آبی تاشا جابا بار هم	قصه سی سموم فرقتین بوی می دور کو حبسی مین اوکی تا توان بام رکبته مین تقلید ای می بجا هم حدس باهر صفت عالم مین کبر می ساکن ملک عیدم می کام کبابی تنها
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

راه سفرین غارین راه مین گل
 روایت میم

اسفند رنگ
 و در این عالم
 هیچ کس را
 نیست که از این
 دنیا بگریزد

کاش میخواست
 که در این عالم
 هیچ کس را
 نیست که از این
 دنیا بگریزد

دوست بهترین با کسی است که با او
چون من با شما می‌باشم

۲۴۸

نہیں مرنے کی اور اس میں فساد
کے تصور و نقش ہو کر
چشم بین علم کے نور
پر اس وقت میں جمی کی توبہ
اور اس کو اس کے عبادت
ای غم گسٹھین
بک خانین کے

پیر و دست خدا این راه ایمان مین آید
تو طریقی مین کعبه دل مین برپندار هم

ای غم که از کفین
بکس خداین
که در کفین
بکس خداین

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

عقد ہمارے کو علم ہوا کمال تو کیا و ام دور کرنی ہیں جن سے کہی نہیں
ایسی سنہری مصیبتیں سی ڈال دین گرون میں ابرا
اصطراب شیون وانی نہ

جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے

کرتی ہیں غمی شکوہ و درگاہ ہم	سائی تہا رخصتہ نام ہو و درگاہ ہم
ہر دل کو ہیں عزیز سب خانہ ہم	ہر شہیم کو پسند ہیں ہم شہل حسن
قاصد کے پیچھے کرتی ہیں قاصد انہم	کرتی ہیں خط شوق توں او کو سکر
ہیں آگ بہر خار خوش شہانہ ہم	اسو بتائیں بلبل رنگ کی طرح
کہتی ہیں آپ شہل گہراں ہم	کرتی ہیں ہنر مان ہوئے شہل کی طرح
جب کہتے ہیں جانب آئینہ خانہ ہم	ہوتی ہی سیر حد و کثرت ہمیں
رہتی ہیں پاکیزہ سی ہوم و انہم	کرتی ہیں قطع سایہ صفت بخود کی
چہٹ کر فتنس ہوئے شہل انہم	ہم کو کسی طرف کانز کہا نصیب
مدت سے دھونڈتے تھی اجل کا بیان ہم	اچھا کیا کہ آپ فی سونہ کو چھاپا لیا
صندل کو مول لیکر بنائیں گناہ ہم	یہ دور و سر کر نیکی تر ہی لکھ لے

۲۳۲

جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے

کسو دماغ فکر معاش کا ایسا سر	کہتے ہیں اندون غزل عاشقانہ ہم
کیونکر ہونٹ بامیں حسن شباب ہم	ہوتا ہو وہر کو بہت آفتاب ہم

جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے
 جہاں توں آواز آئے وہاں توں آواز آئے

[illegible]

میں جیسا دیکھا ہوں قاتل کا نام نہیں معلوم
 جہان میں کس کا ہاتھ نہیں معلوم
 کس کی دوکس کا نشان نہیں معلوم
 اس جہان میں جو سادہ سمجھتا ہے
 اس کو دیکھا ہوا نہیں معلوم
 اس کو دیکھا ہوا نہیں معلوم

دیکھا کئے جہان کروں انقلاب ہم جس طرح آدھل سے ہو مہرمان پوچھ گئی گئے تو کہیں کے خشتین آہر سچ ہو پیدا غضب ہوا درگاہ بیرغ میں چپ پاتین ہر ایسا فراق بار میں ہوا انتظار گ نیچے نظر ہے کہ وہ عوامی بھرن اس میں خیر قیاس گری تو غم نہیں کروں بس ایک صریح قاتل پر اسکی صحنہ نہیں آنکھ کی پڑیسی بہر نقصان کشگی سے نہیں اقبال کو واعظ بھر شراب کہاں ہے صفت طاعت کے وقت کو تو ہے ہر جی ص	دہری سی ایک دن ہو آفتاب ہم مانگین بان خشت کھا کر شراب ہم سبیاں ہستے ہو ل گئی ہیں ہم ملی کر چکے جو اس سوال جو ہم پائین جو نیچے علم آفتاب ہم کرتے میں انہیں کہہ لی شہر کو ہم پہون کے دے آنکھ ترسی ہی تاب ہم آہر ساسی کشہ ہیں تر شاہ ہم دیوان حشر کو جو کرین انتخاب ہم مارگ جگر سی لپٹیں کتاب ہم پیری میں مہر میں گنگ کتاب ہم قاتل نہیں رو کر نے آفتاب ہم ترچے چلی میں کاٹ کر آہ شاہ ہم
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اصل کو سب سے زیادہ نہیں معلوم
 کہ ہر گز خیر کاروان نہیں معلوم
 ہر ایک بات میں ہے کوکالیاں جو

دنیا میں کتنا نہیں معلوم
 غنائی میں کیا نہیں معلوم
 دیکھا ہوا نہیں معلوم
 اس جہان میں جو سادہ سمجھتا ہے
 اس کو دیکھا ہوا نہیں معلوم

یہاں میں نے بتا دیا ہے کہ
 اگرچہ میں نے یہاں سے
 کچھ دیکھا ہے مگر میں نے
 کچھ نہیں دیکھا ہے

یہاں میں نے بتا دیا ہے کہ
 اگرچہ میں نے یہاں سے
 کچھ دیکھا ہے مگر میں نے
 کچھ نہیں دیکھا ہے

یہاں میں نے بتا دیا ہے کہ
 اگرچہ میں نے یہاں سے
 کچھ دیکھا ہے مگر میں نے
 کچھ نہیں دیکھا ہے

ہی ارزو وصل و ہجران نصیب	شہر کی دیکھنی میں گداؤں میں اب ہم
قاتل تو پیش چشم ہمارا تو کئے	کہہ لگتی ہجوم میں و نہ حساب ہم
آگہوں میں ثبات پر دولت ہاں میر	
محل کے سید کو سمجھے ہیں خواب ہم	
روایت تون	
اہل دل کے کیا سبب محبت ایش	شیر کا سکن نہ کیا مثل گداؤں میں
کیا سبب کوش ساتھ غیر کی ہون نہ نہیں	چاہے سچ کی ہانڈی تو ہمارا نہیں
ہو گیا ورنہ لہو پی سی میر اس قدر	شیر نہ کرو دھڑکا، سورج نہ تلواریں
اس قدر لاغر ہو نہیں چکا ہر شخص	مرغ قالمین لیکنی تنگی کی طرح منتھیں
کا عہد کا گہر بنا یا قاصد ان کا	رک گئی خط سب کوں سر نہ ہواریں
مشکر باج ہو گیا رطلٹ گیا	سیر کو امی جو تم ڈاکا پڑا بازا میں
عقل جس میں ہوا او میں نہ ہی	کھاٹ ہوتا ہا دیہ تیج جبر ہزار میں
چور زخموں میں ہمارے گویاں	چور خانے جیسے بھوکے کوئی لواریں

یہاں میں نے بتا دیا ہے کہ
 اگرچہ میں نے یہاں سے
 کچھ دیکھا ہے مگر میں نے
 کچھ نہیں دیکھا ہے

یہاں میں نے بتا دیا ہے کہ
 اگرچہ میں نے یہاں سے
 کچھ دیکھا ہے مگر میں نے
 کچھ نہیں دیکھا ہے

[illegible]

۲۳۶

[illegible]

رستم باغ ابله بنی خرم بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 ازین جادو زخمان کی کجا بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت

جس جگر ز جانی بخت
 رستم باغ ابله بنی خرم بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت

او بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت

خط ہوا اظہار یا فرق حسن بامین پھنس گیا جابر دل پر داغ ریف بامین مسہ کی تھیر اکٹھو نہیں تھیں لائیں دست بچھین سے سوار میں فریاد کو دو قدم اوس شدہ رو کی ساتھ چنا کجا عاشق ضلوق نہیں محبوبے جا بکجا واہ رشتہ تو تماشادیدہ موزن سبز ہی ساجن گردن میں گوارا بہشت بعد مرقون روح شمع کی رہا مانند تم وہ یوسف ہوا اگر کی خریداری کا قصہ قطع میدان شبنم بخت کو کر سنگین تو اگر گلشن سے جا آتھہ تا کو میں جہانمادہ نہیں او کی طہنیت	بال آتی مہن نظر آئینہ رخسار میں آشیانہ طائوس باندہ باد ہار میں دانتا طوق کوئی گردن بامین گل گریبان جا کجائی سیکوون بامین کبک عزیز رنگ کرتی مہن جاکہ میں ماس لکاشع کی پرواز کب بامین صرف اگر اکٹھو کی دھیلی مہن میا جھج رہتی ہے ہمیشہ خانہ خا میں سنبیل گیسو میں باؤسکی گل خیار میں صفت یوسف کو زنجیر سحی بار میں اگیا ہی فرق اسے کی قمار میں سنبہ خواہیدہ چونک او ابھی میں رخسہ دیوارک میں سایہ دیوار میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رستم باغ ابله بنی خرم بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 ازین جادو زخمان کی کجا بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت
 بخت نین سحر سی خور بخت

کھار ہوں میں باتوں کا پونا
 دیکھتا ہوں اس کا پونا
 وہ چارہ لگا کی دین چارہ
 ہمارے سوا ہمارے
 غلام کی دین کی دین
 کلمہ اتری اس کی دین

تو وہ کھو حنا کے کسو ہنیں تلش و ا رہیں گے شکر انہیں ہی کھن جسم کے چپاؤ غشیم کیوں ہوا اطفال کو دن رعیم شکر جاتے ہیں سو عدم انجسی کیام فک اس قدر ہنیں عبادت کو چہا اچک	شب کو گل و رتی ہن کوئی طرح موت ہے کیسی حسرت ویدار کچھ زرخنے وضعیہ کو دیا دین سیں کے سوش سو اراہ ہون اپنی سمت کا ہنیں نہ نری برین صوم ہے ہر کہا تو جا کر خا خا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ کھار ہوں میں باتوں کا پونا
 دیکھتا ہوں اس کا پونا
 وہ چارہ لگا کی دین چارہ
 ہمارے سوا ہمارے
 غلام کی دین کی دین
 کلمہ اتری اس کی دین

روح جیسی ہوتی فسی شتی ای اسیر
 حوری سہر دنیا چشم دنیا دارین

آشنا داغ المیٰ انہیں گل کہے اوس کل حنا کی لہیز باغبان کے کروں کیا میں ہی شہز اگ میں کو دپڑن میں کہو یارین باغبان بطگل ترسی ہاؤن کنوکر	جانبہ صبر میں ہے کوئی پیدہ ہنیں لب شیریں کے برابر مزہ قند ہنیں گل کو کیا مجھ سے تو بسین صفا ہنیں حکم کے دیر بندہ تو کہہ ہنیں ہنیں شاخ پرفروہ ہو غن قابل ہو پیدہ ہنیں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیار خندہ لبی اختیار باغبان
 زبان زبان کا می ہن ہن
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

کہ گزری آئے چہرہ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

جہ پین منظر سخن سب
 وہ طویون کار کے شکار خون
 کہ از دل کا ہندو شکار خون
 رابین من سے خود شکار خون
 نام پہلے کے شکار خون
 شے اپنے کے شکار خون
 اس کے شکار خون
 وہ ایک دو میں شکار خون
 کیا قیامت میں شکار خون
 ریکو حکم کیا شکار خون
 شوق نظارہ کی شکار خون

ساقیا باب جانتا ہے ہندو	نبد کرنا ہی عبت تو دہن مینا کو
سچ ہونیا میں کے انصت فرزند ہن	سعد اشک کو کہتی ہی کچھ غنہ
کون کتا کہ تم ماہ وہ چند ہن	ہو سہ چار دہم چار برس کن من
چاک و امان حہ قابل ہو پید ہیز	واع احسان ہن دنیا میں بڑوں
گرد جہاں کے ہا لہی گلو بند ہن	حسن کا بند کلا ہی اسی شکستہ
قیمت اس کے کب شیکر سر قند ہن	حاصل ملک ختن کب ہیا کھی گسو
وائرہ عین عدم کا ہی کمر بند ہن	ناف اگر سیم عدم تو کراں عدم
اس کے بہتر حق باری میں گھنڈ ہن	یہول طرہ ہی ہن تر خند شیر جہاں
گرہ دل گرہ دانہ اس بند ہن	کہول واسکو جہاں ہی ہلا کیا حاصل
صاف طاہر ہر پر قتال فرزند ہن	اپنا مضمون ہے ہر افروہن کا ٹیکا

۲۳۹

خوب نعم ابدال اسد بخشا ہی اسیر	
واع نسیمین ہمار ہی جو فرزند ہن	
داخل ہوتا کچھ جو مجھ دیو اسکو نچرین	تخت بر یوں کے اور تختی بڑ نچرین

جائیں گوی کی طرح دور دور
 سو جفا خاک ہنیں اوس ہر شے
 ہاں تہہ ہاں میں یہ کھنڈ
 ہر پتہ خار و فیا و نین اس کی
 ذراں کی کھی زیر قدم یار ہن

زلف خط سید شکر
 نئی مردہ ہر باغ
 ہاں ہر دو کام
 ہاں ہر دو کام
 ہاں ہر دو کام
 ہاں ہر دو کام

دوست کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے

<p>بند موسیٰ ہو گئی اس کے قصید میں مریح زن با پی نہیں کیا کہی میں کیا سو اچھے چکان چوب میں طوطیوں کو بند کر دی آئینہ تعمیر زلف جو ہر تک پستان اتری طرح گردش گردش می تھی تیر ماہی تصویر تڑپی قلم تصویر میں شیر ہیٹ جا اگر شامل کتب تیر ہی عیان ہو کر مایاں شیر تیر چاند نہ رہی شب خانہ بخیر خون کہ ہند لگائی تاحن شیر میں جی اوچھا ہوا اس پھی تیر میں باندہ دین محبو جیل مست کھیر میں</p>	<p>کیا کہ اپنی زبان ہم بچے میں اہل جوہر کے لہی حج ہوا سکون خشک مغز سے کیا حاصل ہو جو اسی سجا کر صحبت میں اگر وہوں ماتم اقل نہیں ہے کسکو مجھ جو سیاہوں آسان چاک ہوں گون ترمق ہاتھ ہی کہدی گرا می حسن صحبت چاہیں کہی ہی جگر کو جاک جسم عریان ہمارا اکو می شیر قید خانہ جو ہی اوس جگہ چہر کی د زینت دشمن کے منظور ہو مابہرگ امی بان معرفت بایر ہو ہنر ہون و روانہ کہ ٹورن مثل از نگہ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جسٹ بان تیر سنا کر کی گئی تیر
 حسن کا اند نظر کس ہر جا
 بہر سائیں صفت کو کیا کہی
 سنا اچھا ہی کل ہاں دین

۲۴۰

دوست کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے

دوست کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے
 جو کہ کسی کو کہی ہو تو کہو کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے

پیدا آمد ایک دل جی الا که شمع
 چو کون بین نیاختن سبک جان
 عیان چون بوی طبعی که بیا
 شمع که در میان جان که بیا

دو که کیا مطلع کیا او فاعل عالم فاعل	صرع ابرو لگا کر صرغ شمشیرین
اسی شکر کیا تری حسی کو کوکرت	دانه از خیرین پانز می شمشیرین
باو گاه سر آله جلتای مانند جریغ	شیخ کی حاجت نهین خانه خیرین
روز اول حب که ای جانی ای شکر	رور باها خامه دست کات تقدیرین

حسب پیر و جوان نه نهین هرگز اسیر	
اکب دم کار ربط هوتا کمان و تیرین	

مر گیا ہون یاد ابرو بخت بی میرین	ہو روان سیر اجازہ سایہ شمشیرین
چشم سنگون جلفہ رفت بی میرین	ہی دکان می فروشی کو چہ زنجیرین
آئنی بنی بن اینک سیر سنگ تیر	بعد مردن ہی حیر امری تقدیرین
وسی مشاطہ بجو مایہ گنشتہ	اب نگینہ میں ہے کلمہ کا ادوی حاکمین
ہاتہ کیا شمشیر سی سر تو تم تشک	سونہ ہی کیا ابرو حیر پچی مار کی تصویرین
قدیرین آیا مجھے کس طرح طلع کابل	بانع حبت کی ہو اخانہ زنجیرین
عقل حیرین ہاوسی کیا لکھون مایہ	سکڑن مطلب میں آئینہ شمشیرین

خفت کین پری ہر گاہ
 سونی کین کین کین
 شخ نصیب کین کین
 کین کین کین کین
 کین کین کین کین

۲۴۱
 آئینا کس طرف تو گیا کاوان کیا
 بین غفلت سن میں اندر تصویر کیا
 اس دیو میں صلیک ان نشان کیا
 بیامون آیت چو کلا تیر کیا
 پیر سیر باوونی کین حیدان کیا

ایں صوفی سیر گارگ پین حیدان کیا
 دلشید لافال کین کین کین
 فطرت صلیک کین کین کین
 کین کین کین کین کین

کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل

خط کا لکھ بیجا جواب او سچے آتا ہوا موسم ہو جا سید جج اس میں شعی الی لکھ تو وہ ہی خوشید ویکھی متھو لکھ باہم پراوس نا با با کی ملی محکو جگہ تنکد سی سیان ہوز و زکی ہوا دامن او عفو کا ایدل نہایت ہوا ترک جو صمنون کیا میںی ہا بند ہوا روح بیل سید ہشتین با ہوا زلف اگر وکھی گا خاں صبح ہوا	آگی قاصد اجا ہی تقدیر میں معجز داؤد نالہ مرا تاشیر میں اشک بہر آئین سے ہر تصویر میں شک ہی کیا می ل عروج کو تقدیر میں دن گذر جا با ہی زرق شام کی تقدیر میں دسترس صبت ہو تا ہر تصویر میں شیر کا پس خروہ ہی ہوا کی تقدیر میں شمع کا گل جان پر و نیکی کی تقدیر میں دُوب کر مر جا گا ہر سچ جو تقدیر میں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل

۲۴۲

حبا حمد و ز محشر ہی محکوبی اسیر زیب ہی مہر نبوت سی خط تقدیر میں	بی تکلف چل لازت بی پرین چشم پاک بہ اہل ظلم کی تقدیر میں
--------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل

کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل
 کس کس سنا زین یک در لعل

پری سوزنی کیا عشقی بن منور و فانی
جاننیک بیست و نیم روزی گریزین
سلسلے غزل کا کیا کام قد
کھنڈ دلت

بیج ایسی میں آیا ہوں تو کی کیا کریں
عقیقہ کو حقیقت کی دل آئینہ
آئینہ چاہا کی اہل عصا کریں
سیر سے تھوڑی بہر جوئی چاہا
حاجت منع ہے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
الطيبين الطاهرين
اللهم صل على محمد و آل محمد
صلواتك مباركة يا ذا الجلال والإكرام

[illegible]

تہ کا سینہ سم سے طرب خیز ہوا ہوا ہوا
ہزارا فلوں کی سی ہستی میں لکھی ہیں
عجب کیا لاغوبی ہیں جو ہر لہو لہو
جو گہک جاتا ہے اور یاد یاد یاد
منہ پر کیا میر طبع چاہی ہو

زمین پر جو چلا میں سپہر پر یونچا
چہرہ اجو گیسو جی جان کو بیڑ پین
چلا تو ہون تر کوچی پر یہ شہنیز
و کہای یاد نے ملوی جو کچھ سوال کیا
تلاش زرق ہے اسی کے دونوں پتی
و مہشت ناجوہین باور یار آنے
ہمارے آنکھ کی حلقی تو دیکھ لو حسد
سمیٹ کے سایہ شیر مار میں سویا
سرنیاز تھا اپنا سجد و کاشفاق
بتو کی راہ میں سہ تمام عمر جہ
سنا کہے نہیں ٹر یونکی راہ جدا
مری قلم سے اس حرم کو کی نسبت
عرف عرف خرد و پاک گریسوی ہیز

[illegible]

نہی تو اگر کیا
کے ہی ہو چکا کہ تو جو کہ
صدقہ و درود میری کوئی بھی
رہ ظلمت کے تاریک پہاڑی
خدا کی رحمت سے کہیں بھی
دوران سونچا جیسا کہ میں نے
اس سے پہلے چکا کہ میں نے

دلمی کی فکر کی کہ پھر پھر زور زور سے پھر پھر
 دلمی کی فکر کی کہ پھر پھر زور زور سے پھر پھر
 دلمی کی فکر کی کہ پھر پھر زور زور سے پھر پھر
 دلمی کی فکر کی کہ پھر پھر زور زور سے پھر پھر

دنیا میں اہل راست و لیل عروج ہے تکلیف کا طریق فنا میں بندھن کیا خوشنما جاغریاں تہی کا گنگ سنستہ اٹھیں کہ روز قیامت ہے کور کہتے ہیں جب کبھی مری مری مری ہی اسکی آب و گھسی ناسکی نور کیا جلد ہے ایسے گئے ناسد بول	سنی سپہر یہ خط استوا میں پیدل ہی شہر سمنند میں تن پر نہیں مین و اعشیہ بوقبا کی کشتے جو تیری خشت وندان کی یہ چار کن مصرع لف و تباہی کعبہ میں جودل کو وہ قابل سرکشی شاید ہی ہو مری قاصد ہوا میں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ خاکسار ہیں کہ پس گاہی اسیر
 صُری ہمارے قبر میں خاک شفا میں

رہا کرتی ہیں صحرا اگر چشم چاہیں رہی ہم شمع شمع غم باغ و تیز بزرگ آئینہ ہر ایک ہی صفا کرتی ہیں	ستارہ ہمارا اگر دوش چشم غزالہ بھری کاشی جود اس میں تو رکھی کرتی بسر موی ہا اپنی صحبت گر مسلمان
-----------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------

عالم میں ہر مری مری مری مری
 عالم میں ہر مری مری مری مری
 عالم میں ہر مری مری مری مری
 عالم میں ہر مری مری مری مری

صفت ہمارے عجیب کان نہ نہیں
 صفت ہمارے عجیب کان نہ نہیں
 صفت ہمارے عجیب کان نہ نہیں
 صفت ہمارے عجیب کان نہ نہیں

کاشی کا شمع شمع غم باغ و تیز
 کاشی کا شمع شمع غم باغ و تیز
 کاشی کا شمع شمع غم باغ و تیز
 کاشی کا شمع شمع غم باغ و تیز

حلقه گیسوین در کوه گیسوین
 در کوه گیسوین در کوه گیسوین
 در کوه گیسوین در کوه گیسوین
 در کوه گیسوین در کوه گیسوین

<p>مری شتی اگر سوسال حکیر کیهامی فاین یجا شتی ای گشت تاسف اودندان بجیک کج تنهائی هم اخلی هنی ایز کیا جب غیر نشانه ترمی لب پرشانه جیک کس حکیر هی مایه پوانه چرخانه مری اعمال کانتی مین بلای وکی ایز کستان مین مایل او پوانه چرخانه عصا مانند موسی اژدها موسی مین ربا کر تاهی خورشید رخشان سیر ایز چراغ ویدیه صلائی نوح طوفان یجا کر شمع شب کو ای غریبان بزنگ غنچه سر سر ایزدان گریبان</p>	<p>هینین خوف غوغا اوسو کور اکیو همار از نیشل سببا اود کولتا هی یهان مغر خالی هو گیا بخیر کی صل مین سمجها یه که میری سر آرزو آج صفا بهت مضطر هینیکر شعله وین ده لاغرمون کهو کفار و ز محشره قور اکیو میر میر کوهی محبت جیشو ترگی گهر مین ای و تخی مین قدم کون جال لایک مین مین هار و نو فکس مراد او بر آینه مین کو اکر و نا اگر ای فایده خوانی هی کج جو سوا رها کی کوهی صوت هینین غلکی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یون آواره اودا ایز
 ایک جیش مین آواره ایز
 سون کیهامی ایز
 سون کیهامی ایز

۲۴۹

ایک مضمون یقینان در مین
 ک کی بل کیهامی ایز
 چهل اس غلک ایز
 دوب مسموم کیهامی ایز
 ایش یقینان کیهامی ایز
 غنچین ملک سلمان غلک ایز

اسیر ای بیعت نزع کلین سی وصیت

لا اله الا الله
 محمد رسول الله
 لا اله الا الله
 محمد رسول الله

استخوان بن پنهان شد
غیرت ساغ غیب بدین یون
هرین غم سارینانی جز اینی از
نکواس نزل اسی بن جبر سار
هم در این سفر قصد سفر کتی از
رنبه عینک کما بود و کوصا حاصل

K. D.

ایں آئینہ میں ہر آدمی کو اپنے آپ کا عکس نظر آئے گا۔

سب سے پہلے اور پہلے ہی وہ
 جان شوق میں کہ کہی ہیں
 خاک زندان کو کیا سوچیں
 نظر نہیں آتا
 سب سے پہلے اور پہلے ہی وہ
 جان شوق میں کہ کہی ہیں
 خاک زندان کو کیا سوچیں
 نظر نہیں آتا

کسی جا بجی نرفت تو شکر
 چو پدید آید ز رخسار
 دل خن خن می آید
 دل خن خن می آید
 دل خن خن می آید

ملین سوادون بکوشانه سان کمر کمری زده چهره پرور او نه بهولی گاتر یک سگ مجروح	چو البته تیری کو چرخ زلف پشامین که مثل ماه و انار شکسته که بچایمین سوار طربان کو می آید
-----------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------

جواب تو هرگاه سر به اک و ن دیده اهل صفا بمان	
-------------------------------------------------	--

و کہا دن سینہ پروان اگر جاگشت بچہ مگون آب اگر در کمرین با لیل جاندار میسر شمع گو بگویند شیشا لچرین زمین بندیدہ ایسی سہارا شکستہ مربع آری کجی او گشت حنا میر کہ ورتل میں ہے ایسی کجا چاکل کیجے چشم خار سے نیکو خاکسار کو اوسی کا دیر میں جلوہ آوگا نور کشی	تو بادہ اشبان بلبل چراگدین تو اپنی اگ سی ہر لعل جی بجی شمع چراغ و آغ لو کہ چو چاکل گریبان بگو بون کہ جگہ ہر جا میں تو آگیا باز جو اہر کی نظر آہمین پہل سامج جان تو خاک اور لگی ہر کو چاکل گریبان نہیں ہر جا جو دعوت نوح سیکند نزا عین اس قدر میں کسندی گریبان
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۵۱

بالمی سہانی کباب شامی
 جس جگہ ہوگی زنی کشتہ بگشتہ
 خوف از در آدوم ہر آہستہ
 سورنش دل میں من لکھی
 کشتہ جسم کی بونی بونی

کوئی نظر نہ کرے
 کوئی نظر نہ کرے
 کوئی نظر نہ کرے
 کوئی نظر نہ کرے
 کوئی نظر نہ کرے

[illegible]

اس میں من غافل کی طرح
 ہونے سے پہلے ہی میں نے
 خط بیان خود کو گاروی دیا
 یہ دونوں دھبے غزل کی جانتے ہیں
 غزل جو غزل ہے غزل کی جانتے ہیں
 غزل جو غزل ہے غزل کی جانتے ہیں

تاشا چار باغ فکر کا ہی آئیہ دیوان میں

بہتر کوئی عدم سفر سی سفر نہیں گھر میں ہی جا کی مانند در نہیں کیسے خبر کہ اب مجھے اپنی خبر نہیں صاحب گھر ہی کی بندگی کا نہیں آگاہ کوئی بیکہ تو نامہ نہیں مجھ کو مہار کھمر کی قسم و نہیں ہی کام اردو ہا مجھے گلشن کا نہیں قابل جو اسکی میں کہ مہار کر نہیں صیاد اپنے قابل پر وار نہیں گھر سیکڑوں میں پرکوی شہر کا نہیں حیران ہوں کہ شام آہی شہر نہیں ہر چند سوختہ ہوں شہر ہوں شہر نہیں	ہموار را کہ کہیں نہ رہن کا نہیں غزلت گرین ہوں مجھ کو کیسے خبر نہیں لایا تھی صدا و سکی خبر ز عینیت خلوت سرا و میں کسے وزم نامہ لیا تو دل کو ہمار بھی ساتھ بولی جب گرگی میں صندل کی کیا فرقت میں کی لئی جاؤں گا کہا احوال میں ایک جسم کو دو کہی ہیں باغ جہان میں طائر تصویر کی طرح اہل زمانہ ہر میں جو پڑتی چہا کیوں باذوق میں گر بیان ہو اچھا اوس نگدل کے دل میں کون سی طرح
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ دونوں دھبے غزل کی جانتے ہیں
 غزل جو غزل ہے غزل کی جانتے ہیں
 غزل جو غزل ہے غزل کی جانتے ہیں

ہونے میں ایک مجھ کو شہر کا نہیں
 گھر سیکڑوں میں پرکوی شہر کا نہیں
 حیران ہوں کہ شام آہی شہر نہیں
 ہر چند سوختہ ہوں شہر ہوں شہر نہیں

غزل جو غزل ہے غزل کی جانتے ہیں
 غزل جو غزل ہے غزل کی جانتے ہیں
 غزل جو غزل ہے غزل کی جانتے ہیں

سختی کا رات گئی تھی ابھی
جی بک رہا تھا وہ کھانا دینا
خوش ہو کر کھانا دیا
خوش ہو کر کھانا دیا

سختی کا رات گئی تھی ابھی
جی بک رہا تھا وہ کھانا دینا
خوش ہو کر کھانا دیا
خوش ہو کر کھانا دیا

تہا نہیں میں اوی نہیں کھجنا ظاہر ہے کہ آتش حسد ہر قرب ساقی اسی کے رستی ہنسنے کی گو سی بن پراو کی گھر کھنچنا دریا ہوا یہ گرم مری شک گرم سے محشر میں ہر بلا کچا لیکے مرے	رہن سہ سہ سہ سہ سہ سہ ہو جیج و تاب میں موی کھنچنا جام شراب کوئی ہنسنے چہرہ وہ صاف ہے کہ مقابل ہنسنے چہا لاکھ صدق میں بڑا کھنچنا ہیں نوح نا خدا مجھی طح خان کھنچنا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۵۵

مے نہ تو تھے کس کس کا اسیر دنیا میں قیمت صدق کھنچنا

سکر مول ہو سہی کا محل ہنسنے خجہ میں بال قوت بازو میں ہنسنے سحر میں چل کی کھینچے ٹھہری لاس کو امی تیس جا میں ہشت کر کیا کوئی کاشا بنے فقیر میں دولت کو دل کیا	اظہار و دل ہے ہمارے ہنسنے وہ ترک کیا کر کی ہمارے ہنسنے اتک تو پاؤں لگ نہیں ہنسنے نیری طرح مانع میں نے ہنسنے سلطان محل نہیں سلیمان محل ہنسنے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یوگینٹ ہنسنے ہنسنے ہنسنے
ہنسنے ہنسنے ہنسنے ہنسنے
ہنسنے ہنسنے ہنسنے ہنسنے
ہنسنے ہنسنے ہنسنے ہنسنے

سختی کا رات گئی تھی ابھی
جی بک رہا تھا وہ کھانا دینا
خوش ہو کر کھانا دیا
خوش ہو کر کھانا دیا

بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین
 بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین

کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین اسنی سوانہی شیل امیہل نہیں سنی نہیں مین شاخ غزالہ نہیں شخو مین کم غزالہ سے اپنی غزالہ نہیں یوسف کو میری ہشت گرگ اجل نہیں سحر نہیں یہ قندہ نہیں عیسیٰ نہیں اوس شملہ روگرم ہمارے بغل نہیں گلہ سہ جنان ہمارے غل نہیں کس کام کا وہ آئینہ حسن کیہ دل نہیں خامہ تو اپنے ماتہ مین گور قل نہیں اسی فکر کس مین مین ہمارے غل نہیں انسان کی اختیار مین اجل نہیں جو آج ہی جہان کے صوت وہ نہیں	وڑی اگر تو یہ سفر آخرت مین ہے زنجیر زیادہ مین سو دجہان مین بی ساز و برگ خوشی جستان مین مضمون جیت یار کھمک کب بندہ گئے فرقت مین چاہے قیر کاشتاں پیل کہا ہی گا کوی لقمہ غم کیا کرسوا کس طرح بستر ہر ہو کیئے مضمون بندہ گئے تری عاصم کے حوش اہل صفا کو وضع سبک سخت عیسیٰ کیونکر نکار مرغ معانہ کہیلے اعلیم شاعر کی توہم بادشاہ مین مین وزیرست ہر مرقہ رت خلکی ہر دم کا رہا زیادہ کے ملک
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین
 بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین

۲۵۶

بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین
 بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین

بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین
 بنیاد کیسے بارہ کی ساری دل بوزان پایا رہے
 کچھ سے پورے کیسے تھیں ہر دین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

FDA

سید علی حسینی

مستطابان که با کمال

سنة ١٢٠٠

الحمد لله رب العالمين

[illegible]

سید محمد علی

کے ایسا ہونگا میوٹان خان غزنی
اسیر اب میرا دوسرا ہوم ازبک
کہ ہے آفاق میں گام خم و سوز
نا طلعہ چہ ہاں کج خرم بی ہنوز
وہاں ہے ہر دہانہ ہر گز نہ گزرتی
اشک جگر میں زار از غم بی ہنوز
من کا کوئی سیکہ نہ ملے ہنوز
سے ہنوز

گردش کرو و سچ کچا اید اکنیو نکو ہیز
 راج میری لکڑ میں ہن سچا جسد
 الفیت نذران جا بائیں کٹ جاتی ہی عمر
 دای متمت آجکی شب اب ہی تیار
 حادثات دہر غافل ہن کیا اچ جان
 منزع سبز فلک سی کیا توقع رزق کے
 ہونہ دیوانہ نہاین کا جو محکوش
 ہاتھ اگر وہ غیرت عیسیٰ گونیازی
 خط نہین نکلا ہی اوسکی چہر زور پر
 بر تو افکن جب دیارین آوہ و صبر
 روتی میں اکنہین نماز سچا نہ میں

کیا تعجب ہے کہ دشمنِ مومن چونکہ بددین ہے اس لیے
ہے مجاہدِ رسول اللہ کی اصحابِ مین

این کیمیران فتنه کی خبر شنیدم
بوی گلشنی تو باد غمی پنهین
روز ریحایی میان مشتاق و معشوق
رابط همای گاه سپهر مستور
کاروان بین ناگواریست بهر سو
اشک جگر من را در دهن می پاشد

میں جہان میں
 جسے اب کرباب کرباب ہے
 دیکھ کر کوئی بارانِ فتنہ کلتا
 نقشِ پلاسٹک دم میں کدو سے
 جب میں کہتا ہوں سرگرمینِ اُفتی
 میں کہتے ہیں کہ غریب سے
 مرزا کو دیکھ کر ناخن خراب

۲۶۰

ابو بکر صدیق کو بلا کر مٹی پتھر
 طعنتیں زبان لگائیں کیسے کیا
 کونج مٹی ہرین ہر سیرکے شہید
 آسمان گرا ہی گزشتہ زمین
 شکستہ روشتا میں چوہو درک
 فتح نامہ آج کیا نہیں آج
 میں دیکھتا ہوں آج

شبی که در آن گلی مقدار بنفشه
باز در آن گلی شکر بنفشه

ای قناعت عینک نظر است
نزل ملک عدم را بر کتی
کوی بی کوی جو کی
چشم دل با دلیا مع قهر
ایک جی فتویا بر نظر نظر

خوش چمن خورده خورده جوی پری لیلی لیلی
 سبزه باغی باغی باغی باغی باغی باغی باغی
 سبزه باغی باغی باغی باغی باغی باغی باغی
 سبزه باغی باغی باغی باغی باغی باغی باغی

رنگینی سبزی کی کف صیادین مال تک اپنا گرا ہے خاں صیادین شیشہ رو تار کسا پنہ ہی فرما دین طوق پڑتا مجھ سے پہلی گردن دین سیر کو آئی میں پان نہم آدم پڑ مرغ دل ہے فید ام گسیہ صیادین جامی لاشین ناپی خراب آبادین نوبت اب تلواری کی ہی دہر دین رگھے دو چار تہ کف صیادین ہون گل بازی گراس گشن سجادین کیا تھلف گل میں کیا شاخ شش دین جیسے غل کر تاسی طائر تھج صیادین چورہ جا اگر خنم سرفرا دین	طائر نگ جنا ہو گشن سجادین وہ گرفتار زل ہو گشن سجادین ساقیا میں سب کی تباہی دین موسم گل میں اگر تھن پرا جہن گشت چہری پاو کی خط شہنشاہ باغبان نے پانہ دام سی ہی کیا دیکھ آئی سیکڑوں سحر ہارون شہن رشک ہی نہیں کہجے ہی ابرو کی میں طائر تھارٹ پر کھن شش گیا جسطرحا ہوں پانہ ہوں میں دل قدر رو بار کچہ خوبی میں کلم شہن ناکش ہے دل مرادست غم قمری چنانچہ قصر شیرین کن ہی لید
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سب سے پہلے جو کچھ کہنا ہے
 وہاں پہلے کہنا ہے
 سجادہ شہنشاہ کی تاج
 اتنا دوزخ میں دید پڑم نہ
 جگہ سے میں اہوں تو پوچھوں

طائر تھارٹ پر کھن شش گیا
 جسطرحا ہوں پانہ ہوں میں دل
 قدر رو بار کچہ خوبی میں کلم شہن
 ناکش ہے دل مرادست غم قمری
 چنانچہ قصر شیرین کن ہی لید

فدقاست الصدوقہ فہم تانین
 حرا کبیر قنین کسرت کسرت
 حرا کبیر قنین کسرت کسرت
 حرا کبیر قنین کسرت کسرت

اخذ کار روز قیام دوزخ
 حضرت وایکس میں تاہم دوزخ
 باقی جو درجہ میں دوزخ
 اولیٰ ہونے کا کلمہ
 راہزن ناز و اداس دوزخ
 نقد جان پہنچا کیا عمل

ہون میں خود پائیدارم نصیب ہاتھ اپنا ہرچہ رہتا ہاگت نہ ہون بچ رہیں شاویا خانہ سیاہ ہی مگر پیوند شام سبک شمشادین ہی جگہ تھے ابھی سیر دل صیادین	صوت طائوس سیر مال پر گلاہ میں وہاں اک دینا کہ ہم تھی کہساویر ہون وہیل سیر مریخی خوشی ابھی اسی ہے قیومیکہ کر پتان کہ حیرت ہی مگر کیا سہن میں تو پیر مقش میں پین
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لال ہین مرغ خوش اکان سائیری بندہ گیا کیا رنگ سیر کشن اسیا دین

یاد و مرگان بعد مردن دل ماشا باغ اسی شک جہن بلان ستر می چشم عالم کیون ہو گراین مراحون جان ہے تیر فدا دل ہے شاد شاہ آئینہ میں عکس اسکا دیکھ کر بھیجی ہم خون بودا کہ ہو کٹ جا جو تہی نہی	عکس آئینہ کا جو ہر نگیا فولا شل میں ہے زبان گ گل فرما تیرہ بچی مسمی ہوان ہون نہ آباد ہی خلیفہ کی لئے جو کہہ ہی ابھین ہی پر شفیقہ کی بے قلعہ فولا جامی شتر چاہے خج کف مضان
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

باری کا کہہ کر کیا ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے
 جان سے پہلے ہی جانے

مہربان احمد و جہد رکا ہست ایک
 علی بن نور خدایہن دوزخ
 شکل اسان ہا سبب
 علی یک عقدہ کاشان دوزخ
 صفین بانی دین دوزخ
 صاحب اطف و عطا دین دوزخ
 کیون ہون علی کو بخشش
 ۲۶۴
 شام روز خرابین دوزخ
 سچ تو بیکر خاں ابھی
 عشق میں سوز دین دوزخ
 سچ تو بیکر خاں ابھی
 عشق میں سوز دین دوزخ
 سچ تو بیکر خاں ابھی
 عشق میں سوز دین دوزخ
 سچ تو بیکر خاں ابھی
 عشق میں سوز دین دوزخ

کیا یہ کہیں گے گا دل پر واع کشتہ
 باغ میں آتی تھوون اگر اور کا نظر
 وکھو دسی اہ ہوئی یہ بالکل غلط
 وہ ترا خسار روشن حج ہو جاو چا
 تربت شیرین لے کو اوتا را حج ہے
 وشنی سی روز خیر تیز کہتا ہی ترب
 باغبان کو ان کو بیل کے پیٹنگی فکر
 اسی حاکم کی زبان کاٹی جو حضور پنا
 یا آئے بد عاکیا ورن کہ مومن ہی
 روز جاتا ہر کل پر سیر کو نہ خانہ بک
 سیور کے بعد شیون سی صحت ہے

کیا یہ کہیں گے گا دل پر واع کشتہ
 باغ میں آتی تھوون اگر اور کا نظر
 وکھو دسی اہ ہوئی یہ بالکل غلط
 وہ ترا خسار روشن حج ہو جاو چا
 تربت شیرین لے کو اوتا را حج ہے
 وشنی سی روز خیر تیز کہتا ہی ترب
 باغبان کو ان کو بیل کے پیٹنگی فکر
 اسی حاکم کی زبان کاٹی جو حضور پنا
 یا آئے بد عاکیا ورن کہ مومن ہی
 روز جاتا ہر کل پر سیر کو نہ خانہ بک
 سیور کے بعد شیون سی صحت ہے

۲۶۵

موقلم طاووس کا پر ہی کھنڈر میں
 قرمان شاخین کا لہین صبح میں
 وہ ہمیں ہو لاہو اہم میں کجا میں
 رشی آجا چشم کو ماورائے
 نفس مخون لاکر کے مرقہ فرماو
 ہی یہ کاشیہ مقرر شکر کی اولاد میں
 حلقہ دم اجل ہے گردن سیا میں
 ابد اکب ہے اسی تیشہ فرماو میں
 جلد مر کر پامی سکن جنت شد میں
 چال پر چلتے ہیں تلوار میں آما میں
 یعنی عثمان پور آئی علی آباد میں

کیا یہ کہیں گے گا دل پر واع کشتہ
 باغ میں آتی تھوون اگر اور کا نظر
 وکھو دسی اہ ہوئی یہ بالکل غلط
 وہ ترا خسار روشن حج ہو جاو چا
 تربت شیرین لے کو اوتا را حج ہے
 وشنی سی روز خیر تیز کہتا ہی ترب
 باغبان کو ان کو بیل کے پیٹنگی فکر
 اسی حاکم کی زبان کاٹی جو حضور پنا
 یا آئے بد عاکیا ورن کہ مومن ہی
 روز جاتا ہر کل پر سیر کو نہ خانہ بک
 سیور کے بعد شیون سی صحت ہے

کیا یہ وہ سہا سہی موہوم کا اسی اسیر
 ورم وہ دم ہو گزر جا خدا کے یاد میں

نظارہ دور کور شیشہ مار کی تیر
 روانہ کرنی تین جس نامہ بر کا خط
 ہم اوکو مل کو رہتا کہ شہر میں
 دیکھا رہتا تو اس کو تم حال پنا
 جو ہم جیتے ہیں کی گئی تیر
 بہت برہا قیون کا و غل میں
 جہان یہ جہان عالم نامہ ہونک پنا
 جاکر کی آہ شہر میں گامہ کی پنا
 خود کی گئی گامہ کی پنا
 خود کی گئی گامہ کی پنا
 خود کی گئی گامہ کی پنا

خدا ہی نام طلب و جاہ کی پنا
 ہم کو نہ پنا جس نام شہر میں گامہ کی پنا
 خود کی گئی گامہ کی پنا
 خود کی گئی گامہ کی پنا
 خود کی گئی گامہ کی پنا

وہ فیروز بادشاہی نے نصرت میں خود کی کشتی کا
 جہاز بنایا اور وہ زمانہ کہ ہندوستان میں
 ہندوؤں کی حکومت تھی اور وہ زمانہ کہ
 ہندوؤں کی حکومت تھی اور وہ زمانہ کہ
 ہندوؤں کی حکومت تھی اور وہ زمانہ کہ

<p>مصلحت کے کوئی کام اندھا نہیں کمال کا بوسہ طلب کرنا تو گویا اپنی سب سے مینائی می کے خوف پامال نہیں حشر موقوف تغذیر بد اعمال نہیں قید کیسے تو دلوں کو فارغ الہا نہیں مانع پرور از سکونی پر و ہا نہیں مہربان آتش ہر کوئی کھیرا نہیں کوئی دورہ ہوا امام عصر خالی ہر لغتیر اعذیب کشن قالی نہیں مل رہا کچھ خزانہ غیب کا خالی نہیں کیا کہیں کے اوسین گل شاہ اجالی نہیں چچ صنعت کا ہر رشتہ نہیں لفظ اس و فرین معنی کوئی نہیں</p>	<p>کیا ہوا محلو اگر حاصل خوش اقبال نہیں کیا تھا ہر مہر میں ہے عقد خالی نہیں میکشون کو حادثات ہر کی کام ہے خون میل کر کی گل گشتی کی سولی ہے مایوں کے بچیر اگر اور مری اور ہے چون طارنگ چین ہیں گشت عالم میں ہم وصل کے شب میں فراگھر کا بھی ہے حجت حق ہمیشہ اہل عالم پر نام صاحب تقلید میں کمال صافی ہے طبع معنی کس جبارہ مضموں کی ملا شہ طہی سدایش مضموں کو تعلیم کفش زرین مایوں میں آج نہیں ملے جلوہ جامان ہر شے میں جھک نہیں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی حکومت تھی
 اور وہ زمانہ کہ ہندوؤں کی حکومت تھی
 اور وہ زمانہ کہ ہندوؤں کی حکومت تھی
 اور وہ زمانہ کہ ہندوؤں کی حکومت تھی
 اور وہ زمانہ کہ ہندوؤں کی حکومت تھی

[illegible]

غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت

جواب خندہ گل دی اگر تعجب کیا بیان کرتی ہستی میں ازاد و پر قمر سی ہکویہ صنون ہو گیا روشن فلک اس پہ ہے ہر جہاں مصطفیٰ نشان ہمارا مالہ دل کو وہ شوخ کیا سمجھے رکبات کا کو خیال ہوتا تلاش ہے لب غر کی فاقہ مستی میں صفات نسکی کو کس طرح تصور آ زوال حد کو جو پہنچے تو کمال کا خمیر میں خاموشی یہ صوت شمع خندک بیکر مانی کہاں ہیں یہ گر کی کوچہ جاناں میں لطف کیا خیال خیال سوید اول ہو جب چکا	زبان ناطقہ غنیمت لالہ ہنر شراب شرع میں سو اٹھال ہنر سوای داغ جگر جل کمال ہنر سم بران کا قیاس ہے ہلال ہنر فغان مرع کا صیاد کو خیال ہنر وہ ایشیہ مراد کہ حسین ہنر کفرض صوم بجز رویت ہلال ہنر مراقیاس نو اعمی کا احمال ہنر کیسے نمودین کہ بدرستی ہلال ہنر کہ سودہ میں ہنر گر قابل سوال ہنر شکار گاہ قلم ان تکمال ہنر بہشت کا مجھے اللہ سوال ہنر کہ بار خاطر کعبہ کہ ہے ہلال ہنر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۷۱

چاہتا تھا کہ جی کو کر دے
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر

ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر

ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر

مسکیش کو انفعال ہلا دم خمائیں
 کر ماسفر جو ان ہی شب انتظار میں
 مارا پڑی گا دل غم خمیان بزمین
 چمکا جو حسن او سو احوال نہ سنا
 ترا ہی مثل جلوہ ناز کہ باکی
 آسین جان سی کیا کام صبر بگ
 کہہ کر بات بیکہ کہنے تو مان لے
 بہکو غم فراق ہو غیر منگو غمیں مل
 ادیش کہ کو یہ نشی نسی نصیب فیا
 لاغورہ ہون نہا نہیں کہے نہ سکونگیر
 رباب ظلم گردش پس نصیب میں

تحقیف ہو جو آپ سینا بخار میں
 پر کیا کروں کہ موت پہن خستیاں
 وہو کا بھی شیر ہی ہر کج شمار میں
 بچ ہی مایہ ہو ماسوا پار میں
 خنجر کی آبی گہرا تبار میں
 آئینہ نک کہی لگایا مزار میں
 ہونی ہی سجاوے عا اضطراب میں
 کہی دخل کارخانہ پروردگار میں
 فی دہال میں پہول نہ کار کلاں میں
 دہوٹ میں چراغ لگی جو محکو مزار میں
 گرواب میں ہنگ آروڑ عار میں

دلا جیبت لکھو کاسلکے کس
 جیبت لکھو کاسلکے کس
 جیبت لکھو کاسلکے کس
 جیبت لکھو کاسلکے کس

پہر پی جو بھی نمی کرو طعنہ زاهدو ہی قس نزع ابود کہا دیکھی حال شاید ہو ایدہ حستان میں ترنا انبہ ہون غم سی سیم نونکی میں تیار ناقص شکم کے اور کر کی ہے شال جوشی و نہ لک کا ہون کہ جاوون جو ہی سطح کدورت دل میں حیم ار	توبہ خزان میں کی ہی کہ فصل گد زمی تمام عمر غم انتظار میں موتی پیری خدا کے زبان تار میں سیما جاو میں جا کہ مردہ فرامین دیکھو کہ بال ہے گہرا ابد ار میں ازور کی طرح در چہ جاوون میں شامل ہو جسطح کوئی تنکا غبار میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۷۳

کیا خوف تیغ حادثہ دہری اسیر
 ہون جوشن عاقبت کی حصا میں

پایا یہ لطف بوئے ابرو یار میں تل جا بجا نہیں خط خرا یار میں ہما بخت و زار کہاں نوگار میں دولت میں ہا کی کو خوشی ہی کیگار میں	نہجے کہ سبک ہی فرادو انھیں اتھی میں سیر کو حبسی سہوار میں باندہا ہار نے ہمیں تار میں ہنستے ہیں ہول روتے سہی شہار میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گل نہو جا چن عمر بیل باغین
 موت اجا ہو ادا وہ کال باغین
 سائت نہر کات کما کی باغین
 کون نالان است باغین
 طائر ننگ چمن باغین
 باغین باغین باغین

باغیان باغیان باغیان
 باغیان باغیان باغیان
 باغیان باغیان باغیان
 باغیان باغیان باغیان

[illegible]

ای صبا کی کو صلا و
ہے خطا برائش گل کی پیچید
کہ خضر کی پیچید گل کی پیچید
ہے خطا برائش گل کی پیچید

ننگِ طربخی ہر کام میں باغبان
 گل کو بہا تو غنیمت پس اس کا کہی نہیں
 عشقِ پیمان ننگِ ازار میں باغبان
 شاید اجاس کوئی جو غنی گنہگار
 ایسے جہان میں ہر سرسبز باغبان
 پالی پائے سبھی اس کی محبت
 اڑے ہر پرندہ اس کی گلیں باغبان
 بو جانے جو دیکھ لگے باغبان

دور سار کا آبشار کا تہاں
جاسی بادیار بی نال باغ
کی بسکرو حقن کو رو کی کھڑا
گلی کا کوسٹ سے ہونے لگی

در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب

زلف کی طرح جدا تا رخ برپول	گرمی مشک سی کم سرو کا تو نهین
کا ٹی کہا تا فک ہے مجھی گہرا کیٹ	بھرمین کون سنا کہ جو زبور نهین
گرم کر دیتی ہے کمانہ خوشیدھر	سیر و اغو کی دورا ہر ہم کا تو نهین
جس مہند سی مہی بقی تجلی سی	نخل قامت سے فروغ شجر طور نهین

ہم ہی پیرا میں آرزو ہے سا جو اسیر	
می کہہ خلد نہین دختر زور نہین	

پر تو کن نہین پستی شراب میں	ہی لعل بے بہا کہ آفتاب میں
کرتی میں فکر عیش جہاں خراب میں	ہی حسبت و چشمہ حیوان سہرا میں
سو جا میں جو باد رخ سجایا میں	خوشیادت بہر نظر آما حجاب میں
ہی فروغ رو یار میں اور آفتاب میں	پر دسی تہ عیان دہ پہناں جلال میں
حیران نادر ہوں گامین تعمیر شہر میں	امنہ دیکھتی اوسی کیمیا خرم میں
تراک میں نہا اپنا سر عجز و کجا میں	قاتل کا پاؤں ہے نگاہنا کرب میں
کس ہے جواب رو کتابی کو کتاب میں	سعد ہی خود و محوش کس کتاب میں

در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب

۲۷۶

در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب

در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب
 در بیان این که هر کس که در این کتاب

میرزا محمد علی خان قزوینی
 خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت
 خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت

خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت
 خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت

۲۷۷

خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت
 خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت

ہم ہن تمام غم نہیں ہے تہی نام مین کیا کہ تیری گوہر ہذا کو کیہ کر دل میں بدبوئی خواہش نہایت ہے ایک دن کیا جو سکہ عشق کا سول مضمون ہے جو حسرت دیدار کی ہے کثرت کو کیا فروغ ہے وحدت کی ہے تیری مکان خاص میں بخانہ چین بجایا آفتاب پرستون پر اخر ص ستے میں نے اپنے عمر گزرتی ہی ساقیا وہ ناتوان ہوں میں کہ سخن محاکر یارب کہ نہیں ہے سب کو ہی جدا اوسن شاہ حسن کا جو لکھا وصف نظم نالوں سے ہنسنے نیا اور کون نام	و اعطانی ہجو خوب پہنایا رشتی کی طرح سی ہا گہر و تابین ہی آشیان چند مکان خراب میں قاصر سے زبان فدا طون جو امین ہر شعر ہو گیا نظر انتخاب میں دوزی ساسین کب نظر آفتاب میں تو گف ہی شرب میں بخشو گلایز پر تو تر ہی آئینہ آفتاب میں کشتے و آہستے ہی بحر شراب میں مثل ہو اجوند ہوں قصر حباب میں حورین فشار میں ہن و فرشتہ امین ہر بیت شاہ بیت ہوئی انتخاب میں صیاد و قید کر کے پراکس عذاب میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت
 خطبہ نظام خطبہ عبید بن جراح
 سلطان دہلی و ہندوستان
 کسب و کار و تجارت

دوست تو دوست من چو کنی این دوست من
 دل عشق و دوستی من چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این

کوه کوه سیر به کرین هر دو گردان
 وحشت زیاده سوتی عهد شباهین

هرگز بغیر خشم زبان قلم نهین کسب و دست جابین پرورم نهین بی سوز بوستان معانی غم نهین چشم آینه حلقه در باغ ارم نهین هم بین قوه نهین بین جویدم نهین فواره سان خزان بین آیدم نهین هواپ کو طهور مبارک که هم نهین سر پر سمار مست تیغ و دود نهین کچه احتیاج بارش را بر نهین مالی کی مجیدین کو تو دیکه تو نهین مونه مود جانین تبعیسی ری هم نهین	فارغ جهانین رنجی دل نهین کس و خشم یک بیارم نهین دیوان کج جو رق بچی ستا کم نهین گنج بحد من خلد کی شاق نهین غیر من کی آشنا هون هم نهین بخشه نمی نام کو به من دست سپهر نهین شمشیر آفتاب به ششم صفت نهین ماهی طرح خلق ز لسی بدیه نهین غریب بر سر سبی بار مزار نهین هم جا بین آب سیجا وقت نهین حاضر هر خیال اگر امتحان نهین
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خدای من من چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این

۲۵۸

وصل من با تو جمیع طوفان گلزار
 قدوس و خدیو و خدیو و خدیو
 شکر از کسی چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این

خدای من من چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این
 شکر از کسی چو کنی این

بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا

کیا کیا فقیر گہرے ہیں مجھ کو رہیں شور کی کوٹھیاں نظر آتے ہیں جاہلین رہن ہے لوٹتی ہیں تو تنہا کوڑا دھنکے ساتھ کرگے پیسہ جاہلین خراج کہاں نجات کسی کے پاس اک آدھ سو روپے کا ساک پاس دھنکے چھپے ہمارے کوڑے جاہلین حابی فقیر ہی بھد بادشاہین یعقوب بیکہ لین تو رہیں شہزادین کہی سبیل خیر قاتل نے راہین سو سو قمر کھتے ہیں اک ایک ماہین نامہ ہیرے ہاتھ میں قاصد راہین سر نہ لگائی کسی چشم سیاہین	داغ خون کو میری رسم دینا جاہل ہی چشم ترین جلوہ حسن یح مار ہو رہ کسی کا تانہ دنیا میں بھگوت ہی غم شرم ہی تنگ مین لگی پا ازہ کا سبب ذکر ایسی تہا جن میں انتخاب معرکہ عشق میں ہوا خط کسی ہاتھ کو قاتل میں بھیجے زیر زمین ہے اغلو اعلیٰ میں کیا نقشہ تہا نقشہ دوست کا ٹھیک بیاسا نجا کا کوئی جانب عدم کشت سی اختیار بن میں کیا ہوا ویکھو ذرا اور اس صفوں شریف ضلع اسیر کچی کو رو آہل
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چشم شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا

بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا

بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا
 بیکو ایسی لہرائی کا جو بے چین
 شکر کی جاہاں کی دولت کا

میرزا یزدانی که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

جوان و پیران پرستان تو حق
 کسب و کار و دنیا و دین تو حق
 کسب و کار و دنیا و دین تو حق
 کسب و کار و دنیا و دین تو حق

<p>ہی گشتار ہمارے حق میں اس کا تھلا سرکشی کو جانتا ہوں جب میں گھبراؤں کاٹتی لی باغیشت میں کلا آغا بار و جانان کے جوش بہت بونچاؤں دعوت و دریش بھی کل ہی حق خار کے کاوش کے لذت کھینچنے میں</p>	<p>طوق پہنایا ہا ہکو ماہ گردن میں قدامت محل کو می پر گلشن میں کیا کرین ہم آہ پنج برک سونہ میں کچھ و عاون میں اثر تاثیر خوش میں تخت کبسا ہو بہا اپنی مسکن میں بونچھی ہسی غبان کچھ گھم شین میں</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ کھانا کھانا کھانا
 کھانا کھانا کھانا
 کھانا کھانا کھانا
 کھانا کھانا کھانا

<p>اہل دولت خاک بچھیں کساری کو اسیر قدر کچھ اکسیر کے سوئے معدن میں ہیں</p>

<p>صبر کے جاہن میں ہر دم اب تجل میں وہ نصف ہوں اگر ہو غم و خون اوسکی روشنی ہے شعلہ آوار میں ہو ہی میں و فون بابت جھٹکا گل رخسار و ابر زلف و کھلا وہ</p>	<p>پر پیل حکا سس و زگر کر اشر گل میں خط گلزاری لکھوں بایں خیم میں اوسکی نور کا جھوہ برق خند میں مقام گفتگو مافی نہیں و تسلی میں راہی ہو بیتک غبان طائر میں</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جنت بامون بامون میں ہر پاس میں
 بونچھا میں بونچھا میں
 جنت بامون بامون میں ہر پاس میں
 بونچھا میں بونچھا میں
 جنت بامون بامون میں ہر پاس میں
 بونچھا میں بونچھا میں

سنگین میں لعل بامون ہر پاس میں
 لعل بامون ہر پاس میں
 سنگین میں لعل بامون ہر پاس میں
 لعل بامون ہر پاس میں
 سنگین میں لعل بامون ہر پاس میں
 لعل بامون ہر پاس میں

چاک خانی بین یا بدینو یار
بهر برین سر مست
دیو بهای بیست عینه فاد
به روزیاب عشق شکر افان
کوبه های عشق و ستا
زبان کان ساسی شک بکار

۲۸۴

فصل پنجم در بیان عیال و احوال

فاصد کچھین جاہ
 خفا چوئی حکمران اور اس کا
 خلعت موافقت کا ہیں عطا ہوا
 اوس کی یاد دہان کنوینین
 صلیطے کو رجا ہے بی حکمت
 تم طالب درصال آغوش
 قدرت خدا پر کوہین بارو
 مشیہ بان بارو جھکے
 غنقا کا انکس چوئی غنقا
 کبیر

این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان
 این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان

کرمی کلال سحر طبع کنهین اگر هم و ده شاه کین صحبت بین چشم ناکت کین دوستی بهار کین سحر بهر آه اوس پی کین پی امان کین کینا و صفت یوسفین جواو کی تیغ او ک کینجا جل کینا و قنین انیا شمع کی صورت همیشه داغ کینا کین پی با کینا کین و کینا تی کینا اگر کینا کینا کینا کینا امیر کینا کینا کینا کینا کینا کینا بیات شرط کینا کینا کینا کینا کینا هو کینا کینا کینا کینا کینا کینا و ده صابر کینا کینا کینا کینا کینا گرا چاه و قن کینا کینا کینا کینا	بجای کینا کینا کینا کینا کینا نهین کینا کینا کینا کینا کینا بد کینا کینا کینا کینا کینا یه رسته چور و اید کینا کینا کینا روان آب و شمشیر کینا کینا کینا بجای کینا کینا کینا کینا کینا رقه مار کینا کینا کینا کینا کینا یه کینا کینا کینا کینا کینا و شمس کینا کینا کینا کینا کینا زین کینا کینا کینا کینا کینا صد کینا کینا کینا کینا کینا مزه کینا کینا کینا کینا کینا کنوان طامع کینا کینا کینا کینا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان
 این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان

این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان
 این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان

این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان
 این سخن است که در این کتاب
 نقدی است بر این کتاب
 خان و خان و خان و خان

ذیابکر نہیں قاتل اس کی جتنی بھی ہو
 خور کو نہ خود کو نہ اور خود کو نہ
 خور کو نہ خود کو نہ اور خود کو نہ
 خور کو نہ خود کو نہ اور خود کو نہ

سچے مرگان ستریا اور انین دھین خون ناحق کا ہمارا دماغ مکی کھین پردہ و اچھڑا دینے پہنچا تھا روستی کی حرکت دے طفل نے ہاشنا بچہ کا صحر اے حبسہ او حشر تیر جسطوری چاہا گامیرا نخل جاوگیا	تار با ایک بے دامن محل میں ہیز تیج میں ہوگا اگر دامن قاتل میں تیر حسن لیے جوہر گر مرا یک محل میں تیر سورہ اخلاص اسکی مصحف دین تیر قیس کا لیلی کو پہلی آرام منزل میں تیر سبک ڈون درو اور ہرین حلقہ میں تیر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا کہی جاوے گی
 کیا کہی جاوے گی
 کیا کہی جاوے گی
 کیا کہی جاوے گی

۲۸۷

سیر زخمی کی لئی طیار ہو ہم اسیر اس قدر زکارت شمشیر قاتل میں نہیں

تیری دیو کی یون آرام نہ لیر قتل کا سیر می اودہ بار کول میں تیر کون کہتا تیری محفل میں بچہ پیر اور جانی ہرین ریاعم سے تیر گردن سے ہی مینا سا حشر تیر	جیسے دریا کو قرار عیش محل تیر سیری حوزہ کا جوہر تیج قاتل تیر ابھی قتیو کنا یہ بہتان میں تحفہ تیر پل بند ہا تیج پر خم دست قاتل تیر شیشہ و ساو حجت اب محفل تیر
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ طہر دار اسکی انہیں ہیں
 حسن عینک اسکی انہیں ہیں
 دو ہتھیں اسکی انہیں ہیں
 ہم اسکی انہیں ہیں
 کیا وہ دیکھ کر اسکی انہیں ہیں
 کیا وہ دیکھ کر اسکی انہیں ہیں

جان کو تو نہ مارا اسکی انہیں ہیں
 جان کو تو نہ مارا اسکی انہیں ہیں
 جان کو تو نہ مارا اسکی انہیں ہیں
 جان کو تو نہ مارا اسکی انہیں ہیں

جو کوئی نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 جو کوئی نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 جو کوئی نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 جو کوئی نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا

چنگیز بن عین جو صد اوروہ جلال میں
 چنگیز بن عین جو صد اوروہ جلال میں
 چنگیز بن عین جو صد اوروہ جلال میں
 چنگیز بن عین جو صد اوروہ جلال میں

صوت و سہیت سیرامی پر
 صوت و سہیت سیرامی پر
 صوت و سہیت سیرامی پر
 صوت و سہیت سیرامی پر

ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا

ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا

جو زمین شعر موکرای طی و سکوا سیر	
توسن جالاک ہے خامہ نال میں نہیں	
نہ آئی کز گری خرتیہ مختار	چہرہ اب تھو اکی سیر و زمین

ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا
 ایک نسل آدم و حوا میں پیدا ہو وہ دریا

خیر کیا میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو اپنے آپ سے جدا کر دوں
 آپ دنیا میں ہیں کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 شیخ رنگ شوق کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 وہاں ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

انہی دہشت مرادوں میں
 ہاں کشتی میں
 ہاں کشتی میں
 ہاں کشتی میں

جواہر چاند ہی ہو بہو بجا کر
 بجا کر، اوی منظور شاہد گہر
 نہیں ہے یہ سعادتی ہمارے
 نہ آغوش پدر میں تہانہ میں ابان میں
 روان ہو گشتی جہنم خوشدین
 جو دہو ہند، جھو پائی کہ میں تہا نہیں
 کہ پوشیدہ صد میں ہے گہر قوت میں
 کہو کہ طرح جان پر جاہر اک میں
 وشم ہی دعا تو ہم ہی کی سائیں
 نہا میں لاکھ حورین جہنم کو تیز
 رگ ابر بہار بنگیا ہر تار سطر میں
 سو سنگ خاتم کی طرح کیا غامی میں
 فلک کی طرح سی سار زمین رہی

ازل کے روزی ریختا ہی تقدیر میں
 ہمیشہ دانت پر ماروہ قاتل لگاتا ہے
 ہمارے تھو انو کا سگ جھوٹ ہے
 ازل کے ہستی آدم کی طرح محرم راحت
 کوئی کیسی شہی ہم وہ کس روز قاتل ہے
 زمانہ بیت گہن میں اس میں شہنشاہ
 لب و دندان کو تیری یکہ کرشمہ میں
 دم بار جو وہ شک سیما کا ہے
 وہ سیکش میں ہنرین خدایا کہہ
 صفا ان کو کہے حاصل ہے
 رقم کرنی کو پٹھان میں مضمون
 ہوئی میں نامو عالم میں کیا بکھو
 میں آوارہ ہو ہوں فن جہنم کی

۲۸۹

اسطرح کا مزاج نہیں
 شور میں ہے ہر گاہی میں
 خندہ گل کے احتیاج نہیں
 نہ جو ہر گاہی میں
 گل جو سامان ہوا وہ آج نہیں
 دور کو شوق کا اعلان نہیں

اب دور و دین میں
 ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے

گزینہ نامی بد مزاج ہون
 زمین قابل حسرت ہون
 شکر ہے بار بار ہون
 ہر روز غوغائی رہنا
 درم ہر کار و عمل
 ہر روز غوغائی رہنا

زمین میں گر کی ہستی حقدار ہے	ہنیں ہرگز یہ راحت طفل کو مان
اسیر اشدر کی کثرت کا شاہ ہنریوان ہے	
بجائی تختہ کا غد میں دیوار میں گر گہر میں	

کبے راحت پی و حرج سفید زمین یہ مہر و اعتدل حکما کو یاد دہن وہ یکیش میں موبالا ہر جہت سید غری کام آگیکسی لطف ہوا زبان شتر مضا و ہوتیز بچون شہرت میں کوئی نموشل و شکی وہ تاجیکی و پھین ابوری کاہل بتد کیون سو نہ چہا کر قتل نہ ہو مہربانہ جہ پھان و فٹ شکی جو میں کتا ہوں غدا کتا ہیری	نخل کر شیر کی مونس گریں گم و زمین کہ پہل چاند کی ہوت ہے ہر گم مسر جہی شریو عالم اکیا غم مرغی خالتی پہلی س پر جہا جگہ ہنیں خون اتنا ہر جہل غم گری بھلے اہلی لگ او ہری کف جم میں ہر سا غم بیکہ خدا کو نہ دکھانا کیا ہنیں کو سحر کو دروڑنی دہو پ اہی تو حید کرتے ہیں صندل کا دروڑ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گزینہ نامی بد مزاج ہون
 زمین قابل حسرت ہون
 شکر ہے بار بار ہون
 ہر روز غوغائی رہنا
 درم ہر کار و عمل
 ہر روز غوغائی رہنا

۲۹۰

گزینہ نامی بد مزاج ہون
 زمین قابل حسرت ہون
 شکر ہے بار بار ہون
 ہر روز غوغائی رہنا
 درم ہر کار و عمل
 ہر روز غوغائی رہنا

گزینہ نامی بد مزاج ہون
 زمین قابل حسرت ہون
 شکر ہے بار بار ہون
 ہر روز غوغائی رہنا
 درم ہر کار و عمل
 ہر روز غوغائی رہنا

خاندان کورین کا راجا اور سلیخ
 دل میں غم کی شہیرا ہے خاندان
 اس کی خال کی نظر سے ازارا ہوا
 سر کی جان سے نظر سے ازارا ہوا

<p>رہی محروم کنیز کرگشت انا کی جو روشن دل میں اونکا اکہاں کھنڈ ہوا میں کئے وہ یہ ہمار خون ناپ سے مودن آج میرا ماتہ شب سے تلک ہو نہیں تبدیل شگین عاشق و مودن خبر جب باقاعدہ اجا کی سنتا ہوں</p>	<p>ہمیشہ رزق پوچھا تھا، وہ کمر کھینچ رواں کسکے خوشید و شبنم کھینچ سلیمان کئے ہیں سوچے قاتل کی خبر حرکت جاکا فریاد کو اس کے گھڑ نہ اوسنی جھک چکا ناہی اچھوڑ میں جہان میں خط باران ایک بار سے گھڑ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>بہم ہوں سیکڑوں عاشق کھیرا و نہیں میں کتا ہوں کسے صوت نہاں ہنا نہیں سوا لشکر میں</p>

<p>قاتل جہان میں مجھسا کوئی ناتوان نہیں کب مر غم سے احتال جان نہیں نکلے گا اکب ن خنگین را پیکھی اےتے ہو گئی ہر کد مہ صفیر جاتی آہ سوئی ٹھک ننگ خیرک</p>	<p>مانند آبتج مرا خون ان نہیں آب و ان کم مری شک ان نہیں وہ کوں ہے ہمارا جب کو خزان نہیں ہر چند اس جہن میں اتشیا نہیں کب و جہان میں حکم ہمارا ان نہیں</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۹۱

ہواد پر دیو کی دھون طرک کا انکھ
 خیال یاد اگر دہن کٹ سکے تو کیا
 تپ کر پتھان سے لکھن آوارہ ہو جائے
 خدا کو خدا کو خدا کو خدا کو خدا کو
 لکھن سے بھگواوت طارن ہو جائے
 کجاہ میں قتل کر سہا نہیں ایتا رہ جائے

نہ نہ تو کئی جسے غلام کی کہیں
 بہن باری بن اسے غلام کی کہیں
 کھانے کی کھانے کی کھانے کی کھانے کی
 کھانے کی کھانے کی کھانے کی کھانے کی
 کھانے کی کھانے کی کھانے کی کھانے کی

و در طالع بین
نوحه اول و دوم
بین و جابر و نیک
و او یک خوب
نیک و جابر و نیک
و او یک خوب
نیک و جابر و نیک
و او یک خوب

ایں شمس است اجترافت حین
 این خیمه است کلو بلور است
 این خیمه است خیرین بین
 این خیمه است کلو بلور است
 این خیمه است خیرین بین
 این خیمه است کلو بلور است

تازست جو تہا دخل مجھے شکر میں
 رکھی ہو میں صبح گل عین دل
 سب یکہ کی کہی ہیں نگہین ابرو
 کیا چہونے دختر ز بخت سب سے
 ظلمت کو کوری نور ترا پر تو عاص
 چار ابرو قاتل کا یہ ہر دم ہشا
 جانا ہوں لخواغ غم فرت یاران
 رکتے نہیں کچھ منزل مقصود سے
 شمشیر کی طرح ظاہر ہنر میں
 پیانہ شمشیر صراہی ہوا
 غریب گلی گناخبر مرگ ہمارے
 اوارہ ہو عشق رخ و فانی
 فراس صبا جو سنی یار کی آمد

اعمال ہے تولی گئی نیران سخن
 میں پہول مگر تیری شہید کی چرخ
 بادام لگی شاخ غزالان ختن میں
 سے ہمیں مونس ہوا عقد کین
 یوسف ہو جو رنگی ہی گی چاقو میں
 تلو اچلی چار عنا صر بدن میں
 مرہم کے لئے چاہے کا نور کفن میں
 ہی نہیں کے مانند سفر کو طر میں
 جو دل میں ہمارو ہی طلب دین
 کیا خوب ہو سنا بھی آجا میں
 یاران طر خاک اور آئے ہیں طہیز
 آنیہ جلب میں اکاب سنگ خن
 برگ گل تر و شکر سخن حین

نارک مانہ بین کرنا کو دریا
 ایسے خوب ہیں کا تو سب
 سب سے اس کا جو بین
 چاہے کہیں بیکہ کہیں
 جانب کعبہ ابرو ہنر اس کا

۲۹۳

اسے انگہ کو ہم بندہ ناسک کین
 وہ ایک سنا رفیع و بامانہ
 یہ ہمارے ہیں ہنر اہل ملک کین
 مزاج میں سنا کھنڈہ خاک کین
 غبار کو بکھری ہنر کین
 جلا کو کین ہنر کین

ہاں تو کس کس کے ہنر کین
 ہاں تو کس کس کے ہنر کین
 ہاں تو کس کس کے ہنر کین
 ہاں تو کس کس کے ہنر کین
 ہاں تو کس کس کے ہنر کین
 ہاں تو کس کس کے ہنر کین

کون کی ی عافیت کی ی عافیت
 کون کی ی عافیت کی ی عافیت
 کون کی ی عافیت کی ی عافیت
 کون کی ی عافیت کی ی عافیت

یاد آتی ہیں سگی جو محکوب سکون ہر سول ہے بندوں کا قہر میں پالہ	بانی صفت جام بہ آما کوہین غمچہ کا حکمتا نہیں گوئی ہے ہمین
------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------

بے قضیہ سیرابی نہیں مدہ گریان سوئی اہنیں جھونکی تو رہیں گنہ گین

شکل راحت گہر میں دھانے پر پہنیز کیا بڑا ہون سوستان و قون بھون آگنہیں کیا جاہن کہ دل پر کیا کتاہم تیغ قاتل جاتی خوب سیرا حصد مسجرب جلا یا تہنی مردہ غیر کا داخل موت ہیں ہم گہ فی قہرین اک ذرا انکو سحر کر کاٹی مٹاڑے لا غری ایسی ہم کنیز کنہوں میں کثرت احباب کیا فایزہ مرئی بعد	قابل تر نہیں ستر گل کو بر کی سنیز جانا ہوں یہ شہر سیر صفہ کی سنیز سٹخے گہر کی اقصا لوں کاہر کی سنیز بڑے میدا نین قدم چھپی کسی کی سنیز کیا ہمارا لاش قابل ایک کر کی سنیز دو طرف قبرین میں تیکے ایسی ستر کی سنیز سینہ چاکوئی ہیں ہمارے کتہ کی سنیز ہاتھ تک ہی خون سی رخ و ش کی سنیز ساتھ اہل فوج توہین سکند کی سنیز
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حذر کی کہ خطیہ نامہ برکات
 حذر کی کہ خطیہ نامہ برکات
 حذر کی کہ خطیہ نامہ برکات
 حذر کی کہ خطیہ نامہ برکات

۲۹۴

عباد کو خطیہ نامہ برکات
 عباد کو خطیہ نامہ برکات
 عباد کو خطیہ نامہ برکات
 عباد کو خطیہ نامہ برکات

ایسی ملک نہیں ڈاک بھال
 ایسی ملک نہیں ڈاک بھال
 ایسی ملک نہیں ڈاک بھال
 ایسی ملک نہیں ڈاک بھال

خوشی ہی بجو بخارہ اس کی
 پایہ آریا دنیا میں اس کی
 حقیقت غلط صحت کی
 بددشمنی است اس کی
 بددشمنی است اس کی
 بددشمنی است اس کی

بجی کل شے جانی ہوتی ہے
 بنی انسانیت کو
 جی کے صحت میں زراوت کو
 شہزاد سیکر کا کو
 بنی انسانیت کو

صوت کل کب ہو باغ بہار میں	جس کے چہرے پر تلواری کی جھلک
دینج کی دم پاتھن نیم نگانی مر	کہنوٹ شربت کی مین کر مچی کی جھلک
اوس قد مزد کو پونچھے سر کیا اب	ہی تو مصرع رکن پر اس میں بیکر مایہ
دست و پا ہم کیا ہلا میں صناہک	وہ کرین تدبیر حوقل مست کے ہنہر
ہو اگر قاتل ہے سر پر رک تو نہ کر	موت تیری جز صدا میں خبر کی
باغ ہستی میں شجر کو سی شیفار	سایہ تو پہل جو قبضے میں ہے
نیک کیا آئی کہ ہی نڈی اسی لہر میں	سولیان میں سیر حق میں تیرے
کارا گھر کے اوسے ہی مرحال	لطف حیمہ کا کہے سایہ میں چر
باغ جہاں میں سیر مری نگین	سحر و تریں مر کو وہ ہنہر
دیکھنا اوس کا ہی شکل کہ ہی نیکان	گھر تو گھر کی ماس کی ورنہ کی

۲۹۵

ایک نٹ جہاں استعارہ ایسا	
نقش پاکب میں نقش پیر نہیں	
جدای وکی عشرت میں قاتل کی	جنت میں جہنم کی جنت جہنم میں

جس تک دنیا و دن پہن کی
 تیس دن جو نہیں کی
 ہر کسی کو ہی کی
 ہر طرح و مردم
 بام پر اس میں

اے سنگ پیر گراں ناز میں
 کائنات اسی کہ تو کا
 مری مری مری مری
 اس کے مری مری
 دودم دودم دودم

اگر چہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 مگر میں نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا ہے
 میں نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا ہے
 میں نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا ہے

برگ آئینہ ہر خط و نشان پاک ہی اپنے
 برای صاحب کدہ بی من اتنا عجیب

تزلزل میں اسیر اسے اسید لازم ہے
 گدا سلطان ہفت اقلیم ہوتا مالک زمین

سب کے ابتدا و انتہا عمر ماتم میں عجب کیا ہی جو بکلیں تنگ خون آلودم دہن میں تیر و زمان یکہ کر کیونکر ہو سکیں پتا تو آج کل حکموں ہی آتے تیغ ہی عجب ہے وزیر فاصد لکائی کوئی پتہ نہ فراق یار میں تو ماہوین و باد و غبار سعادہ کتنا آتش زریں ہنر کنو ہزاروں رابع میں پیدا تو کاہن تیر حقیقہ کچھ حرکت ہو نہیں جیسا نام کے ظہر الم میں غافل ہو کر جو جی ہی عاقبت میں	محرم میں سو پیدا افسانہ محرم میں کہ گلگون آتش سج ہو میں مجھ میں نینے ویکے میں بس کھائیں سبیلین جا بجا شہرت کے کہی میں پیر لاہران تک جا پہری اگر میں شہیدین ہر ماتم جسے نبی میں مجھ میں رہا کرتی ہیں مثل مست یہو کی عالم نظر آتی ہیں کیا برگ و ثمر اس نخل میں نہ بیٹھا اس طرح کوئی گمیدہ جی ماتم مرمت مہیشہ کرتے ہیں تو کئی محرم میں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۹۷

کہتے ہیں نامہ رسالہ گم کر دیا
 خالق نامہ رسالہ گم کر دیا
 حد ادب کیا وہ ہمارے ہاں نہیں
 دیکھا ہے صاحب کا جو نہ جانتا ہم
 غلامت کے لیے جو یہی ہے
 سب کو ہر شے میں ہے
 سایہ کی طرح سب کو ہر شے میں ہے

کیا وہ عطرانی وصف ہوا
 کیا وہ عطرانی وصف ہوا
 کیا وہ عطرانی وصف ہوا
 کیا وہ عطرانی وصف ہوا

میری آنکھ کا ریت سے چھوٹا ہوا
 اور کھانکے کی آواز سے
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش

کھانا عطر کی کہیت ماری چلار و رعد و کسب شہین کوئی زنجیر آہن میں کوئی طوطی	جامی ماتہ پر سر سون و لایا ہر گھو سراپا و ام تہا وہ جا ہی کو ہم اسیر ام الفت عاشق معشوق و یون
---------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------

اسیر شہری بایند غم یا حیدہ صدر
 خد کے واسطے کیا دیر ہا مشکلائی

کعبہ گہر آب کا اسی قلعہ حاجا نہیں اونکو عشاق سی منظور ملاقات نہیں ماتہ اوس گل ناری میں ہر بار دور کعبہ بہت اسی اہل خرابات نہیں اس بہتہ کوئی تحفہ کوئی سوغاتی نہیں ہمسے اور آپ گویا کہ ملاقات نہیں نہ محراب حرم شوق نہ حاجا نہیں کشت گل میں نہیں خنجر نہیں ماتی نہیں	نہ ہے تھوڑے منظور ملاقات نہیں عید کی رونچہ وہ عین کرب نہیں ناپوں کس طرح میں کہوں گشت زار اتنی آرزو نہ ہے پہلو پہیہ و گنا بہر مارا نطن ہر گھوٹ لکھ کی غول واہ کیا برم میں نکال دوش میں ہوں زاد و متکف کعبہ بر میں ہوں باغبان حرم گزار پر اپنا ہی ہوں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش

میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش

میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش
 میری آنکھوں میں آنسو کی بارش

نیز حاجی او بنی مافق
 قصه اسب جوم کبابین
 چو بیدار ز بخت کبابین
 حاشی بنان کر که
 بیدار ز بخت کبابین
 بیدار ز بخت کبابین

اسکی از د کبابین
 خطین که گاه کبابین
 جرجان بن کبابین
 کبابین کبابین
 و جرجان کبابین

۳۳

و این خاک بن کبابین
 کبابین کبابین
 کبابین کبابین
 کبابین کبابین
 کبابین کبابین

نقصان ای سیرابی خستین	
ج و نماز و زه و حسن و زکات مین	
<p>مسی بالیده لب لوامی ای کبابین کسی رنج جو کشته می بودیم کبابین گئی و ده دن کبابین مین سیرابی کبابین پراختش با بی غیر و زخم کبابین یهاتک ناتوانی نظر آنا کبابین بچار کبابی و کبابین کبابین ترقی که جو اینین کبابین کبابین شکست فاش پر و و کبابین کبابین بلائی و رر کبابین کبابین کبابین کسی گئی کبابین کبابین کبابین حریفان توان مین کبابین کبابین</p>	<p>هزار قتل کبابین کبابین کبابین فرشتون کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین گرا با محکومت کبابین کبابین فرشتی کبابین کبابین کبابین لبان تیغ اپنی کبابین کبابین ملاکر کبابین کبابین کبابین سماره کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین کبابین</p>

کبابین کبابین کبابین کبابین
 کبابین کبابین کبابین کبابین
 کبابین کبابین کبابین کبابین
 کبابین کبابین کبابین کبابین
 کبابین کبابین کبابین کبابین

است و بیاورد بر او درون و در آن بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند

بل جاتی طینت اتحاد است اگر گشت کوبی با جاون قتل وراق مایه من سر و کاحال کیست	هو آه آه آه آه آه آه آه آه آه آه که سولی شام گل آه آه آه آه آه بدن مین صاب آه آه آه آه آه آه
------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------

اسیر آفات عالم سی و هکوی بجای گاه کیا و و مکر حی سنی کام و و مکر گریه مین

خمیر رنج و قوت همی پاش تین حسین آه هو می لاغ خیال و تین تماشای عجب شاه محبوب برین چله کیسی سوایه بوستان هر تین میری نچر بایستی آهوی آواز آه دم تخریر صاحب شک گلگون گریه جلا خنده دندان غا و خط آبی پر کیا هلی و سنی و فربه نکه کی سیجی	شرمکن نهین سپید آه هم میر گلشن سایا مهر عالم تاب زره بکی و وزین که هی مرغ نظر کاشیان لک آه مقس مین بیبلین مین و گچین جلودندان و دیو انوبار آبی تو کلچین که طح گل حرف چن و تین چراغ برق لیکر مورا میری مین بجای شمع آسا چو راگری خم کردن
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

است و بیاورد بر او درون و در آن بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند

هم . هم
 کیون نه توین بابت غیبتی که تین
 غلام خاجم من جیران مین
 غلام خاجم من جیران مین
 غلام خاجم من جیران مین
 غلام خاجم من جیران مین

است و بیاورد بر او درون و در آن بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند
 کشتن و فوف عصبان کاری بپزند

منہم سے بہتر
کی شہیدہ احسان بیگم
کو جس رابطہ کی صورت اور
وہ بی بی آزاد انسان ہوں میں
شہر و گل کی کھلی خوشی ہے

70

بدن میں جان ہی کون حبسی ششہ سومن

بہشت خندان کی گرگان ہونین
مومن عثمان بن صفحت سے
ایک دور روز کا مہمان ہونین
موجو آوارہ و ہستہ کے مہمان

بیکار جسم کا محض کو اداس ہے اکی مرق بیادیا
اور اس علی نازنین جو تائین علی کلمہ
زادہ شاہ خراسان ہون میں
اب یہ امید خدا ہے اس پر
ملک نوت کا خواہان ہون میں
باجرین کی سوسے کی کلام

مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز

سعد میں میرا مردہ کہہ دے صدائے کشتراہی جو جہل کے ترنمیں وہاں تہا سناپ شایہ میں کہے ہو گا، ہو جائے کہہ دے زیادہ ہو گیا باورے باقی خزانیں کالاکا ایک تھوڑا سا سرگرم لگا لہجہ چوٹی کا مضمون تازہ نہیں رسا کیا ہو حاتم کی فاروقی خزانیں جسے کہتے ہیں عقلمندی کے تار یہ یعنی میں نے دیکھا نہیں کہ	وہی نالہ رہی نغان باقی بچان ترمی تو کیا مخلص میں فی طور حکمی کہان ضحاک کی قسمت کیا تقدیر ہمارے آنسو میں پیر کر گیا شاد ہو جلا میں سب کو بی باجید جسم میں ہمارے فہم کو افسانہ ہو تو افرین کہے اگر منظور ہو تو سن میں شکر کرم کی لب شیریں کی بوسنی تکلف ہو گئی بخت میں جس کی کسیر سب وہ جو اک صحت میں نہیں ہیں کیوں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز

مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز

نہیں ہا امتحان بارہم آسمان کڑی سہ شہر اکثر ٹوٹ جاتی ہا کسان	اسی صبا کی کشائش عقد کلان غم میں عیان غم کی عقد ہا کلان
----------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز
 مہر میں غم کی زبانی
 مٹا نہیں سہا سہا
 کھنکھارے کی آواز

کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں

کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں

دماغ لالہ دماغ ہا شل دماغ کی ہنہ وید مجنون جان میں ایل عاقل نہیں لگیا قانون اگر زیر زمین جاسا مجھ سو اتنیج تبسم سی کر غیر و مکتول خود دھانی کرنی ہی لسا کو مروت ساکن عرش تک سسے ہیں پیر ایک ظالم پر ہوا عاشق وہ تب میر طرا ناتوا می بنایا ضمیر ستر سو دہن کہتے ہی تیج خاک کرلا رحم امی خلون کو خالق کر عیسیا وید پر ہوا رہا کیوں اایو کھر خوطرہ ہی سنیں پر نشانی کیا کروں گا پاوجا کر صید و ہر	بکد ایسا آپ کے چہر کا کوئی تل نہیں ورنہ چاروی لیلی سی کوئی گل نہیں ہے تقاضا بخل کا یہ ہی مان لینا جو ہر فرد اصم تقسیم کی قابل نہیں سو رہا رقص لیکن قابل محفل نہیں تم سمجھتے ہو کہ آواز نکلتی نہیں سخت کا فر میں جو ہا میں خدا عادل نہیں اپنے مجنون کے صحبت میں جو ہر گل نہیں نو کر حق سی ایل حق کرش میں جان نہیں سچ ہو یونہی سی نیامین کوئی قیل نہیں وید اہل ناسا کا سہ سائل نہیں پوچھ لو رھون کہ تم دعویٰ کیا نہیں صید لاغروں کسی فتراک کی قابل نہیں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۷

اس کا گھر بنار ہا ہوں
 شمعین کے سارے بچے
 پودوں کو بنیں جلا رہا ہوں
 تارات بریا ہیں وہ رہا جا
 بانوں میں اداس لگا رہا ہوں
 خالق تہ بصیر و پاکست

کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں
 کون کون سے تاجدار ہیں

باجوین هست گنیم تو ایامین
گردش کون برای بنیاد اهل
دولت کون است ای گرد بر و گز
نشستن در پیشگاه پادشاه
عالمون سخن فراترین الا احسن

در پیش کون است ای گوهر یوسف
و گویند این بنیک بر کوید که این
شهرش حسن است ای فضل پاران
عالمون حسنی قرآنین لا احسن

K. A.

جہد کر سکو، ابابکھیاں لگائیں
خوئی خصلت و عیون سے گریز
اور پیرین کو کیا حسرت میں
ایک جا ایک خدا کی جو بے بند
سین زاعین میں اگر کسی کا
وصف ہے، کلمہ اور اس کے معنی

ایک روان میں باجوئے ہاؤس اور
کیا سکھ دیکھیں ہم کھنڈر
گروں غم شرباط طوف گلوگون
وہ بادکش ہیں زمین پرینا چوم

۳۱۰

مختص کا ایک نیکو
نقلی اس خون کا ایک عباد
صد جان سے ہم کو
بانی ہمارے اس نیکو
ناپسند کے ایک نیکو
وہ کہ اس کا ایک نیکو

[illegible]

حال بن خدا رحم کی ہے
 از سر و آید لا تقطع
 کون سمجھی غم و معشوق کو
 جابجا لکھا خط میں جو اصل کا
 عم نہیں شکر اگر کراہی انھی کمال
 و مدد سو فار کیا دنیا ہائی کل نکلن

حال بن خدا رحم کی ہے
 از سر و آید لا تقطع
 کون سمجھی غم و معشوق کو
 جابجا لکھا خط میں جو اصل کا
 عم نہیں شکر اگر کراہی انھی کمال
 و مدد سو فار کیا دنیا ہائی کل نکلن

خبر پیر و دل تھا کسو صد ارمین	کون سمجھی غم و معشوق کو
گو بیان کہا کئی مرغ نامہ پیر	جابجا لکھا خط میں جو اصل کا
شک تھا کافر کو رسول اللہ عی	عم نہیں شکر اگر کراہی انھی کمال
پر ہر اک طاثر کی گن لکھا پیر	و مدد سو فار کیا دنیا ہائی کل نکلن

یہ غزل وہاں اگر کہہ لاسی ہی چون سیر
 روح سعد و جد خوش ہو کر کرشی شلیر مزین

کے زور خورشید رسکھ کھانڈاں	خیر کو کیا وصل خیر دینی کھانڈاں
بسم در رسکھ سارہا ہونڈاں	صاف طاهر کاساف جہاں کھانڈاں
بعد بسم اللہ میر نامہ اعمال میں	آیہ لا تقطع من حمد اللہ ہر دم
اپنی اپنی حال میں تم ہو جی جہاں	صوفیو کیا جتے ہو مجھ میں کئی جہاں
بڑھ گیا اک اور رویاں کے دل میں	ماریو می کمری جیٹا کھنچ کر
رابطہ حبیب سے ہی روانہ دل میں	یہ عسیان جبر میں وہی عسیان
بوٹہ لاندہ کاوسی جاوے جو حال میں	عقب قائل سے کچھ ایسا میر لکھ گیا

کون سمجھی غم و معشوق کو
 جابجا لکھا خط میں جو اصل کا
 عم نہیں شکر اگر کراہی انھی کمال
 و مدد سو فار کیا دنیا ہائی کل نکلن

حال بن خدا رحم کی ہے
 از سر و آید لا تقطع
 کون سمجھی غم و معشوق کو
 جابجا لکھا خط میں جو اصل کا
 عم نہیں شکر اگر کراہی انھی کمال
 و مدد سو فار کیا دنیا ہائی کل نکلن

رات دن شعر و نثر کی پین
 حاضر و غایب کی یاد دہانی
 قلم و کalam کی بازیگری
 اقرار و انکار کی بازیگری

چرخ طالع گشتی رفته
 ماه و خورشید و شمس و قمر
 در این روز و دیوار و چرخ
 در این روز و دیوار و چرخ
 در این روز و دیوار و چرخ
 در این روز و دیوار و چرخ

چرخ طالع گشتی رفته
 ماه و خورشید و شمس و قمر
 در این روز و دیوار و چرخ
 در این روز و دیوار و چرخ
 در این روز و دیوار و چرخ
 در این روز و دیوار و چرخ

بیکر خاک کو یوزد زمین کرای مرگ	جائے عاری تروح کو مطلوب نہیں
قاصد یا تری کجی سی کہ جلا دیا	قتل نامہ ہی تری لمی مکتوب نہیں
کسی محبوب کا واسن گریبان سرا	دیکھ امی ست جہون ادنیٰ نہیں
لطف بیکار می نیا کو می ہسی پو	کیا فراغت او حال ہے جو نہیں
خورشید اور کاکب اور کام آہ	ماہ کفان کز ان بدیہ نہیں
نسب چھنا کس می نیا کو جمیدہ ایدل	برشت ہرشت ہرشت ہرشت نہیں
آتی تے کہے دیکھا نہیں لائو	کون حاجت ہی رسکا ہو محبوب نہیں
صبر عاشق کا کہاں کچھ عیش عشق	گل ہے محبوب مگر غمہ محبوب نہیں
فرط حیرت میں آن نہ نرم صلا	دیکھ لینی کسو کچھ مجھے مطلوب نہیں
اپنی زخمی سی گریزان بہشت وہ	گر تیر خرم تو کچھ گریہ یعقوب نہیں
غفلت ہے نہیں خفاں کہ ہو ہی ان	کوچ کا وقت یہ خواب سحر جو نہیں
کہہ ہی نہ کوین کہ نہیں رہی نیا جا	صبر میں شکر میں میں میں میں نہیں
شاعر سخت زبان کیا پو ابیدہ	فی الحقیقت کہ جو سالک کو چہ نہیں

سرخ ہی گل میں تپسی خاں
 دیکھو ہر کس کس کس کس کس
 ہون استعار قاصد ہر کس کس
 بری فلک سے ال تو ہر کس کس
 دیکھو ہر کس کس کس کس کس
 چاہو ہر کس کس کس کس کس

جانی باہر گشتی رفته
 گشتی رفته گشتی رفته
 گشتی رفته گشتی رفته
 گشتی رفته گشتی رفته
 گشتی رفته گشتی رفته
 گشتی رفته گشتی رفته

شاید بطور مستحسن که در این کتاب
 شایسته آنست که در این کتاب
 گوشتی غریب است که در این کتاب
 بکار رفتن و در این کتاب
 شاید بطور مستحسن که در این کتاب
 شایسته آنست که در این کتاب
 گوشتی غریب است که در این کتاب
 بکار رفتن و در این کتاب

آئینه کیا قرین نهین که اگر قصین تیغ بچاک لایمان موت که نهین شعله برق طور ہے نالہ شین اسیر و سگداری بگوشت مشک حیر تن من مین لاکھون جہان حیر بوسہ خطا پست لب ہر کھنیر لوٹ رہا ہوں بغیر حسین ثرین باغ حیان کے لکھنؤ جو ہی جان کھنیر پہولی پہلی ٹیلان باغ عین حیر غنچہ بی صورت دین ریختن حیر جل نہین علم نہین تاج نہین حیر چشم نہین شمس کا دیو حیر سکو سواد ہو پڑے کی خط حیر	سچا گوشتی حسین نہین شوگیا اس قدر توجہ بجان کچھ قتل عاشق غم کا عجب قورہی سنیہ نہین تورا گیسوی باجنگ جفتہ ہی ختمہ زور صفت ابلا جان یہاں لب کھنیر ہوگی سال کے جوشت جان کی سچی آگی کہے سر مرار و کھنیر احال حور ہر ایک خور و کوکو جنگ و بو میری نظر ہی نہین حسن اہر حیر رزمی ہن کاجان شل نہین بک حیر خاک ہے سب جہم نہین شاہ گداسی حیر مرتبہ سخن کجا ایک ہے اب بہار خط و شرا بکے کہتے ہیں طرہ حیر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شاید بطور مستحسن کہ در این کتاب
 شایسته آنست که در این کتاب
 گوشتی غریب است که در این کتاب
 بکار رفتن و در این کتاب

۳۱۴
 حیرت و شگفتی
 حیرت و شگفتی
 حیرت و شگفتی
 حیرت و شگفتی

شاید بطور مستحسن کہ در این کتاب
 شایسته آنست کہ در این کتاب
 گوشتی غریب است کہ در این کتاب
 بکار رفتن و در این کتاب

اشک بیل سے بہتا ہے
 شہناہ نکون ہونگے داب
 مرد مجھ میں بگولہ بایں
 نعلیاب سے دھڑکتی ہے
 دیکھتی ہے لکڑی لکڑی
 چشمہ دازن سے
 سیر کا کیا لطف ہے تباہی میں
 دہری ہی قید خانگی ہی میر
 کچھ لنگ تاشا بایں
 ریکھو لون میں جان با عین
 اب کیا وہ سچا بایں
 میں تاشا فقط ہوں تلک

کیا اوس کے چند روز مائی نہیں خبر ہے کیا سب اسیر جو ہو رنج میں	
قاتل خلق آج سیر ہسار ابد گل جو کہا میں ہی چلو کی سچ زخمی مڑگان ابرو و نگاہ پار ہوں اس قدر جوش تھیر ہی کہ حسیں میں کہتے ہیں دل ما اپنی طرہ عشا کچھ تر می تصویر کی ہنسی احتیاج جتنے اعضا میں جگتی ہیں کچھ کھٹیم کر بلا میں خاک ہو کر شرف پائے امیر	موسیٰ تن جو ہر میں شمشیر ہی حلقہ حلقہ صوت زنجیر ہسار ابد وقف شمشیر و سنان تیر ہی سن بگ پیکر تصویر ہسار ابد کس قدر آمادہ تھیر ہی ہسار ابد حسن و نقاش ہے تصویر ہسار حسن و خورشید عالمگیر ہی ہسار ابد دولت عقی ملی اکبر ہسار ابد

۳۱۶

باغبان دودن کھیل باغبان
 تیر و تیا ہے بیل کو آج
 مالہ نوزدن ہمارا باغبان

+ رویت واو +	
مشق بدعت یہ ترکان ستم بجاؤ خواب راحت موت نہ بخشا یہ مجھے نہ کو	آدمی کیا بلکہ کشتہ کرتی ہنن نوا غاری صاحب کہف آدمی ہا کہ کو

یہ دعا تجزار کے مقبول ہے
 بوی گل مردہ خار ہو
 و امین بیل بیل ہے وقت خزا
 عید جیسے جانی ہی ہنن
 باد عارض میں گریہ کن ہنن
 لا ادر احسب

خون گریبان بنیاد
 جگر کی مغزول کون
 سبب میں شاخ و پود
 صفت بزرگی میں
 صفت بزرگی میں
 صفت بزرگی میں

آج کل کے نوجوان
 کیا ہے جگر کی مغزول
 سبب میں شاخ و پود
 صفت بزرگی میں
 صفت بزرگی میں
 صفت بزرگی میں

<p>رات دن دنوں میں کیا کوں بازو کو زخم تیشہ ہو گیا صندل سر فرا کو تیغ قبضے سی چھی غش آگیا جلا کو قاتل سے بیخ آتا ہی سار کیا کو روشنی درکار کیا ہی خانہ بزد کو طوق سولی کا پہنا یا جاہل کو کہو ذکر قمری میں میں کا پیش کو لوگ پرسی کی جگہ آئی سار کیا کو عید کون تیغ جا کر درو جلا کو آئینہ ہی فردا بل کو رما و زار کو کیا کرین گے یاد آئے پیران صدا کو مرغ اور جاہلین سے بیکہ کر صبا کو چاہتا کون نیامین اولاد کو</p>	<p>کیا دل فی عشق کو کفایت چھو ہوا بعد بیکہ ملی رشتہ سے بجات قہر و قہر سے حسرت کے نکاحوں کیا صید لپا ہو گیا جب حامی تریا دل شکستہ ہوں منظر کو کون کو خوب کو کی سائین سہا ہی پڑا قاتل آراوی سے اگر دعوی گر گیا میں دل گئی سرخی کو کئی ہا بھسا عالم میں نہ ہو گا کو ہی شاق ساقیا زار کو کیا درکار کا چشم سزا حلقہ گویہ جان سا کو ہی حلقہ پیر بہا کتی میں بون سے روشنی یا زار کو ہر عین زانی مضامین غزل کو لپکا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۱۷
 سخن مکن بہین معلول
 چکا ہی اوس بڑا کی پیل
 ہر زار سے راہ میں معلول
 عشق میدان ہی دل میں غلین
 جیسے ہر کی گہری میں غلین
 طفل شہزاد کا لکھون جو

عاشق و عاشقہ
 جیسے شاعر
 ای بونم
 ای بونم
 ای بونم
 ای بونم

کانون میں کس کی آہی صدائیں جو
 کس دوزخ کو گھر جگا کی تین جگا
 مہم ہمارا کون کا فائدہ ہو رہا
 پید ایک طرف توبہ کی تین جگا
 کی تین جگا کی تین جگا

بیکر ہے غل کی جگا میں جو
 شیشہ نہیں پیدہن کی جگا میں جو
 آوارہ سر آہی تین جگا میں جو
 یاران وطن ہوں گی بسٹا ہند

۳۱۸

<p>و ام میں طغ جین میں ناشاد کو مارکش تا مہون سی میں لاشا کو یاد تھے کیسے کہانی میں ناشاد کو جب دیکھا باغ میں آواز کو دل حرا ہی جان خار تراشی تھی ہاں اوٹ گئی سار کچھری ہچکچا کھٹا سیر نالوں نے اور اے ایسی ہائی کی نہ بوی خون تیرے رنگ جنوں چکاؤ شیان تیرے کلیل کانشین اب کہاں میں جس بدن خانہ بیکر میں کہا قدم کوراطن منی شش کا سمجھ میں فرغ سخت ل کے بعد مرے ہی ہٹے حرا اپنی قد کی سے تعریف او کی ضرور</p>	<p>گل سے بہر جاتے ہیں چہر صبا کو کس سے قدنی بنایا فاختہ شاد کو خوب بازو نہیں گایا رات بہر صبا کو سو کہ کر کاٹا ہوا گہن لگا شمشاد کو مجھ کو ناخن عشق سے منہ دیار باد کو دھوٹتے ہی گئے محبت میں چھوٹا کو صبح کو اوٹ کر گئی مسجد میں نور کو قصد میر کہول کر سو اہو فضا کو باغبان نے باغ میں مہاں کیا صبا کو روح مجھ کو سجده آئی سار کیا کو حاجت عنک نہیں اعما ماؤرا کو کب کہن دیتا ہوں کئی شہ غولا کو کہتے ہو اس قدر کاٹو نہیں کوشا کو</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایک بون اس سرور اکام
 کر سنے ہا اگر وں جابچہ
 اس روح کا عشق جابچہ
 آئینہ میں صورت نظر نہیں جابچہ

کس کی تین جگا کی تین جگا
 کس کی تین جگا کی تین جگا
 کس کی تین جگا کی تین جگا
 کس کی تین جگا کی تین جگا

اوس کو کچھ لایا جان چکا ہے
 ایک جہیز کا کچھ لایا جان چکا ہے
 ایک جہیز کا کچھ لایا جان چکا ہے
 ایک جہیز کا کچھ لایا جان چکا ہے

اوس کو کچھ لایا جان چکا ہے
 ایک جہیز کا کچھ لایا جان چکا ہے
 ایک جہیز کا کچھ لایا جان چکا ہے
 ایک جہیز کا کچھ لایا جان چکا ہے

فصل گل کے جھوٹ میں کس سنا جھوٹ
 حوب بی پر اور اٹھتے ہی صبا کو

پانی پانی شرم کیوں کر ہوا لاشہ اسیر
 خون سیرادیکہ کر غش لگیا حبلاد کو

<p>اوس کو آئینہ دیا آئینہ دل محبو رنج سب بچ ہے شکل سے محبو دیکھو ن سچا کہ ہر جذبہ کامل محبو پیری خضر مرشد ہر ادل محبو اک سیر تو بنایا میر کامل محبو بہر فقر ریز جو ملے لب ساحل محبو کچھ سچا گی اوستک شمس دل محبو روبرو آپ کے آسان ہے محل محبو غلام پر غلام کو چہ قاتل محبو نظر آجو کہیں صومٹ منزل محبو</p>	<p>ہے سکندر سے سوا برتہ حاصل محبو چہوڑ جا تا ہاں او دہر بار اول محبو بت او دہر محبو بلاتے ہیں دلہن محبو رہتا جو یہ بیٹا وہی صبا ہے محبو سہم تن داغ ہوا دیکھ کے ابو کو کا کچھ بیان حال میں اس مدیدہ کا کرتا باز خورشید جہاں تاباں شبنم محبو وصل منظور ہو تو کہ تو ہے ہو محبو پاؤں کا ستر ہے اسی شوق میں ہے محبو خاندہ بدوش گولی کی طرح کیوں محبو</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فصل حبت میں بکاؤں میں جو محبو
 جان کا جان جو میں نہیں اس محبو
 جو ہر شیشہ دہر میں شیشہ دل محبو
 میں جو غافل غافل محبو
 جادو ساسی اس محبو

ای تو تے تے تے تے تے تے تے
 ای تو تے تے تے تے تے تے تے
 ای تو تے تے تے تے تے تے تے
 ای تو تے تے تے تے تے تے تے

ای چشم ترش است که می نوبدند خط حرام را
اندازد و که نامه در عالم رسالت
السیب العتاب و کما ایضا

وہی کہ ان کا نام ہے وہی کہ ان کی حالت ہے وہی کہ ان کی کیفیت ہے وہی کہ ان کی کیفیت ہے وہی کہ ان کی کیفیت ہے

گلشن ای بزم شاه زین عزیز کی بایں اسلم
 از تو دو جگر دلاخ ذل ماہنو
 لکشان سایہ مد الفناہ نو
 دوسرا رخسہ جوتہ نو
 راہ کعبہ کی تودو کمر بستہ نیل
 ہر سہاچو ہمارو ہا گمراہ نو
 شکری سی سہاچو ہا گمراہ نو
 جگر ہا گمراہ نو
 دین و دنیا کو دہا ہی پتہ نیا

<p> کم نہی حال سیہ و سکا گیس اسی اسیر عجب کوئی پردہ کہی پردہ خسار کو </p>	<p> پڑہ کی احمد آنسو سستی ہونے چشم کو سوز دل حاصل حسینوں ہی کیوں سکہ عریانی سپہر تہی جسم ار کو خوگر وحدت میں کثرت ہمیں کیا کام ہے مین جو موڈ اذکی خلقت میں بڑی ہے اوس پردہ فی جوابی حسن کے کہو کی ہے شب فرقتی تار کی پستی چو لہا مد توں کہا میں ہیں مجھ میں کون ہوں اگر لاکھوں سین تجھ پر چسپاں رابطہ معشوق عاشق کو پیغام حل مار کی خاک قدم سرور و امین ہونکشت </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۲۲
 ای خون نشہ کو کھلا کہ چہ تار
 چرخ قاتل طاعت بنکین چہ تار
 چہ تار کو کونینہ دور کا ہونو
 سکران سال کو پیر پیر
 کہین خون کو مار کا چو تار

کہین خون کو مار کا چو تار
 کہین خون کو مار کا چو تار
 کہین خون کو مار کا چو تار

انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے

تیشہ فکری کی کوکھی صدی زیاد غم نہیں جسے جو اس بحر میں پیند لکھ کی ہجو گاہی ہائے بیا دل دامن یار تک گرد نہ پونچے میر سبب سن جو چہو تو کھینچا عشق کے فیض ہوں حافظ و ان پڑ مجرم عشق ہوں کافی ہی بد بخت ہر	نظر آئی جو زمین شکر پہر محبو حسنا یا ادھنیں اسدنی گوہر محبو ہاتھ آجاکا لوٹن جو کوہر محبو خاکسار ہی کیا خاک براہر محبو کیسے ہو گیا آپ باہر محبو بار کا صفحہ حشر از بر محبو چاہے سلسلہ زلف منبر محبو
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے

اوٹھتے ہیں بے گولی مرتب سے اسیر
 بیچ قسب کے دیا کرنی میں چکر محبو

دل سہارا جانتا ہوں نہ پڑو کو دیکھتے آتا مہتاب ہر پر نور کو رو کیو دیکھ کر اوس جہر پر نور کو ساقیاب نہ کو دوزاگ کی ضر	چاہے موسیٰ سا پرانہ چراغ محبو طاقت رقار اگر موتی نہال پڑو کو عین بریا میں سہاگ چراغ طہر کو سیا کب مہنی ہی نہ انور کو
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے

انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے
 انسان اگر دینت دوزاگ سے بچے تو خدا کی نافرمانی نہ کرے

ما را خدنگ پیر دم و بیکس
عالم کیون نیا بد نهو نیو
پنجالتا خوب ضا حق شکس
بنک بلا نزار در اسب فراف

۲۲۷

دل بنیاس دغی حسین پارس کو
گستاخان سخن بنیاس دغی حسین پارس کو
پیر حسین بنیاس دغی حسین پارس کو
دیکھے کہی جو بنیاس دغی حسین پارس کو
ادوار یادہ اش بنیاس دغی حسین پارس کو
سرخ شمع دغی حسین پارس کو
پوسہای نام کی بنیاس دغی حسین پارس کو
نامد بنیاس دغی حسین پارس کو

کوزم فزین جبرج و شام چو کس غریب فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و

تھو کرین کہانی ہری ویکہا خستہ کو
 گل کری خود طور پر سوچے چرخ طور کو
 کچہ نہیں فانیس کے صحت چراغ طور کو
 سائب پیدا ہون جو بوزین طہر صحت عرصہ کو
 نامکسی ہو عظم ہے جسے حور کو
 مشک ہاتھ آچوڑ ہون ہم کافر کو
 کیا شب مہتاب نسبت شہ کو
 چہا چہا بکو تر بہجنا زبور کو
 جاتے ہیں مست گولی مانہ انکو کو
 شہدے لبریز پاپا خانہ زبور کو
 جسے تلویسی نہیں نسبت ہری کو
 ایک ہر کلمہ فی کہیادار منصو کو
 خون چکاب چوڑا خوشہ انکو کو

سرشی کرنی ہی پال جان منور کو
 خواب میں کچے اگر اوس چہرہ نور کو
 کیا نہان کرتے ہو پر زمین رخ نور کو
 سیدہ عالم میں یہ اونس لب بجا کی نور کو
 میں جو ہوں اوس کا لب طبع نور کو
 سجنے اڑوں مانع کو اچھا ہو دسی کچے
 تیرہ باطن صابطن کو نہ بوجھن کچے
 خط قریب نہیں زن کو ہسی لکھا اگر
 فرقت سے گلشن کم نہیں چکاہ
 موزوں کے واسطے ہی منت و یادو
 دیکھنے والے ہیں اس کے پور شکیام
 ہو گا اونکا حال کیا کرنی چون بکلام
 جنت ہے پھر سے ہیں ہو کتب جی

یار دم گدا دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و

یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و

یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و
 یکتا منادان دل پیکر فزنی و

ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ

ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ

۳۳

غیر غلبہ کا بنیاد اس زمین پر
 لاغری کا ہی نکلون سال اگر وہی
 انہوں کا تار مشل تار سطر خشک
 خشک والی جلا میں خار صحرای طح
 انہوں اتارو اپنا جسم لا خشک

کیا مغلوب ہمیں نفس امارہ سے تھکے	ہمارے ہاتھ پالا رکھیا مردار کا
سہنا آتی ہیں پھر کو کو رو لاجا ہر شے	جہن میں آمد و شد او مطلب ہر شے
جبر آخر دی اسد و قتال عالم کو	قلم تن سے کیا سربا سار اور دسہر کو
لغافہ کہل گیا خط علا پیہر و مہکو	رہا کیا لطف خط سے گیا روگ لائی
مری تصویر میں باجنا کہ چشم پریم کو	مرغ دہو گیا سارا تو کیا کیسا بچا
رہا دی امیر لوسنیں تخت حاکم کو	سخت کا وہ جو ہر تہا کہ کام کو دیا
کیا دامن گل نے پاک کن شد شکستہ	بکھے مشق کو پر انہیں تیرے ہی شے
مستدر بنایا سو وہ الکس مہم کو	دوایہ کو کا عالم دکھایا ہجر جانین
نتیجہ یہ کہ حادث جانا لازم عالم کو	رہا کو تغیر ہے تغیر کو صحت نایل
اسی بچر کا حلقہ ہی تیرے خاتم کو	سلیمان کم نہیں تیرے ہی سر

اسیر اس بحرین دہشتی طوفان سید ہون	
تہہ میری تباہی کیا ہی ایک عالم کو	
وہ مجہم میں کہ تہ میں خد او اگر	ہو ابے جنت اور ہر جاہل جہنم کو

ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ
 ہر جاہل کو چھوڑ کر چلے جاؤ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

قسطنطنیہ کی طرف سے ہونے والی فوجی کامیابیوں کی خبر پر
 حکم بینین نے خود کو اور ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے
 دیناروں کی طرح ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے
 آئینہ کسطنطنیہ کی طرف سے ہونے والی فوجی کامیابیوں کی خبر پر
 حکم بینین نے خود کو اور ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے
 دیناروں کی طرح ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے

<p> فراق یار میں عشرت کا سلاخ ہے ہمیشہ باغبان پانچوڑا ہی نہیں ہے طبعیت موت و لگی و اس نہیں ہے نماز اگر زمین اک دم سے اٹھوٹکی فقط ایدہ نہیں جنت میں جہنم سے بڑے کڑا ایسی سیر اور کی محکمہ ادوا ہو سن بان سکر ادیان تو کیا عبت بک بک کے اہل نہ ہو تھکے غول منورن ہو پر قدر ان کی نہیں ملتا کھنیاں بند کر لین شوق سہی بواڑوں گرو ہو کی میں میری سرف کو گرامی کا جو ظالم ہیں جہاں میں ہو چہ تہہ کر اسیر سکھ یقین جو جانا میں گھول </p>	<p> جلا تا ہر یک شعلہ گل سیر گریا کو یہ کی شعلہ عارضی و ہی شگفتہ کرو تجویز میری واسطیت نہ انکو اجازت دی ذرا ہی عشق و عہد جہن میں چول ہر جا کر کرنی ہن حکم اوستہ کیا مقبوس کو مہی سلیم کو او تہا سکتا نہیں کر سکی بالجن کو محل جاون گا کپری پیر کر اکتان کو کیا سامان عوت و مہر داتا مہمان کو کر نیگے دم میں نہم الوسی جملہ کو کیا خس و خاشاک کے چاہے کھو کہہ امید سر سبز نہیں چوب کو جد اہل جو محبوب حبشی شاہ مرد کو </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شاہ شہزادہ کی طرف سے ہونے والی فوجی کامیابیوں کی خبر پر
 حکم بینین نے خود کو اور ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے
 دیناروں کی طرح ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے
 آئینہ کسطنطنیہ کی طرف سے ہونے والی فوجی کامیابیوں کی خبر پر
 حکم بینین نے خود کو اور ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے
 دیناروں کی طرح ہر قوم کو خوش کرنے کے لیے

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

شکر کی و زار و عده دیدار نه زائل کی لخطه عاشق بهار نه و کیه قاتل دهن غم بدن هستی من حال پر کو مری و جراتا هنجار نه نهین معلوم که کی بحسب سینه دل حاسد کطرح شمش و قریب نه حال پر و هسیجا زان کرهای تیره روز و نایاب صفا کثر اینی دل شمی جو کتا به نهین به گهر نه روح کبطر حسی کر سیرستان نه طبع نامتوسه چون کیا صفا مضایق نتخته بین بهت آید بهت چون کیا قید یوسف کوز کجایا زندان من	مین تو کیا خواب عدم سی می پنه کاسی او سکا و و طبع جو بهار نه تیری تلوار کین قهقهه دیوار نه ملک الموت کا ایدل به خبر دار نه مست مست به کینا که بهشت نه گرم صفون مرایار کارزار نه سخت نادان جو اس عیدین نه شمع کی قدر کسی به جوشب تار نه خوف رستا که کو می پس نه چار دیوار غنا صرین گرفتار نه کیا پر و ده گهر رشته جو بهار نه رشته رشک سی تمیبه گنهگار نه نوک اسباب کا کینو کر سر زار نه
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

۳۳۶

عاف بر عده صفا
 عاف بر عده صفا
 عاف بر عده صفا
 عاف بر عده صفا

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

یاد آئی
کیونکہ وہ جو ایک طرف سے
کیا کہوں نہ دیتا میں جبکہ اس نے خود کو
میرا دوست جو نہ تھا طرہ صانع
تنگ کرتا ہے ہوتے ہیں کیا قید ہم
پس کین گور کا آباد کردن ہو کر

۲۲۸

مکمل موت کا مغانہیں فرمان مجب
نورہ نورہ شیدا کی گزری پہلی پر
اک سارا نظر آیا یہ کہناں مجب
باجر جان بیکار اراںم گرفت ہے
خواب کا در ہے کتا ہی نشان
نہا دیوہ کی شہر جب جھوٹ
دیکھ کی مغل سلا

عمر بہ ترکیب جرم ہنوں ہم جا، اے

نام خلاق و دعوالم کا جو غفار ہوں

مے دولت تر فیض قدم بزمین
 تقویٰ ہر گل شاداب بر پیر شکمکین
 سینا اوسنی پوچھا آج کشتی
 ہو گلشن میں بندہ جا اگر فرما دیں
 تصور جو وقت شرع قاصد اپنی
 سٹا دسڑکی وئی خزان ہر کشتی
 ہوا ثاب مال صابو دل چشم
 تب فرستی قہن ہم دین کا
 سعادت اس قدر بزمی گنایا
 ہنیں کہ جو سو سو رشید محشر کی تار

بنایا تیری ٹھوکر نے ہمارے
 گریبان داغ دیتا ہمارا دامن
 پریشان کر دیا کیا ماہ نکو خد
 تو مایہ زمین لوگ گلہ سستی بدلی
 جواب نامہ محبوب سمجھا ہونے
 جلا دگر می رفتار اس چوین
 جلا دتے ہیں اکثر اک میں بیوس
 سینا تو کہے البتہ آجانا
 ہمارا کلی جو توڑن بیضہ طاووس
 کے طرح رکھ لو گان میں

وہ وہاں کی سب سے زیادہ اعلیٰ اور بڑی شہر ہے۔ یہاں کی سب سے زیادہ اعلیٰ اور بڑی شہر ہے۔ یہاں کی سب سے زیادہ اعلیٰ اور بڑی شہر ہے۔

[illegible]

زمین شرب سے زمین میں ہو
 کس کا نام وقت سے کیا ہو
 اگر دست میں ہو تو گداز
 معذرت میں ہو تو گداز
 اعلیٰ کو یاد رکھو کہ زمین
 زمین سے ہزاروں سال پہلے
 نفاذ سے زمین میں ہو

ار یا ب فیض میں جلش مہری ہر روز جگہ نے چار عناصر کے تباہ دل میں نہ دماغ ہی خیال کو نکال خود میں لان عشق میں فانی علاج گمشدہ میں شیا نو سنی طائر گن چوٹیں اونکو پہو لو کی کہنی کاٹو کہاں جو تیر سبز خط کشش انگے میں گڑکی سپاس کے مین گیا سچے پونج شیا کہ آتا ہی تب میں محبت کل عارض میں نہیں صحرا میں آج اسی کی شمیم چہرہ وہ کہا کی زلف کتنے چھایا کیا حبیب جو قتل اوس کو ہو تب	نشتر کا خوف کہاں لگا ہمار کو باروت جس طرح اورواد حصا کو ماہر کیا بہشت سٹی اوس مار کو کچھ حاجت رفو نہیں جا کہ انار کو تیر و گمان وہ لکے جو آئی تکار کو طاؤس کیا بنائیں گے ابر ہار کو طوطی تمام اوڑکے گئے سہار کو عسال نے چہو اوجو حرم زار کو سنگ جھاڑی خور شیطا کو آئی وہ سیر کو کہ ہمیں شکار کو مٹے کیا ہے ناؤ شک تار کو مایوس کر دیا دل امیدوار کو غارتہ خون کھڑخ ذوالقہار کو
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جہاں جہت گردن بنا کر لکھو
 باب پناہ کن خلت ہوا زنگ
 میرا اعتقاد ہو پائیدار
 چھیدان باریک بین و امیر
 ان میں جو جہتی میں ہیں چور

۳۴۰

کیا خوف کہاں لکھو
 جگہ کے خیمے کی جگہ
 راسن اورین آرم
 رستہ میں نہال شکون
 رستہ میں نہال شکون
 رستہ میں نہال شکون

کائنات میں ہر شے کی جگہ
 کائنات میں ہر شے کی جگہ
 کائنات میں ہر شے کی جگہ

شہید بکیر و کبیر
 سب سے سوئی جو بکیر حسن نامند
 چاہین گون گلکندہ مرغی بند
 چو نانا ہر مینے اید و کرکند
 رکتا چو بن یک اسن آفتاب
 رکتا چو بن یک اسن آفتاب

نن ہو گیا جو خاک تو ثابت ہر امین چاہے جو طول عمر تو کر منین اختیار کھلا ہے دم وہ جلد جہاں پر آسین گ	دامن چھوٹے ہی عبت ہر غبار کو کرتے نہیں مسلم خیر میوہ وار کو بہر طلب کیا ہے روانہ سوار کو
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------

کار سحاب ویدہ تر نے کیا اسیر سیراب کرو یا چین روزگار کو

وہ مہر و شجر حسنی اوٹھا دھکا کو منہ سی کہے نہیں ہکا شکر کو شکل نظارہ رخ پر نور یار ہے زاہد کا قلب من ہو مانند آفتاب شتاف شمع و گل نہ طلبکار مہر ماہ کس شہسوار حسن کا اسکو نہ خطا اوس ستارہ نے کس کو کوثر سے میں یکہ کر سوی نیجا فلک	عالم سپایع رودیہ آفتاب کو انگارون پر کشا ہین کیا کیا کیا کو کا دیکھے آنکھ ہیر کے کوئی آفتاب پی لی جو بیہول کر زری پی سزا آنکھین ہار کو ہو ڈر ہے چن کو آتا ہین خواب جو چشم رکاب کو چھٹیا دیا شراب کو ڈور اکاب کو سجھا میں ایک قطرہ سے آفتاب کو
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رکتا چو بن یک اسن آفتاب
 رکتا چو بن یک اسن آفتاب
 رکتا چو بن یک اسن آفتاب
 رکتا چو بن یک اسن آفتاب

۲۴۱

شہید جنگ خان بہادر خطاب دو
 قاتل سب سے اول مصیبت پیڑ
 یہ جانتا ہے کہ کیا فی حال
 اول کو ہے نہ اسین نظار

بگو بہتاری پیدہ می فی نیک
 فتنہ تری حسین کا جو زور
 انگشت مصطفیٰ
 ابا خیال سب سے زبان آواز
 بگو کہم ہاں ایک دوسرا

دی تہنیں جو سرِ عارف چو عارف
 کسکے رہوں میں لطفِ کام کا پیر
 ہر ی برائی کی ہر ی بات کو
 بدلے شراب کے عینِ بخر کی بات
 لی خالی زلیٹ کا ہی مزہ ہر بار
 جس دن تم اپنے ہاتھ سے جام نہ پیا
 سید کا اب جواب دہ کتنا ہی اسیر

ہی باون شل بونٹی گل میں شلو کا پیر مردہ کل ہے حاضر جانکے در ملی یاد وقت بادہ کشی دم نکل گیا نامہ پونچر سچا گامراست یکت ہے آفتاب و زقیاتِ غدار یار گدزی تمام بادہ کشی میں ہمار عمر گہنہ گرد گمانی کش میں اس شہسوار مت تک و سکی عاشق کیسی دھڑلے	موج نسیم صبح کہیں ہم رکاب کو نسبت نہیں سچی اس کی گلاب کو سمجھا اہل میں خندہ جام شراب کو فاصد جانا ہرن سوا اضطراب کو کہتے ہیں لوگ صبح سیتا نقاب کو خط جین سمجھتے ہیں موج شراب کو اسکوٹ کے آرزو تھے جو چشم گلاب کو یا لائل میں گورنے مار غدا کو
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جس نے کہ پڑی میں کسنا لکھو
 عذاب میں تھیں بیدار کا علم زاد
 یاد آتا جو وہ کیسی برحق زنت کو

۳۴۲

کشتے ہیں اس کی تیغِ تافل کیا اسیر اصحاب کہف طولِ حودتے میں جناب کو	
دنیا میں اعتبار کیا مال و جاہ کو دکھلا کہے تور و تبت رنگ ماہ کو اسد ہے کہ تو بہ موٹے شراب کی	مٹے گدا کی ہاتھ سے ہی شاہ کو یارب سپید کر مری سخت بیاہ کو لہرار ہا ہوں دیکھ کی ارب بیاہ کو

کیا کہوں کیا یاد چنا مارا
 کہہ دو سکی کیسی شکر ہے چنا
 شام کو آئی اہلِ کھار و دم
 شام کو آئی اہلِ کھار و دم
 شام کو آئی اہلِ کھار و دم

شمع کی جلی میں جانی لطف جانان کو
 شمع کی جلی میں جانی لطف جانان کو
 شمع کی جلی میں جانی لطف جانان کو

صحت دل خستنی کی وجہ سے
 پیرایہ ہونے سے کہیں نہ
 صحت دل خستنی کی وجہ سے
 پیرایہ ہونے سے کہیں نہ
 صحت دل خستنی کی وجہ سے
 پیرایہ ہونے سے کہیں نہ

کر دی جہاں خاک مرا خرمین پس منصف وہ ہوں کہ زخم کسان بکھر اچھا ہوا کہ صفت قد ہو گیا دوا ہمارا ہے کلفت غم بھدین با تنہا سفید ویدہ یعقوب نہیں نیر طوف جو شیر میں بوزبان تیغ قابو میں شیر ناز واد کیا ہل خدا رہی جو تیغ وہ ہی ٹین سوا توبہ کے احتیاج نہیں وہ کہیم ہے بیار لطف ہوں کہ سبکین کے واسطے ایسی سفر میں کہ کسی سیف کجستو سمجھا نہ بجائی کا کافر کی سی کفر طاقت کے بدن سے رہا ست دل	اتنا تو اذن دیکھ برب نگاہ کو پاؤں کسے جو مرہم کا فوریاہ کو درکار ہے کسان مر تیراہ کو گہر تک لگا کی لای میں گم گواہ کو اندھا کیا ہی ورمی سیف چاہ کو کہدین گے ہم کہ عدل ہے لازم گوہ کو فتح عظیم ہاتھ لکی اس سیاہ کو بیچا تین ہم تر تیرے چہ گاہ کو بدتر سچہ گناہ عذر گناہ کو لاؤر گڑ کے مہر مار سیاہ کو رستی میں جہاں گناہ اجلا ہوا وہ ہوا ضرور کیا پر زاع سیاہ کو کشور لٹا خبر ہوئی باؤ شاہ کو
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۴۳

یہ سب کلامی ہنر اور مہر ملامت کو
 بے گلی کس طرح باریک بینی سے
 کہیں ہر حال دوست کوئی ہر حال ہنر
 بین برکت ہنر کی ہر حال ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
 ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر

خیل میں کہیں کہیں کہیں کہیں
 خیل میں کہیں کہیں کہیں کہیں
 خیل میں کہیں کہیں کہیں کہیں
 خیل میں کہیں کہیں کہیں کہیں

[illegible]

ای ترک کوئی ختم نمایان نہیں مگر
 تو نے ہی سجدہ گرفتار سچ ہے
 ماسودہ راغ و دل کو ہٹھکڑی شک
 ملنے لگا ہی جس نے نکلی تھی خط
 اسے جو رک میں تو کہاں میری

عجول کو صاف کر سکی تو اگر نہ
کے سی کو چھ جانا کا خوف ہے
جو اس سچ کو شوق نہ سزا جتو
ہمارا اوسکا ہے لشل ششہ
مڑہ ہے کہ مری منہ میں زبان تیر
قیامت آجوشک وصال کے صبح

ہوا ہی اچھے اچھے آجائے با جبر کو
 اونی نہیں دیا ورنہ چورسوں
 جہان کو دفن کیا ہے کشتیاں کو
 سال منع ہی خدا میں تھا ہیز
 خدا ایک کایا کی جبر کو
 سند نہایت ہے شیخ و شاکس
 من و کلمات ہا ہا ہا ہا ہا

[illegible]

کہ نہ بین جگرستان کا نظارہ
 صبح بخارن اور دینار سنجان
 مہر کوشش کہ مراغہ جی حرقال
 لکھ عارضی اسے نہیں بستان
 جس کی دینار ہی ایسی لکھیا ہے
 جس کی دینار ہی ایسی لکھیا ہے
 یوسف دل کوڑ کا نہیں لی کی
 چاہے جاہ و ذوق خانہ زندان کی

یونان کا ہر دینار بستان
 جگو دینار نہیں لی کی
 یونان کا ہر دینار بستان
 جگو دینار نہیں لی کی
 یونان کا ہر دینار بستان
 جگو دینار نہیں لی کی
 یونان کا ہر دینار بستان
 جگو دینار نہیں لی کی

۳۴۵

مین دل جلاؤں خوش ہوئی گئی نہان کچھے عاشق چہرہ حسین صفائی آئینہ نقش سے پیدا ہمیشہ خانہ زنجیرین کے مری جود داغ سینہ دکھا بہار چہرہ جو نہ علم جو نہ ہنر نہ فضل نہ کمال بہم کروں شروع کا آہل سانا	پس بے گھر مین جلاؤں رہا گدا ہے دولت دیدار تو لکھو تم اپنی عہد کے اسی جانچاں سکھو کہان مین جلاؤں جو اس کی پانی ہر ایک کا گریبان ہیشہ کا رہو یہ ایک تاب بشر مین نہ تو تھو جور و زانی کا سیر کوئی تھو
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسیر اپنی مٹا مین تارہ کافی مین
 عروس فکر کو کہا احتیاج زیور مین

کہان تاب جلاؤں خسار ناکو کروں کیا ترک عشق خیال خسار صفا سید خانہ بہتر مکی سی چہرہ جلا خیال ہر ہی اسکو سیر قد ہوئے	عشق آیا طور پر نظارہ اول مین طے کسطح ولسی کوئی داغ سو گیا حیران جام کو توڑوں سچا کو قیامت مین فرشتی دار چہرہ جلا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہکو دکھائیں لطف بستان کی
 صاحب مین زینبستان مین کو
 شمس ہے ہر دینار زینبستان کی
 لعل توں رنگ کوئی نہ لکھیا
 نادر شکر کی خوشیوں کو
 یونان کا ہر دینار بستان
 جگو دینار نہیں لی کی

کہان تاب جلاؤں خسار ناکو
 کروں کیا ترک عشق خیال خسار صفا
 سید خانہ بہتر مکی سی چہرہ جلا
 خیال ہر ہی اسکو سیر قد ہوئے

کس طرح جان سنبھالے گی بٹھوڑی میں
 شعلہ صرب ہمارے زور پیر جان کیو
 بھانگ ہے جلد فیصلہ ہو
 دہ جان سنا کہ دم فنا ہو
 ہونا ہوجا اس خدا ہو
 بچاؤن کا خط میں اپ اپنا

گریبان سے ہمارے مایہ و دومان صحر کو بنایا سب سے سیرت عفت اعضا ہمارا گوشت غلت نہیں مٹا عفت سے مالیدہ کر دیا ہذاں شایا کو زبان تیغ ہر دم آئیہ انا قحنا کو سراپا ہمارا عشق ہمیری لایا کو نصیر کو محو سی کو یہود کو نصارا کو کہان اکھنوی طاعت کہہ کہتے ہیں جو آئین سر پرین ہو حال زنجار کو	بہار آہستہ سرین ہوا شہی دم عطا بخش با فروغ اوس کے سجی کسا گم جہان سے ناتوا فی ہلینا مرا بخت سید وہا کہ تو ڈال کر اپنا وہ کشتہ ہوں کہ میرا قتل بھی میرا ہے قدم کا سر کر کا ہاتھ دل شاعر غر سلمان کو ندگی کس طرح جزوق دینا کیہے خاوی نہیں چکا مخلوق کی صحت تماشائی کی ہے قابل شہادت کی ننگ
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایک بے رحم کی ہوا ہو
 زور کر جو جو تو گر گیا ہو
 نیکیش بن دہ ہوں کہ خالی ہے
 جو جام سے بھان نا ہو
 کہوں با خط لونا سیرت

۳۴۶

اسیر ویت کی الفت ایک دم کل نہیں جاتی نہایت دوست کہتا ہے شیشہ شکار کو خدا نے سات پردہ میں جہا پایا پریشان جسطح کرتی ہر صرگ صحر کو رہا منظور ضبط عشق حال آرا کو اور اتنا غم دنیا حواس ہلنا کو

خامہ مرا شہر ہے
 اوس بے جا شہر ہوں کیا
 بندہ بین ہوں جو وہ خدا ہو
 زنت میں لگن ہو کی کیا ہوں
 گانور سر سے لکھا ہو

جہاں میں جہاں میں جہاں میں
 جہاں میں جہاں میں جہاں میں
 جہاں میں جہاں میں جہاں میں
 جہاں میں جہاں میں جہاں میں

دیده شویم زلف غمور کاستن بوی
 پهل سار و زلف کاستن بوی
 بید شویم سو که کاستن بوی
 بید شویم سو که کاستن بوی

<p>پرو کرین کہا کہا کی پوچھا کی پوچھا صاف کرنا ہے تو وقت آج لاؤ کو جان سنگ یک شہید کہا کو جہیزین ہم مال خاطر شو کو ہر وہن سے سنتے ہیں ہم نعمت کو اسی بنی آدم نہ ہو ڈوڑ کر کو ویکو لو حال ایاز و قصہ محمود کو کون کہا سکتا ہی اس حوا ز کو وٹھو ڈ مارا زانچون میں طالع کو گل ہو زمین شمعین گرز ایل نیاباد کو سیل بے خاشاک کو اور شمس کو</p>	<p>سرخ اوٹھا کر ہے پایا طالع سو کو ناگواری غم و سیاہ دور کار صبر سرکشے اوماشی لازم ہر آفاق خندہ زن میں آج کل منورہ جان کو جیسے کانو کو ہو حاصل سماع کو ارتباط کفر ہے ننگ پیر زاد کو بادشاہ کو کہانی ہی رقص کفر لذت دنیا نہیں ہے لائق کام کو شکل کو می صل مہر و نظر انہیں تیری اسون کے نامی بعد مراد ہے ہوا اگر شبہ تو دیو پیر سنگ آئیز</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی

۳۴۸

بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی

<p>سائے اکبر مرکتیو محمد ہی اسیر عبد میں ہم دیکھتے ہیں جلوہ مہر کو</p>

بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی
 بید شویم سو کہ کاستن بوی

سب سے پہلے جان لیں
 اس کے لئے کہ شکر کی بات
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان

باغ خست سی کا لاج پھلاؤں آئینہ درکار کیا خانہ فائوس کو سانپ پیدا ہو جو توڑوں چلاؤ ویکہ لو ابرسیہ اس سے چلاؤ شمع روڑ کہ کی مونہیر وہ فاکو کسے سی باہر نچا یا چائے ما قوس کو گرد باد وشت سمجھا سخت کیا کار وحد کرنا ہون میں سنکر انا فاکو عین بستی ہی شبہ طالع سکوں کو نور سنگ علامت شیشہ فاکو کچھ زنا رکری توڑے ہاؤں کو شہر پامہ قفل خانہ نخوس کو چاکر و غن حیرت قفل بطریق	محو کئے وصل میں داغ دل کو دل گرہے صبا ارشید کی حیات باغ عالم میں مجھسا کوں نصیب اچھی ست برہنہ ہو تو کی دنیا میں ہون ہر وہ جلا جگہ می فصل کیز طاق برو تصور میں دلا لاکر پیکر خال کی بر باد جو محکوم ہوتے وہ موصد ہون کہ تجا تو میں ہا ہی بید مجنون اس حمن میں محکوم ہوتا پند و اعطیہ زیادہ اور ہوا شوق کام تنجیہ کیا وہ ہست ہاؤں کو کیا کہیں وقت سوال خلیج ہاؤں کو ہے یہ ظاہر خاک پر گر کر سا جانی
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

باغ خست سی کا لاج پھلاؤں
 آئینہ درکار کیا خانہ فائوس کو
 سانپ پیدا ہو جو توڑوں چلاؤ
 ویکہ لو ابرسیہ اس سے چلاؤ
 شمع روڑ کہ کی مونہیر وہ فاکو
 کسے سی باہر نچا یا چائے ما قوس کو
 گرد باد وشت سمجھا سخت کیا کار
 وحد کرنا ہون میں سنکر انا فاکو
 عین بستی ہی شبہ طالع سکوں کو
 نور سنگ علامت شیشہ فاکو
 کچھ زنا رکری توڑے ہاؤں کو
 شہر پامہ قفل خانہ نخوس کو
 چاکر و غن حیرت قفل بطریق

۲۴۹

ہر ایک کو جان لیں
 اس کے لئے کہ شکر کی بات
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان

اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان
 اس کے لئے کہ غفلت کا بیان

ایسا ہے ایسی طرح کی دھواں دھواں
 ہنکس کی طرح تو یوں پیار
 یارب ہمارا کہ کا حلقہ رکاب
 میرا دل ہے تیرا دل
 دامن بوج پروردہ کی گویا
 دیوان حسن کو جو گری گویا
 بس ایک بیت ابو سید کا
 ہنسی شہید کی گویا

روح کو تن سخال می مست جلدی خبر قدر ہر گھنیز را جو کی حد کس دل جلا پر ہر آسان آلودہ عقل ازل کو یوں ہوا سب گنہگار ہونہ محسن جانان میں جو محفل کیا	خانہ زندان ماما بہت مجوس کو بیشتر و کیا ہی آن میں چاکوس کو شمع کی حس ہوئی شاید کافور کو جال میں آہنیسا ہی جانور کو شمع کو سجھا کلائی ستین فانوس کو
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سر میں ہے کب ہو می ضد پاک صفا اسی سیراب لکھنؤ جلد چٹوس کو

چاہے آغاز میں سوئے بشر انجام کو جنہر کہتا ہے ربی وقت آستان کو عکس کی جال شگون کا تو دور دل ہے ٹوٹا بادہ عشرت بھی بچ گیا نعل راتش ہے کیوں تاجا لایم جمع ہیں یوں گسیوئی جان میں گل	گورنے دیکھو تھکا آخر کیا ہر دم کو محاسب کو توڑنا ہنسیہ حجام کو ساقیا ہر مکڑ کا حشیم جام کو جام کو روؤن کہ سے بخت فرجام کو دماغ کو ترش ہے شاید ابلق ایام کو حسب طبع آہ میں منزل پر سافر نام کو
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایسا ہونے نام سے خواب
 ہر آن اوس کے بغیر ہم کو
 تو ہمارا جو فراموشی
 ہنسیا کوں جو اوس فتنہ زنی

سچ کا باب ہر سچ کا باب
 کہوں میں نصف کو ہر زبان
 شال اگر دوان میں ہو کر
 پہا کا جو بلوچ ہو تو بچا
 سوال ہو جو دیدہ
 غزنی کا کہ ہے کہ ہے
 سرباب کہ ہے کہ ہے کہ ہے
 ہر کوئی کہ ہے کہ ہے کہ ہے
 زین کو غافل کہ ہے کہ ہے

سحر میاید اجا کوس حلت
 او به سحر و دال او به سحر و دال
 سحر میاید اجا کوس حلت
 او به سحر و دال او به سحر و دال

سحر میاید اجا کوس حلت
 او به سحر و دال او به سحر و دال
 سحر میاید اجا کوس حلت
 او به سحر و دال او به سحر و دال

خنده شاد و بهیر فلان سینه سحر ایسی نمی بیند باهون خوش پیشو چین آیت قائل کوس مرنگی بعد و به پهل کون که گل شمع هی فصل گرس میگون که او کی دل میں چمنی چشم کران که تو دگر بهی جلا اید جمع شتر امی مون وصل کشت کیون نگه و دل	شل گل محک خنده از و نیا نام کو نخلی بجان ترکا تو نین گوا دام کو و نه نڈیا پهرت فتنه بستر آرام کو بهو ال عکره نین سربار آرام کو کیا تحف که شیشه میں انما اجام سرو ما باهون میں آتش خانه حمام کو چاه سر سر است او از بلنگام کو
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۵۱

طاعت حق میں شب و شب گزین اسیر
 ہو جو طاعت صبح یک پرے ناز شام کو

صاحب زکریا تو فی خاص علم کو چو متا ہون آروئی سبز خد کام کو و امی مانو کہ وقت کی آیا حیا جتنے اعضا نہ ہنایا سب گھنشل کو	مانگتا ہوں میں ہمارا ایک سیم اندام کو چاہے تعظیم مصحف صاحب سلام کو کیا کیا انوسوس و رات ہی کلام کو شرم سی ایسا چہا یا پیر اندام کو
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو تو جو سب تو کنگا اور پشاور
 مراد بن غول چاہا جو دم و دم کا
 بنو اسکو دیکھو تو صبح کی آواز
 رگ لگی اور سسکا لگی پانی
 خیالات باطل میں تڑک خیا
 کو دیکھو یا مین مین مین مین

کیا خون میرا پشاور
 دگر سحر و دال او به سحر و دال
 دگر سحر و دال او به سحر و دال
 دگر سحر و دال او به سحر و دال

جود و تقویٰ عالم خاک بر سر
 مرادین با امانت سگای ازین
 بیان من بگویند جان افروز
 و بگویند که این عالم است
 چنانچه که بگویند که این عالم است
 چنانچه که بگویند که این عالم است

<p>تبار و محرم من چوین جرم من سات سیاری تو کیا بچین که بچین دس کے است کہے تبار نہیں کہتا میں ہے آیا ہوں شکر تیغ بہر قتل صحبت شعرو سخن میں ایک ہوا عین دنیا سی جرم من محرم ہوں ہی بچ فراحت باغ ہستی میں گشت ہی جام اگر دیا نہیں سانی وہ سانی میں وہ مجنون ہوں جبر کہا نہیں سحر راحت اگر شمل نور خدا سیر عالم کا جو ہوشناں کر سیریت بید ہن حمد خدا کرنی گالی ہم صاف دل وہ ہوں جبر کہا نہیں</p>	<p>دور تک آفرینی خلد سی تعظیم کو ایک ساعت میں میں کرنا ہوں تعظیم کو پینک ہو سی اس مجسم کر تعظیم کو حسب طرح طوفان اوٹھانے کی تعظیم کو بڑھل کیا اس زم میں تخصیص کو تعظیم کو کچھ نہیں بتا اکثر صاحب تیم کو جانتا ہوں میں گل رغا اسید ہم کو پیشکش کرتا ہی صنوائ کو تعظیم کو بید مجنون سرو قد اوٹھا مری تعظیم کو پہول اسکار ہیں گشتن گنا برا ہم کو اس قمروسی نہیں نہ کسلی تعظیم کو کیجئے لفظ محمد سی اگر حکیم کو قد آدم ائمہ اوٹھا مری تعظیم کو</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۵۳

رگ جان ہشتاں شکر نکلا
 کہ در حلقہ تبسم حسب بابت
 بیچ پہول غم زدگی نہیں نکلا
 کاشک ہا اب جگر ہی زخم
 لگای بہت پیس خبر نکلا
 جلتا ہوا دھواں کی بات
 اور زخم عالم میں خزان
 دہانہ زخم عالم میں خزان
 دہانہ زخم عالم میں خزان
 دہانہ زخم عالم میں خزان

سب کو دنیا میں سب کو دنیا میں
 سب کو دنیا میں سب کو دنیا میں
 سب کو دنیا میں سب کو دنیا میں
 سب کو دنیا میں سب کو دنیا میں

حسن بویف نظر آتا ہی عارضین
 صوبہ زخم بدن انی فلک شہدنا
 اشک کے آب سے ممکن ہے مری نشوونما
 کیا جلاگی مجھے گرے خوشنمایا
 کسطح ہسان میں آتری وہ مبارک

جوسنا کا لون گنگھوں کے دکھایا
 استقدر کوٹھننا یا کہ مولا یا
 باغ عالم میں گل شمع بنایا
 ملک سے تری دیوار کا سا محبو
 انی فلک او سکے تیجے کا ہی پایا

کسطح خلعت شاہ نہ کہوں او سکوا
 اپنے ہاتھوں سے کفن اوسنی نہایا محبو

ہی مشق قتل ابری سے پیر کو
 باہر آج کو سپی صیاد میر خون گرا
 مر گیا ہوں پھر ہاوس شمع سیم ادم کے
 جانب ندان بیا بیا کہے تاجو سیر
 کاغذ پر حیطح مفسس کو ہوتا ہون
 خط عارض کو تری کہیں اگر ہی ستر

بی نیام کے نظر دیکھا جاب شمشیر کو
 فوج کبھی میں نہیں کہتا کوئی بخیر کو
 میری عم میں اوڑھنا خاک اکسیر کو
 رخصت ناسکے میر فخر زنجیر کو
 اس طرح میں دست کہتا ہوں تصویر کو
 پہاڑ الین کیا گر نسخہ اکسیر کو

کبھی میں نے عارضین
 کبھی میں نے عارضین
 کبھی میں نے عارضین
 کبھی میں نے عارضین

۳۵۵

طاق کی گلی بن جلد تارو اب
 آسمان جھروٹا پیر آسماں
 شمشیر آخر الہ کیونکہ شمشیر
 اور کالی ہمیشہ علی کی اور شمشیر
 بسنت تری عینیت کیا گیا عید
 کیونکہ اور طمان غم قریب
 جہنم جہنم جہنم جہنم

کیا جنت جہنم جہنم جہنم
 جہنم جہنم جہنم جہنم
 جہنم جہنم جہنم جہنم
 جہنم جہنم جہنم جہنم

اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے
 اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے
 اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے
 اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے

آئینہ ہوتا احوال سکندر سے زور سادہ و نوکی محبت سے یہ کہلا یا اثر یا اسی جلد اقبال سکندر محبوب عشق میں آئینہ دیون کجیوں صحر کہتے ہیں سب کہ عارض مراد کی خط میر و سخنوں ہی نہیں اہل صفا کو ارباب شوق آرائش ہوا کس آسمان سر کو دیکھتا ہوں کہ کمر حایہ میں کمر حیا کور مابلن قہر کیا چھین کر دیو انکے دیدہ انصاف سے رواج میرا دیکھتا	ساغر حبشید ہی اب نظر میں آئینہ نیکیا داغ جگر اپنے گھوڑے اپنی دل کا میں نگاہوں اوسکی وطن بن گیا باہون کا چہلا لا سفر میں آئینہ چہپ گیا ہی طوطیوں کی مال میں آئینہ دیدہ دشمن ہزنی کی نظر میں آئینہ مہر کا ہر روز دوست سحر میں آئینہ دیکھتے ہیں جیسے سب صف میں آئینہ صفی باطل ہے دست بطن میں آئینہ ڈوب مرنے کی میری چشم تر میں آئینہ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بن گئیں اس آئینہ میں کوئی
 قتل کیا تو ہوا قتل کیا
 ہم یہاں ہیں اسے بڑھان
 ہوں کہ قافلہ عشق میں کیا ہوں

۳۵۸

خاکسار ہی جان میں باعث دولت اسیر ہے صفا قلب سے نیکے گہر میں آئینہ	کس طرح آری ہم طرب میں آئینہ ہی نظر نداج کل شہر حلب میں آئینہ
----------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------

جگہ آواز دینا ہوا
 اس کی طرف سے
 اس کی طرف سے
 اس کی طرف سے

اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے
 اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے
 اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے
 اس وقت کہ ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے

دین کا یہ تعریف جدا از جدا ہے
 اور یہ چنانچہ اس کے نام کی اندازت
 خطہ دیویش کو جو کہانی بنی ہو
 جسے کہنا بہت مشکل ہے
 واہ اوں عالم کو کہ راہ راہ
 چنانچہ یہی فاصلہ ہے

خدا کو کہہ کر
 کہ ان تعریفوں کی طرح
 ایک ہی کلمہ کا
 واہ کہ جلد ہو اس کی
 خطہ میں کہ جو عارفین

۳۵۹

یوگی صوفی کلمہ
 کہ سکندر کی تعریف
 اس آیت میں
 کلمہ کی یہ
 سکندر کی
 کہ یہی

<p>و یکے مثل صفراہ جب میں آئینہ سر سے لے لے نہ کیے پہر عرب میں شہ تیاق زلف و خط و شیم میں آرسی تخواہ میں پا طلب میں آئینہ دیکھئے شانہ بلا میں غضب میں آئینہ کردی کامی حال سب میں آئینہ کہ ہند جسے چشم تشناب میں آئینہ ہی ختن میں مشک کم قیمت میں آئینہ جسطح نرم شہ عا نسب میں آئینہ کیا قدم کہے بری بلاد میں آئینہ ہی اک ساغر کف العنیت میں آئینہ پیا پیا نگیا نخل رطب میں آئینہ دیکھتا ہی کہ کبھی تاک شہ میں آئینہ</p>	<p>چاہی آگاہ ہو مہر مروجہ انجیل ہند اس کو جو لہجہ کوئی باریہ ہر دم میں ہوا جلد کہ اک میت ہی نواری ہے کی تو حیرانہ فقط ہکولی شخصیت کا کیا آئینہ پیش سفید ہون میں حیران کیا جلیس میں ہوا سائل محتاج مسک کو سمجھتا کہ رتبہ عالی اگر چاہے وطنی سفر کا نہ فریوزہ یوں مجہ گدا کی سانہ کا پتا ہے ہر مورخ رشید عجب حسن ساقیا آئینہ خانہ ہی میخانہ نہیں سنجھتا کہ وہ بقی تجی جی گیا رتبہ ہل صفیا کیا خال سمجھتا نہ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نامہ برہم کی تعریف
 اور کی تعریف
 سکندر کی تعریف
 کہ یہی
 کہ یہی
 کہ یہی

ویکو اردو کو تو کرموت کو یاد اس کے ساتھ
 سر بنایا از انصاف تو اس کے ساتھ
 اوسے دست کاری می کی تو صدف میں
 خوب معشوق بن گیا بدیش و سلسلہ
 بسام صفت نہیں پائی تو یوں
 شیش و شیش تو گراہ تو گلی حاشیہ
 بیکشتاوی کیا راہ میں سلسلہ

لازم جنب گریہ کیے بکھینکے بت بکدی سی ساگی گریہ میں گئے چسے کہ بوی گل نسیم حسن گئے صحرایں ریح پری ہی اب بکری گئے وز دھن ہی امی گاؤں دھن گئے مقاب کو بغض نہیں رہی گئے بحث گیا میں غرہ بابو حسن گئے سار کبدن کو تم بچاؤ دھن گئے	ابروی ماؤ کا یہ ایسا چرخ پر ترچھی زانگاہ جواوٹس کی ہو مارک پیر سن میں بکھینکے الفت بعد گرجو چشم سیاہ کھو اسی شکر کفن بریقین ہی جیسے رقیب ہی مر کو دشمنی اور ٹہا جو زور شکر حدی تو بیک کرنی نہیں کلام اگر ہم نعل تو ہو
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیونکہ ہنوحہ میں نہ مجھے یاد لے اسیر
 اثر در ہونہ غار میں جو رسول نکے ساتھ

کٹ گیا کیشہ الفت گارو کی ساتھ دوستی کی تہن مرزاں خدو کی ساتھ دور شیر فی مین حین ہر تو کی ساتھ	نبض ہا قائل کو بعد گریہ کی ساتھ دون جگہ آنکھوں میں خدو اور کی ساتھ تیر کی شون نے پہنچو اساتہ تیر بعد گریہ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وای دوست میں صبا جارا کو
 بیکشتاوی کیا راہ میں سلسلہ
 سر بنایا از انصاف تو اس کے ساتھ
 اوسے دست کاری می کی تو صدف میں
 خوب معشوق بن گیا بدیش و سلسلہ
 بسام صفت نہیں پائی تو یوں
 شیش و شیش تو گراہ تو گلی حاشیہ
 بیکشتاوی کیا راہ میں سلسلہ

بعد از آنکه این شعر را در کتاب خود
 ثبت کرد و بعد از آنکه این شعر را در کتاب خود
 ثبت کرد و بعد از آنکه این شعر را در کتاب خود
 ثبت کرد و بعد از آنکه این شعر را در کتاب خود

ستون سیرانی فی جاهی من یاکبر ہون وہ دیوانہ کہ محبت کی جستجوی آج کین تیرا دیوانہ نہیں اسرف دل ہمارا سفیر چہاں بہت بار لغت الہام دنیا میں بہرہ ورم گم مہر کن کی شک سی شبہ میں جا بجا فکر کیا رکھتا ہی سیر وہ بھی بگاڑ ہو کیا کیا خدا ساز او کا لیر سنا امی نوگرت ترافائل ہون میں طرح تیغ کہنے ہی تو کندن بدن کہلائے مریخا دل کے مجھے آنکھ جانی جابہ یہ بین خیال کہ بھی کچھ چاہئے یہ جو میر کہہ ہی آیا وہ ہو چکا گرد	جامہ تن پہا اوتارا مہی سر پہ کیا چاک چولی کی طرح ہی مٹی انکی تہا طوف قمری کی طرح پہاڑ اگڑی تہا ربط مقناطیس کو ایسا نہیں سکتا دوستی کر مار ہا میں عمر بھر شک تہا مہر کہہ د اوتو کہہ د اوتو مرنے کی تہا راہزن ہمراہ میری قضا نہ کی تہا شعلہ عارض پردہ جل کیا حلیم کی تہا زخم دل ہے جب کو چاک شکی تہا دے بچے صدقہ میں سونا مجھی انکی تہا دوست کے ہرہ میں جاؤ تو دینے کی تہا غافلو قطع کہن لازم ہے پیر اس کی تہا اگر سب ان کہنی ہی کیا بجلی ترغیب کی تہا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۶۳

جہاں انک کی بدست ہو دوسرا
 احقر اس کی بدست ہو دوسرا
 نامناسب ہے اس کی بدست ہو دوسرا
 عالم فہمین اس کی بدست ہو دوسرا
 لکھ دے نام و نشان اس کی بدست ہو دوسرا
 ایک دن جو اس کی بدست ہو دوسرا

عذرت یار میں ہوئی ہے کہ میں نے
 اس کی بدست ہو دوسرا
 اس کی بدست ہو دوسرا
 اس کی بدست ہو دوسرا

زلف نین کی کر زنی شایسته
 یو خان بنی سلاسل میں
 تاج پیر خیر خیزدین کی
 یست وین کی فدیج کے
 کہ کو سوادہ جان چال
 در داغ دل سے ملامتی

یہ کسین جو برا اختیار
 اپنے خون سے غریب
 کیا کیا میں صرف غریب
 غنا میں آئینہ
 بڑا چمن کی شمشیر
 بڑی سوا خیزدین کو کج

ایش داغ جگر کی کیا حرات ہر پنا جسطرح ہوتا کاغذ پر کوئی صبر مخم ہے نہایت کاغذ کاغذ و طاهر و طہین قدر تیرے چیرے پاکیزہ ہے وہ عیب کس پر کیا گیسوی شکین سودا ہے صاف ہوتا گمان کو گھن بڑا سنگ سود کا اخل زبیر زنگ قتل کرنی آئی ہے بجکوش تار فراق کیا کہون ہے یہ حال ملک امیر	ہی کباب سوختہ کچھ ہر پہلو ہر پنا یون ہے اوس شکار پر نور پرار و پنا رخت ہند و میں سپید ہی ل سفید ہوا رنگ سی مہمانین آئینہ زانو ہوا داغ سودا میں رنگ نافر اہو ہوا مالمی کبری پنا ہوا جو وہ مہر و ہوا مثل کعبہ ہے کس کعبہ ابر و ہوا خون تاج پر ہے آمادہ نیر و ہوا خال رنگی سے زیادہ ہر کج گھو ہوا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۶۵

رکتا نیز اگر جن و مال میں آئینہ
 سوکھی ہو گا سر پہ گاہ
 آئینہ محفل فانی میں آئینہ
 کہے ہی آئینہ شمع و دل
 جگر سے ہر گھٹن فانی میں آئینہ

ہی حسن چار آئینہ و لبر آئینہ ہے محو جلوہ رخ جان ہر رکتے امید جو ہر آئینہ برک	ہے لاکھ آئینہ کے برابر آئینہ بند اپنی چشم شوق کر کج آئینہ ہوتا جو سنگ ترب اسکند آئینہ
------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------

ہر گھٹن فانی میں آئینہ
 ہر گھٹن فانی میں آئینہ
 ہر گھٹن فانی میں آئینہ
 ہر گھٹن فانی میں آئینہ
 ہر گھٹن فانی میں آئینہ
 ہر گھٹن فانی میں آئینہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
والصلاة والسلام على من لا
نبي بعده

[illegible]

کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم
 کجاست که در این عالم

رسته برپاسی هم کو دریا مهرل عزیز گوش دل سی و کی تا تو نمی رسد کتب آن سی و نعلی غم جو خاخن زین ای سنگار فکن ه ای سحر تیر تیج کا سب طرح کی سیر لکڑا طبعین لکڑا نوبینان جان بن احسین سچا	خار خار اس بسناک مانع پرواز برنا اوس مدین کا عجب اواز جب ملک جمیع پیر سار اواز نسر طارنک فلک پائل پرواز حسد جو رگ ہی جو بھول ہا اعجاز مہر نامان اخترن مین جسطح مختار
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم

۳۶۹

بلع لیکن کثرت مضمون باز کی سی اسیر
 مجھ لیسے ہے نرم شاید ان اسیر

دل کو پہلا تہا ہین یاد ابرو و خندار کیا سو کی صحت ہے اگر اختیار روشنی جس میں ہو تی ہی حسد زیر آبرو ویکہ کر موی نہ حیران ہو تہ سروشل ستیج کل روشن ہین چرخ	کاتے ہین رنگ کی نور ہم ملو عاقبت مین مشوہ کر لیتی ہین لوار دھوپ و تر جاتے ہی حشرم وزن لوار کیا تاشا کہ جو ہر مین جلا لوار جل اوٹھا کشتن کیسی پر تو حسد
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بلو کی رنگ اس آئینہ کی کو پہلا
 کچھ وہ لکھ لکھ لکھ لکھ
 بات کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 ریت ہی اوس فلک حسن کا حال
 نظر ہو جو صدف مین کو تو چھو

کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم
 کجاست کہ در این عالم

بازہ کو سنا کر ہر سانس پر ہنسنا
 دشت و جنت میں جو دھنیں ہوں
 کبھی غلام نک و زر کو بی جا
 ہاں میں ہوں ہر سانس پر ہنسنا
 نامہ بر ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا
 آسمان زات کو ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا
 ہر سانس پر ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا
 ہر سانس پر ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا

شعر میں مجھے یہ قابل ہو سکیں گے
 کب سے بچا، طفل ہو، ہاں کی توار

سربان عشاق کا بکنا ہی ہاں سینا
 کو حقہ قاتل جد اہل مصر کے بازار سے

<p>غیر ممکن ہے کہ تجھ سے دوسرا پیدا کریں منہ میں لقمہ ہو تو آواز آسنا پیدا کریں چاہے انسان کبھی دل میں جا پیدا کریں گہر میں ہو من کے جو کا فر کو خدا پیدا کریں صاحب دل خیمہ شناس پیدا کریں جذب مقناطیس سنگ ہوتا پیدا کریں جس کو جی چاہو وہ پیدا کرنا پیدا کریں خاک جو نہاں کر میں ل میں پیدا کریں کہاں ہی جنازہ زادہ شہتہا پیدا کریں آگ کی آگ کی دیکھو یہ گن کیا پیدا کریں</p>	<p>اکب کیا ایسی جو جو عالم خد پیدا کریں مرد تو شہ جہان میں نام کیا پیدا کریں جامی لاشیں زانی میں جو پیدا کریں کیوں نہ ہو خط سے بار کا جہر خرا کوئی صورت فرقا عالم میں نہ پیدا کریں کبھی کبھی مری ہاتھوں میں لوسی کے منہ سے کمر کر کے نہیں پیدا کریں نخل ہے ایدل کدورت میں سکرو جی پیدا کریں لقمہ غم میں ہاں نہ خاصہ پیدا کریں اسٹک خیمہ بنی یہ کرے کی کڑوا جی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بازہ کو سنا کر ہر سانس پر ہنسنا
 دشت و جنت میں جو دھنیں ہوں
 کبھی غلام نک و زر کو بی جا
 ہاں میں ہوں ہر سانس پر ہنسنا
 نامہ بر ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا
 آسمان زات کو ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا
 ہر سانس پر ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا
 ہر سانس پر ہنسنا ہر سانس پر ہنسنا

اگر بازار خالی ہے
 کوئی نہ بیٹھتا ہے
 دنیا کوئی نہ بیٹھتا ہے
 کوئی نہ بیٹھتا ہے
 کوئی نہ بیٹھتا ہے

اگر بازار خالی ہے
 کوئی نہ بیٹھتا ہے
 دنیا کوئی نہ بیٹھتا ہے
 کوئی نہ بیٹھتا ہے
 کوئی نہ بیٹھتا ہے

کون را نامی که در او بس باقی کی چای چای چای
 این صفتی که در او بس باقی کی چای چای چای
 شکر طاهر آغاز دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای
 صبر نه در دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای

در سپید ابرو جو معد ه متلا پید کری توڑی انگنی به اگر نی کی صلد کری حسن باه نون بان گد پید کری های یقین کو می کوئی قر پید کری رنگ اگر جنبش نهو کیو کر صلد کری هر گلی صفت مال سپید کری گنج پوشید طلقش پید کری مادر ایام نه از و مایید کری سحر نوزیر اکهن مین جلاید کری	جمع چون کی جو بدطن کلام فند ہی سرا پاراگ کی تصویره طرب چایک با تو سنی اپنی ده قریب اگر شش شیطان با اگر جنبش مین پایی اضطراب عشق کول کتاه آه کی سایه بر سر تو دهنک دو تمند جو ویکتا چل راه شاید جن آب مابین مود و نون به کی مین تر مین جان اهل شیش کی کلام نه دید خط سیر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صبر نه در دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای
 شکر طاهر آغاز دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای
 این صفتی که در او بس باقی کی چای چای چای
 کون را نامی که در او بس باقی کی چای چای چای

۴۴

محمد دین کهن شتان زیات اکسیر کاش سکو او سر شانه مین خدا پید کری	غم کی هر چندش بحرین افزایش غیر ممکن به که عاوش مین صبر
کاش به اصل آجا راسش چشم بدو در آب فرمایش	کاش به اصل آجا راسش چشم بدو در آب فرمایش

کون را نامی که در او بس باقی کی چای چای چای
 این صفتی که در او بس باقی کی چای چای چای
 شکر طاهر آغاز دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای
 صبر نه در دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای

کون را نامی که در او بس باقی کی چای چای چای
 این صفتی که در او بس باقی کی چای چای چای
 شکر طاهر آغاز دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای
 صبر نه در دوزخ است که در او بس باقی کی چای چای چای

جگر من با صد شکر و شکر
 قلعه ایست ازین بجا
 ای دل جگر من
 ز غم عالمین کیون با تو
 نام این آب اکبر است
 که فایده و جودش
 ده کام کریم
 و از غمین کیون
 چینی بیخاک کی
 خاوند و کبریا
 اگر از کوه و دریا
 جگر من با صد شکر

صد مده هوتا چو دل پرانی بجا غم عالم سو او دھ غم پیدا کر کثرت آمد و دواعی اپنی دل میں گوشه قبر میں پر گامین و چین دل ہو بیتاب مگر آہ نہ آئی تک عشق کس کی تجلی ہی ہو پس گ سنج ہی کس تن سر سے بلوین اس قدر کیون سن لے ہوتا ہی از تیری منہام کو خالی جو میں سمجھا باک ہو جلد لگا بحر فانیں سحر	آب دریا کی سی مری میں گنجائش ای نکل ل میں ہمارا ہی گنجائش باغ میں لالہ انکھ کی فرمائش طفل کو و اسن باور میں جو آئش حکم یہ عشق کا وہ صبر فرمائش شجر طور سی تابوت کے آئش سدا کو حسن خدا کو زینش کشور حسن بہنیں لائق پائش ای خدا جرم مرا لائق بخشائش جسم خاک جسے کہی ہن وہ الہائش
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۷

اس طافت پر چلتی ہی ہے جلاو آئینہ سارا بدن پر بڑیاں جلاو	سما کجا قافیہ بجا یہ اسیر ارض اشعار بہنیں لائق پائش ہے
------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------

جگر من با صد شکر
 اکھو لنی ہری شک نہت چو لگا
 سو فوہ روز حشر پائش
 بابتین بنائیں با تو و صف دین
 بودہ ہنسی است کہ ہنیں
 اشعار سب سے کو کون
 معنون بجا کر جو میں
 بال غم کون کی
 وہ خاک ہون جو او
 گدی تھی ہر سرف
 سرکش کا بعد فتنہ
 کہنہ سب بزرگوار دھون

وہ خاک ہون جو او
 گدی تھی ہر سرف
 سرکش کا بعد فتنہ
 کہنہ سب بزرگوار دھون

سید کربن برون پیران کچھت
اس شہنشاہ میں ہم دیگی عہد پاز
دشمن ہمارا دوست بن کر چلے
ہم دم بگڑتا جاتا ہے سارے
ملک نہیں اس کی سلطنت
نہیں تو ایسا فرما دے اس کے

[illegible]

اکبر طبع فاکہ خراسانی
 نبی با صانع قدرت نبی برین
 شری ماکش خراسانی
 سافران عدم نبی برین
 جهان ملک جهان خراسانی

کسرت آب کو چوبانگہ سے
 سطر آب کی نہانی سے چوبانگہ سے
 کھینک کر گوارا ہو کر کھینک کر
 کھینک کر گوارا ہو کر کھینک کر

کھینک کر گوارا ہو کر کھینک کر
 کھینک کر گوارا ہو کر کھینک کر
 کھینک کر گوارا ہو کر کھینک کر
 کھینک کر گوارا ہو کر کھینک کر

نالی کرنی سئی می آسنو با سیمی	اور سے آب و ہوا گلشن بجاوے
آسنو فروز کا کیرا می مہارو	ہی شکم غماز کا یا کہاں ہے حد و
کھینچے پٹے میں اس محو لایا گل	سنہ ہے کیا صورت تو کیہ ہو پیرو
بلبلو کی باغ میں کٹے ہیں جوت گلے	شاخ گل کی تیغ عریان سے کہی صبار

طبع کو کیونکر پسند آئیں مضامین سے
 آرزو ہوتے ہی کوننا خلف اولاد کے

دشت وحشت میں باغیں شمع جامان	شاخ آہو محبو تمچی ہو اس سدا
کسے فن میں گئے ہی شرط ہستاد	کب کہلین سرسی انکھیں کو راو راو
غم فرا جھٹتے ہا سلی س ل شاد	آہ نالہ کیا مرزا دی فرماو
شوق غالب ہے توجہ تورا می سرخا	آئینہ اوٹ کیا دلو آرا مولاد
ذکر انسان کی گلی خوش ہو گواہی	پرہ گسٹا مل نہو کنی ہی چہ جلاو
اتفاق انسان میں ہو کیونکر سوا	ہی طبیعت مختلف بی شبہ چاند
ابر و درخان قاتل سے کوئی بھی جان	تیغ وہ مولاد ہی سیر چہ مولاد

نہ اینٹ دیو کی نہ نصیب کی
 شاخ کا خاک میں آفریں ہو
 بھار دامن و جیب لاشی
 مشاؤون اشک پستی ہو غزل
 بیادوں سبیل ی بیت خراکی
 بجا کسم لگاؤن لکھنؤ

نہ اینٹ دیو کی نہ نصیب کی
 شاخ کا خاک میں آفریں ہو
 بھار دامن و جیب لاشی
 مشاؤون اشک پستی ہو غزل
 بیادوں سبیل ی بیت خراکی
 بجا کسم لگاؤن لکھنؤ

بہت رہ کی دینا میں کہہ کر کیا
زمین آسمان ہم رخصت ہمار
گدڑا دوسری جاکا ہو جائید
بنادوسر راہ ترب ہمار
اگر وعدہ وصل بن چاہا تو کہدی

۳۷۸

منہ تجلجدا ای موت پکار
 بنیابی پر اٹکڑو لوانہ ہے
 وہ طالع تھکارت نیست پکار
 حدین کفن کے اور ایتھین پکار
 گنجابی کے کہ یہ جو نیست پکار
 غزراؤ نکو بس بیان جان ضم
 کہ نیست ادا کی ہو

۱- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۲- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۳- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۴- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۵- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۶- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۷- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۸- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۹- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 ۱۰- چنانچه در این کتاب مذکور است که در این کتاب

درم و درم بنیاد و فرزند است

اسی شکر سبلون پر مہربان چاہئے
 صرف حاشہ بہار زندگانی چاہئے
 عاشقِ مصیبتوں میں شکل و کھنڈا
 چاہئے شاعر کو باندہ پہلی ضمیر خالی
 اور ہیکل میں کیا چھائی ہوئی
 میکشی کا وقت ہے اہلِ برحمت کر دو
 صبح کو ہوتا گردن پر پھوڑا
 وہ غزل کیا ہنہو جن سخیلِ نوحی
 ہر گ گردن کی کہتی ہے یہ پیچھے
 زندگ میں عشق تھا او کی طلاق
 آستانِ یار پر تیرے مری طیار
 نوحہ و سانِ حیرتِ یار میں ہر گ
 میں تو گریاں ہوں گزرتی ہوئی

فی سبیلِ شمشیر و ن کا چاہئے
 غنچہ سان منہ میں زبانِ بزمِ چاہئے
 حضرتِ موسیٰ نازِ کسرا چاہئے
 و انہ بہرِ صیدِ مرغان معانی چاہئے
 خاکِ آدم میرِ ماتم میں اور چاہئے
 اک بھر کا چاہئے ہی جلد پا چاہئے
 عالمِ سیر میں داغِ نوحہ چاہئے
 بہرِ اجالِ دفتر کے نشانی چاہئے
 رفتِ خورشید ہی کچھ شیریں باقی
 غسلِ میت کے لئی سونیکا پا چاہئے
 بعدِ مردن او کی رکی سہا چاہئے
 باغِ نہروں میں شمشیر و نکالی چاہئے
 تیغ کا و مالِ قاتلِ غضب چاہئے

ای فلک که با سحاب می آید و از زمین می رود
عین حاکم است اگر کار غلطی کند
سوز غمت ای زخم من بی درماند
که کن کوه دامن کوه کوه

ہر کوئی اپنے اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی
 ہر کوئی اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی

جسم زمین لعل سپش ہوا یارچہ نامہ زبان خلق بہار قتل کرنا ہی اگر مجھ سے جان کو قتل ساتھ سو کی اگر جاؤں میں وہ طویر کون ان نود و لتون میں برزیر کر	سنگ منقش کربت بنا چاہے امی اصل تیر مغطاب بہر چاہے سنگ پر عوار او قاتل گالی چاہے بند ہو جا صد کترا چاہے بیٹہ رہی کو کوئی مسجد پرا چاہے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر کوئی اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی
 ہر کوئی اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی

تشنگی میں جان دال سپر اسیر
 خاک میں گر جاے آب زندگانی چاہے

نبض سار جو اسنگ سجادیکہ پہلے باغ جنان میں جو رہے تھمکو ہر جگہ وضع نئی چال تے لوگ نئی سب جیسے تھم کو کچھ ملک عدم دہن گاہ ہسی میں گیکہ گاہ عدم میں سخت دل دیکہ کی انہوں میں کتنی	آج کیا اپنے جتنے ہوئی نیا دیکہ دیر تک آہ راکل عباد دیکہ ہم توں شہر میں کوچہ نئی دنیا دیکہ دیکہنا ہم پہ پونج جان دیکہنا کراو سکی کہے پناہ دیکہ آج کیا سیر چراغان لب مراد دیکہ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر کوئی اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی
 ہر کوئی اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی

ہر کوئی اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی
 ہر کوئی اپنے ملک میں رہے
 اس زمین کو اسان مگر ہر کوئی

عجب کیمیا کی شمع کی طرح
 رنج و غم کی آگ میں جلا کر
 سحر کو رونق دینا چاہیے
 کجاں آفتاب نہ دیکھتا ہے
 سحر کو رونق دینا چاہیے
 کجاں آفتاب نہ دیکھتا ہے

نہیں سوچا کہ کجاں آفتاب
 کجاں آفتاب نہ دیکھتا ہے
 کجاں آفتاب نہ دیکھتا ہے
 کجاں آفتاب نہ دیکھتا ہے

دین بیاور کرین ایک نظر پرستی چشم گرس کا اشارہ بھی کشین سیکڑوں آغ و بادیوں کا لہجہ خندہ گل ہے کہیں نا ابلے کہیں زندہ در گور ہو چکے خبر تک نہ ہو ہم تو پیاسی ہیں مخیر کوئی پیر دن بھین کہ سبر کو گار شیا سیر نظم کا اپنی طبیعت سے قطع کیا عشق باز کی سیخو کہ لگی ان چو	ایسی نادان نہیں، یہی ہونا چار دن سیر جو تو پہلا کیا دیکھے ہنسنے گرمی سرائی لا اصرار دیکھے سیر گشتن بجا دین کی کیا دیکھے ہر بات پر ہی اسی رنگ بجا دیکھے اگلے اس شہر میں ہے موی گنا دیکھے خواب میں ہر تری لفت جلیا دیکھے ستر ہے ہنسنے جو دیکھے موقوف چلے پہر تیر کوئی صوت زینا دیکھے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۸۱

دیدہ دل ہے نظر کی رخ جانان پر چشم موسیٰ صفایا دید بیا دیکھے	آئین جو وقت شب ہوتا کوئی بہرے بدلی جائیں دریاں جاب کے
چہرہ ہی بہرے نہ جاب کے گرد آنا سرور صیغہ کو ماب کے	

وہ خود در آفتاب کے یا نہ ہو
 یہ وقت ۶۰ من ہر تون ہو جان
 کہ کیا اوس بک کے کی دیکھے
 عصا اوس کا اپنے تعلق میں دور
 کہ زبان کو کون ہو پسند
 کس کا عین جیسے عین
 کہ زبان کو کون ہو پسند
 کس کا عین جیسے عین

کہ زبان کو کون ہو پسند
 کہ زبان کو کون ہو پسند
 کہ زبان کو کون ہو پسند
 کہ زبان کو کون ہو پسند

جاوید جو خلدین و حکیم جو خستہ ہو
ایسی نواف ابرو و جانین کی طرح
دل کی غلظت و مان میں جو مان
کھل کر کھل کر کھل کر کھل کر
جو کھل کر کھل کر کھل کر کھل کر
جو کھل کر کھل کر کھل کر کھل کر

ان چوتھوں موت کو تیرا
 انسان ایک ہی کھنکھانے
 دیکھ کر کھنکھانے لگا
 اس کا دل بھرا دیا
 اس کا دل بھرا دیا
 اس کا دل بھرا دیا

مغنون ہوا شاک
 کمال جو بھولک اور داغ حال
 کیا جاوے باغ نابی یا نہ تیرے
 کمال کے لیے کون کونسا کمال

۸۳

دو پہاڑ اس کی کوری کوری
 لاغون اس کے پانی پانی
 چوڑے اوتار کوری کوری
 لیکن اس کے سرخون ریشا
 وہ مرد وہیلوان کا جو موت کا

<p>روئے پر تین دیدہ گریبان اگر کمر گل جابین بیک بیک لکڑی سحاب</p>	<p>دریا میں کان کہوں ڈھیر سحاب بڑھتے ہیں جہاں جہاں موت خواب بہا کی بھین میں چادر عشا و آب مصنون چپ بابو بند تھا سحاب سادہ ورق میں اولیٰ آخر کلاب واقعہ میں مال مال کیسے سحاب وشتے سے چھٹی چھٹی چھٹی سحاب آنکھوں میں سیر سیر میں بڑا کلاب پہن ہزار رنگ جہاں خراب خواہاں زمین میں ہم قلعہ سحاب نقش قدم میں اہ میں باغ و شراب</p>	<p>مٹی سے بنا ہمیں چشم پر سحاب ستارہ صایم میں ٹھٹھار سحاب کیا تھر تھر سا آس آفتاب منے قسم ہونے تا فوج سحاب حسن نشہ طفلی پیری میں سحاب کیا چوتے ہو سیر پریشانیوں کمال ریل ریل کی کرتی میں جو نگاہ تیز تنہا کہی کڑکڑا ہوتا ہین جیسے کہ ابتدا میں تھے اسی سحاب جہاں لکڑی میں نہیں موت وہ کور سحاب وہ دست ہونے رشت کو نیا کور سحاب</p>
------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ان چوتھوں موت کو تیرا
 انسان ایک ہی کھنکھانے
 دیکھ کر کھنکھانے لگا
 اس کا دل بھرا دیا
 اس کا دل بھرا دیا
 اس کا دل بھرا دیا

نثار ہو جاؤں جو چہرے پر
خدا بے بن پریناؤں میں
نہیں کہ جب بے بن پریناؤں میں
نہیں کہ جب بے بن پریناؤں میں

کب کب کرے کہ کیا خیال کرے
میرزا جلال صاحب
میرزا جلال صاحب
میرزا جلال صاحب

<p>نور تیری تیر مرکان کا ابھی کیا ہنر کہا خوش آئندہ تری آواز جی آسان پرواز و طاہرین ہنر نزع میں ہے ہاتھ پھیلا تا ہوں عطر کیا تجب ہو اساقی بطنی ہو عادات ہر کی تہی نہ اگر اسی ہو لگے ہم خاکین لیکن سبز گنج سیر کو آتا ہر بار پر کوہ جحر سن کیا کوئی اور نفع لکھو ان کے چاند مہتاب اسپن کے خورشید محیرت یہ سوسن دیکھ کر دلی سے</p>	<p>بندین انہیں کہ خواہن کوئی سکڑ پروی میں نغمہ شرمگی اکل پنازک سخا، اکیلا ہوں نچر مطلق نہیں سے بین کہ چہ ہوں گرم ایسا شعلہ آواز نوشاؤں ایک دن اپنا چیلغ رندگی خامو گور ہے باز کہ اطفال باز کویش شوق میں جو موج اکہو کی ہواؤں سرخ کے چراغ عقل کا روشن آسان رفت سارو تری پوش ہی بان کھنکھل نہر مایہ خواوش</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۸۵

<p>سند میں جو آتا، اکی صاف کہتے ہیں اسیر بے تحلف مجمع زندان ساعز نوش</p>

جس ہر اک قدم پر اکا ایسا کر
نہیں خنکاب ہم ساعز کا دل
کب دلوں کا درویش کیا ہوا
اوسکا وہن ہنات ایسی بان

قاصد تو کیا کوئی
حسن جمال کی تم دولت
خوارشند و ماہ لیکر کا سی ہوا
خط لکھ کی جا
مید و سرگرم
کے دھنکے

مصنون نامی کرکاکا اوں سے گفت کی جو کچھ کرنا
 لایق نہیں ہوتا کوئی کمال کرنا
 بلکہ کرنا کوئی کمال کرنا
 بلکہ کرنا کوئی کمال کرنا

مٹی کو سیری شیشہ شاعی ہے کشتہ میں تہ ذکر قیامت ہے جبکہ تمہارے چاند سی صورت ہے مصنون میں جس قدر نیراک ہے حاصل یہ کہ گرم طبیعت ہے اندر مقم ہی عدالت ہے آئینہ ہی تو دیدہ صورت ہے ورنہ میں ہے گزر نہیں جاتا ہے اعد کو کلیم کی لکنت ہے بوعی وسرگ ہوتا ہے ہکو تو دشمنوں سی محبت ہے کفر و منی اکی جو وقت ہے کافر ہے ہم کسی وقت ہے	بے شائبہ گردش منت پسند ہے واعظ کی اسٹی بہن صحبت ہے کباب چاروہ طرف دیکھتے ہیں مایک و سکر کر گل سی ہن ہے شعلہ شرار برق سمندر خراج شمع سیری طرح اونہیں ہے ہو اسی شمع پاپی کہان خدا دل منی شنا طالع ملی ہیں لپیٹتے ہیں صلہ پسند ہی دست کے نظر میں نہر عیب کا کافور کھور ہو خوشبو مرا کفن وہ کون ہیں جو دوست کرنی ہیر شاید میں عاشق کمرایہ منطقہ خالی دماغ تو نہ کرین سکرو نکیر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دعوت کو گلشن ابراہیل علال کر
 زہر نیک کی اہل ان پر اگل کر
 تہ باغیان ہوتا ہے کوہنال کر
 تیسری بہک کر جو کوہ دیرم استار

۳۸۶

تعظیم کرتا دیر بیت اہل کرم
 افتاد کر آب و تن میں توفیق
 سچا اجل تیغ میں خیزن ہے
 سچا اجل تیغ میں خیزن ہے
 یاد کیا ادب بزرگوں کی جو دنیا
 حاکمین کیا کیسے غل میں
 کائنات کے جاکو ہے غل میں
 کائنات کے جاکو ہے غل میں

کائنات کے جاکو ہے غل میں
 کائنات کے جاکو ہے غل میں
 کائنات کے جاکو ہے غل میں
 کائنات کے جاکو ہے غل میں

اب خار کہانی نہیں ہے
 حاکم کی رائے کی قدر ہے
 جس وقت اور کیا تفریق ہو
 منکر کہ ایادہ عباد کو ہر
 آغا جو جی راج تھیں
 عبد اداس کے کہیں کے

اسد زکریا و طغیانی
 مدد سے جواب مانتیناں
 وقت میں جہین میں گلیں
 غلامین یا خاندان میں
 راجہ ہر کیا باندہ بہا

۳۸۷

بوسہ کا جو مکر ہون تو ہر دست
 ایسا نہیں کہ اب بڑا ہون
 جاگرمی لہذا جو خواب عدم
 چاہی ہو کہ اس نام ہے
 زندگانی کو پیش ایم ہے
 زبانت کے کہیں سے

<p>کاٹن کا مین جو کہ شب ہے مرزا کی طرح ہے محنت پسند</p>	
<p>سار جہاں گوشہ غزلت پسند سامی کی طبع کتنی ظرافت پسند ہکو دراز شب فرقت پسند خاک اپنے بعد مرگ ہی فرقت پسند پیاسا ہون شہر ہے مجھے ننگ پسند کسری کے مصطفیٰ کو عدالت پسند کب بچھو قلب عبادت پسند ناگیں نہ جبکہ ہیک کی عادت پسند منے پسند یہاں وہ صورت پسند یوسف کو آپ گوشہ غزلت پسند بایں نظر سے قطع منت پسند</p>	<p>عقلمند طرح ہے جین جلوت پسند خانہ ہمارے سامنی لایا ہر وقت لٹا ہے کہ تو کیسے جانا سنی سلسلہ پوسہ پیچے ناباوج ملک بگنی گرد باد تسکین دل ہو جائے رنگین و کہا تعریف کیجئے جو ہو کا فرنگی نیک بچا ہے زامان رہا کا ادا چرخ دہنسی ہم نہیں کرنیکی التجا کیونکر جدا پرست کو پونجی صنم پرست درتا ہوں کب میں قید رنج و ہر انکھوں سے ہم وہاں ہیں شوقی</p>

غلام جہون کے ہر نام گان چشم واد
 کوں باہر ہر جگہ کا دوزخ
 وصل ہے وہ جس کو کہیں سے آد
 موت کے کہیں سے آد

اگر چہ مجلس از انک سر بھی ہے
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ

ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ

کیون نہ تو قاتل سادات و گنہگار مور غریب میں باکوی میں ہوں میں نجد میں کجا جو سیکے پر آؤں سکوہ سوز جگر عشق میں لے لی چاند پنج میں کس شہ خوبی کا ہوا آج گز کیا کہیں صبح شب وصل صدہ کیا عجب ہے سخن حق کو جو باطن بھیر چشم و حدت جو دیکھا تو یہ معلوم ہوا	شکر کی طرح ہر رسم گل ہوں ہر قدم عبادہ ہر ایک جگہ خندوں گور محزون صد آگہ حق ہوں آگ ہی اس جلائی کا گلہ ہوں برق ہے بارہ شمس جو میرا پود و شیر ہاں سہمت کچا ہوں اہل بطلان کو گمان کہ انا حق ذات و صدہ ہر ہی سالہا ہوں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۸۹

طاقت نطق اگر سنگ کو ہو فی تو اسے بت برہمن یہ کہتے کہ خدا برحق ہے

یہ ہے درہم ہی خوشی ہے خوشی ہے کہ یہ ہو سکی نسبت کاتب صبح فی اوس سحر کا صفحہ لکھ کر	جلوہ عاشق و معشوق متاثر ہے بوخت ز سر جزا بات کی تاب ہے تل کا نقطہ بھی باہر کو ہن میں ہے
------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------

حیران ہوں بہت کون سا
 رکھیں سناں کون سا
 حاصل جو اس کا
 ارکشی عشق کی
 خاک ہے اس کی
 لکھیں سناں کون سا
 رکھیں سناں کون سا
 حاصل جو اس کا
 ارکشی عشق کی
 خاک ہے اس کی

اسان افیضانی ہوں
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ
 ہر ایک کو یہ نصیب ہے کہ

گرمی من استغفار کا نور ہوا
جو راہ پر خط ہم کو مستور ہو گیا
مرا کر حریص ناز کو کھلا حریف کا

پہول اوس حکونہ پوچی کا غنیمت
 اور چلا اور تر حسن میں اب ترک
 مہر روشن عشاق رکھتا ہزار
 ہچکیاں لیتے ہیں مجروح کو مہینہ
 و اعطو کعبہ میں دیا ہوں ہرگز
 قدر نقش و نام نگین دل بہ
 دور بین ہیں مرا انہیں کو کونینا
 دل ہے تو تانا تو لہا قاتل کو قیام
 فاتحہ کیسا لگاتی ہیں بحر کو ٹھوکر
 پہول کس نہ سی مقابل ہوں چہرے
 دور کے سوجھے ہی عالم ستی میں
 جسکو کچھ دیکھی دور وہ ہنسون
 فی سجا تا وہ ب دیکھ رہا عالم

۳۹۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہر یار جو میں زیادہ پسند کرتا ہوں
 میری طرح ہی ادھر کی دیکھو
 اتنا دھڑبھڑاتا ہے
 ۴ غنی بہ اور
 لکھا جو کہ نظر دے
 اچھٹم شام دینی کی
 دینی کی این دوزخ باب

ہر یار کو روانہ سپر گریانی اڑا چھو کروں کہ دنیا کا طلبکار ہوں باہون پر سر جھکا ہاتھ جوڑی ہین زنا یہ نزدیک ہر جہاں خالی وہ فدا طون ہم خاک کا کھجواں کون دیکھتا ایسی کہ جہاں ہم کئے چادر آب کا دو جھکو کفن مرگ کی بعد کارخانہ بنانے کا سدا سفر فانی چاروں کے لئے برباد کر عمر عزیز	ہر یار کو روانہ سپر گریانی اڑا چھو کروں کہ دنیا کا طلبکار ہوں باہون پر سر جھکا ہاتھ جوڑی ہین زنا یہ نزدیک ہر جہاں خالی وہ فدا طون ہم خاک کا کھجواں کون دیکھتا ایسی کہ جہاں ہم کئے چادر آب کا دو جھکو کفن مرگ کی بعد کارخانہ بنانے کا سدا سفر فانی چاروں کے لئے برباد کر عمر عزیز
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر یار جو میں زیادہ پسند کرتا ہوں
 میری طرح ہی ادھر کی دیکھو
 اتنا دھڑبھڑاتا ہے
 ۴ غنی بہ اور
 لکھا جو کہ نظر دے
 اچھٹم شام دینی کی
 دینی کی این دوزخ باب

۳۹۲

سدا عالم میں آرام نہ پایا ہے ہاں اسیر ایک ہے گنہ شہرت ہے

دوسری جلی تاب تیرا ایک ہاویں با مادہ کی طرح سہی قطع منازل کیا	شکلا گر ہر جہاں پہنچے وصل ہے کوڑھ دوسرے ہر جہاں سیکڑوں نکلے
------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------

ہر یار جو میں زیادہ پسند کرتا ہوں
 میری طرح ہی ادھر کی دیکھو
 اتنا دھڑبھڑاتا ہے
 ۴ غنی بہ اور
 لکھا جو کہ نظر دے
 اچھٹم شام دینی کی
 دینی کی این دوزخ باب

ہر یار جو میں زیادہ پسند کرتا ہوں
 میری طرح ہی ادھر کی دیکھو
 اتنا دھڑبھڑاتا ہے
 ۴ غنی بہ اور
 لکھا جو کہ نظر دے
 اچھٹم شام دینی کی
 دینی کی این دوزخ باب

ظاہر ہوتا کہ ہر خوف کا جائز
 قریب برون مار تشکیک ہے
 اگر ایسی صلاحت دیکھا جائے
 کہ ششہ نہیں بین انوار
 جس صاحب خوشنالن کا وہاں
 کہیں اس سے پیدا ہوئے

کہا ہوا کہ سیر میں اگر زوگٹا
 سیر میں حق ہے ہی منصوٰنا کو تھوہلا
 خواب رام ہے آگاہیں گے کی بعد
 دیدہ پیش کے پڑی سے محل میں لگے
 سیر کے مصحف حسن کے ہم ناک کل
 یار کو وزن دیوار تک بند گئی
 دہچیان بچہ خوش ہے اور استین ہے
 شمع روشن ہے محفل میں ہے پرواز
 نہیں مٹے ہی ہمیں کو سوختہ آگہی
 کر چکی مرحلہ عمر روان کو ہم طلی
 دل ہے چھٹے گیسو میں اوٹھا ایذا

نر ہا کوئی مراعتہ و شکل ہے
 اب تو دس پس مدم اور بھرتی
 وہ جرات وہ ہمت وہی لگے
 حق کے آگے نہ ہا مذہب باطل ہے
 کو رہین ہے جو رہے پیش دل آگے
 کوئی پر وہ نہیں صاحب محل ہے
 سر ہا پی نگہ سی کوئی منزل ہے
 کوئی خستہ نہیں پر وہین اب دیکھ
 دامن شستہ دامن ساحل ہے
 ہمسی تھے ہی فقط گرمی محفل ہے
 جاے جب وہ کہاتے ہیں غفل ہے
 اب فقط ح میں گور کے نزل ہے
 نر ہا و غنہ طوق و سلاسل ہے

۲۹۲

۶۰
 بام کب سے زبان ہے
 ہزار دن میں کتنے دن تو شہر دیا
 عجب دیکھتا تھاں کا مکان ہے
 نہیں ہوتا کا ایک صوف
 کھٹک کیا جو بوسن و زبان
 پہنے کی کسطح صبا و حال

کہا کہ بیاں پر کو دور
 ہمیشہ خندہ پیشانی
 کو قفسہ ہے
 کہ ہر شے کے چہرے کی یاد

کون آیا ہر حال میں جس کو چاہتا
 دیکھ کر جس کو دیکھ کر جان دے
 ایک ایک کو دیکھ کر جان دے
 ایک ایک کو دیکھ کر جان دے

کچھ فری ہو افاقہ اور
 چاک دان ہو ہی جا کر کیا ہو
 شکر نہ کیجے کچھ کچھ نہ کرنا
 شکر نہ کیجے کچھ کچھ نہ کرنا

مشف وہ ہوں کہ نفل دیا اور کجا ہوا	جیوٹی جو میرا بدن کے بچے کچل گئے
پہچانتے نہیں ہیں مجھے میرا شناسا	کیا انقلاب دہر صوت بدل گئے
ایسی تپ فرات گر گئی ہے نہیں میں	انکلی طلب کے صفت شمع جل گئے
مکن نہا کوئی ال سی رستم کا شناسا	آیا جو وہ سچ قضا اپنی ٹل گئے
گیسو ہو سپید مگر نازہ گیا	بل اتک و ہی ہر سنگ کو کہ جل گئے
شہم گناہ ہی جو ہم عرق عرق	پہنکا سنگ گمشدن فرسوس جل گئے

۲۹۹

پڑنی لگی ہیں شہر ماہر قدم اسیر	ماہوں صفت سیر فر کنی محل گئے
--------------------------------	------------------------------

آئی جو بکرت صفت پادشہ اور گئے	سنگ مہا یہ نخلہ تو طبیب ہر گئے
قاتل کے تیغ تبر عجب کام کر گئے	نیکو دو اہل کار گلی سے اور گئے
کیا نہ کہ ہی اوٹ نہ کا بوجھ لگا	جھپٹلی جاو سنی کلائی اور گئے
ہی لاکہ لاکہ شکر خد کے جات میں	وسس بری تو پس اچھی گزر گئے
پکلی کا بیج بال برابر اگر کچا	بولی وہ مارے کہ ہمارے کر گئے

پہلے کہ میں دیکھ کر نہایت
 پہلے کہ میں دیکھ کر نہایت
 پہلے کہ میں دیکھ کر نہایت
 پہلے کہ میں دیکھ کر نہایت

ایک اچھی کہ نہیں
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

وہ بیکینی سنائی سونے جابا بر سہا لیاں خاندان کو خط برائی من ہزار عرس سادہ شربا بر دوزخ من سائن سائن شربا بر دین خیر خیر ہر منل موج آب بر

<p>تحریر یار نہ سیر مدون قاتل تے سیری سر کو اتار تو ختم یز لے وہاں گور کی اتنی ہوئی ہر خونخوار کو عروج ہولت کا سنا دفت کے بات چپ لسنی اتحاد آنسو تہی نظارہ حسار یار چاہے جو رنگ تو ہو یار جدا جب ہاتھ مینی سیر خط کو لگا یا نہاہ کی قدر خاک ہو ندو کی رزم کس دن ضرر ہوا مر شمع مزار کو</p>	<p>رکے ہی کے طاق میں سر گذر اچھا ہوا گناہ کی گہری اور روح زمین کو چہ حلاوت بہر گئے شہر پہر کہے جو بارگ ٹوٹی اور جودل میں آؤں میں او گزر کھلا جو آفتاب تو بارش پھر گئے جو پڑ میں جگ جہر ہوٹ گیا زور بولی کہ اندون بہت تلو جو گئے آیا رشتہ خان ہا تو گہری اور مقرر اس ہے نسیم سر گل کتر گئے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زبان شانی عورت دم جواب
چو پیکل بوہن دوزخ من سائن شربا بر
شون سال ہوا ہر بنا بک
عجب کار قاتل سار عکلیان دوزخ

<p>کہا اسیر اس سن باز کمر کو خط منشیر خامہ جب کے کاغذ اور گئے</p>	<p>آہ آہ ہین بکت یار اول صنبت کہتے ہین جسی سخت گئی</p>
-----------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

یو امین نقل شیعہ پر صاب
نصرت خاندان جو بعد گری
وہ عدم میں ہر من سائن شربا بر
جو علق شات ایک سو ایک
کو سونہ ہینا پوی کا بک
کے سونہ ہینا پوی کا بک
کے سونہ ہینا پوی کا بک

نہا باز کمر کو خط
منشیر خامہ جب کے کاغذ اور گئے

چرا کرے وہ بیکرے
 میں نکالت کروں خدا کرے
 کہ بعد و لین خدا کرے
 کہ خیر خا خدا کرے
 کہ خیر خا خدا کرے
 کہ خیر خا خدا کرے
 کہ خیر خا خدا کرے
 کہ خیر خا خدا کرے

کچھ نہیں آؤں بیکرے
 جسے ایسی خود خدا کرے
 دل نہ لپی بیور دین لڑن
 چاہتا کوئی مردا کرے
 انجا بیکرے وہ غیر جان

ہم تن نور سوید ہے ہمارا دل ہے	جو ہر اس آئینہ کا دیکھنے کی تاب نہ
جرم جاہل نہیں مقصد سی اگر غافل ہے	راہ ہو لا ہوا کیا جانی کہ ہر ترنگ
کیا کہون آمد قائل سے جو خرم دل ہے	عید تر پہ تیغ نگہ بسل ہے
تم چلو کہے کو اسی دیر سنی الو	ہم ہے آئی مینا اگر فضل خدا شال ہے
محب ہے کہی سنے فی عجب رکی با	نور شیشے کو بھکریہ کی کا دل ہے
سیر نو دیکھ و لانا کی چلی کر	نئی رویت ہے نئی لوگ تے محفل ہے
سیر ہی خوش سے نفرت کرا می قلم سزا	کون مر سیاہ زامانی مین جو سنا
ستے ہیں کہم کی فکر کا ہلو تو شفت	کیون ہو ای بیت ہی باک خدا علو
کوئی خدا کن کوئی گرا کن کوئی لا کوئی جا	کیا تا شامی سو دایوں کے محفل ہے
کی جسدین کے سنی سے سنی ہی خیرا	سجھ گزار مین گل مردہ گل در گل ہے
جان تیر مین جو اسو تر ہی الفت یز	سچ تو یہ ہے کہ کئی ہاتھ کا اوٹا دل
ہاتھ بھرے کہین سے ہنہین روں کے جگہ	سب جگہ ویکہ کہ محفل کے بی محفل ہے
رزق ہر روز نئی مانیسی نہا ہی	خانہ پروردہ آرام سگ منزل ہے

۳۹۷

جو کچھ ہم نہ دیکھ کر نہ
 ہم سے ہم ہوں یہ غیر ملک
 ہم سے ہوں جو خدا کے
 ہوں مین طوفان یغیب کشتی پر
 نا خدا کیون خدا خدا کرے
 کیا حقیقت ہے اس کا خدا کرے
 کچھ نہیں آؤں بیکرے
 جسے ایسی خود خدا کرے
 دل نہ لپی بیور دین لڑن
 چاہتا کوئی مردا کرے
 انجا بیکرے وہ غیر جان

کام وہ کہ کہ دوسرا کرے
 کچھ جان ہوں سو ایں ہم
 شام سے کہہ دینے جو کچھ
 شام سے کہہ دینے جو کچھ
 شام سے کہہ دینے جو کچھ
 شام سے کہہ دینے جو کچھ
 شام سے کہہ دینے جو کچھ
 شام سے کہہ دینے جو کچھ

ہاں ادا کا کوئی کارنامہ
 سنا ہوتا ہے کہ میں نے
 بندہ زہون میں خدا کرنا
 ہر کام کیا موصد
 گنج فارون ہاں ہاں
 اب دودا ہندی رہا نہ کر
 ہاں ہاں ہاں ہاں

ناخلف جو سپہ جہرہ ماقابل شور و یارین ہاں ہاں ہاں تم نہو چین بچہ پن در کر ہاں ہم رہا ہون میں جہاں بھگت محفل شہر خوتان ہاں ہاں الف جیہ آزاد خط باطل ہاں ملک الموت پرستار و افان یار کا چاہہ رخدان ہاں ہاں	بی اثر اشک کی خاک ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں سادہ لوح آئینہ کستخ جو ہاں پستہ بخت سیلاب نیابا ہاں ایک کو ایک کے احوال ہاں مشق اس طفل کو ہاں نام صحت کا کہاں عیش کی ہاں خط شکون نہیں اس میں ہاں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اوس کی کیا بے کس
 کہتے ہی غنڈیہ ہاں ہاں
 گودال دن جو کرت ہاں
 دی قوی اگ اسی غنڈیہ
 محروم اوس کی ہاں ہاں

۳۹۸

خاک گیر کے سما جاتا ہاں کیا تہ خاک کوئی نشہ نوریاد ہاں

جان بخشی ناز تری لب کام ہاں ول نل بارت بیت احرام ہاں سجدہ کو کس کا قصد قتل ہاں یہ نام سچ علیہ السلام ہاں ای ساکنان و میر ہاں پیچھے صفوں خوف کی مار ہاں

اکثری علی ہاں ہاں
 دما توان ہون ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں

ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں

یابن کرئی نہ کجی پنه لکاس
 فرقت کا ذکر عین ناگواری
 کیا مانتا پادشاه کی طرف
 شہزاد کی جویا کوں غم لکاس
 ایسا بدن حسن کا فطرہ ہو گیا

مصلح جو فاختہ قد عجب کا پرچم
 مصلح بدستور و بڑے لکائی
 وہ نالوان ہوں بایں قاتل کا
 یوں کوئی یار نہ ہو تو فخر لکائی
 تو نہ سازد خوش را کہ تو دین

۳۰۰

خازنہ ہرگز نہ جانے لکاس
 کرا جو بہ ہفت دل محروم
 تیرن سب سے پال سندر لکاس
 دینہ را حجاب آپ کو منظور اگر
 جلیں ہے اور ہے باجور لکاس
 بستر نام شہری با برکاتی
 اوس کا دیوان دیدہ گراں لکاس
 تیرا لادین کجا صنوبر لکاس
 تیرا رخصت اکا نوا لکاس
 تیرا ہونیم ہر من لکاس
 تیرا جبرے ہر لکاس

<p>آئینہ من صوت کف صاحب ہم شمشیر آبدار برش من نیام ہم گل شاخ پر پنه کف ساقین ہم یہ شیشہ جام من کاوشی من ہم اسیر نہ ہو شک ہی نہ اوسین کلام ہم مریخس ہر طائر تصویر دہم ہم میں کیا نام ہوں ترتر کی نام ہم مجھ کب اس حین میں کوئی تلخام ہم سپاہ ہماری صوت ماہ تمام ہم تیرے روز عید ماروزہ حرام ہم محبوب کے ادب متناجی کام ہم خاموش ہوں تو مرگ کا انوکھا ہم انا نہ کو یہ کہتے من قصہ کام ہم</p>	<p>می چرمن ہو کی طرحی حرام ہم تن کیا کہ پیرن سب قتل عام ہم کشن ہمار من نظر آتا ہے میکہ دل من خیال چشم خشم تر من ل مایاب ہ دین کمر بار سبیا ل زندان ہے کہہ پی صاحب سے کچھ اتی کہ تو ہے اب کو کجا کف قتل حنظل مچھ اپنے منہ سی لکاون اگر طلب سوختن جاننے میں کسی ہم نہ تہ دمی جام وصل ہر میں مجفاوت کو پیغام وصل ہے کسی کہی من شہ گ اہل سخن میں زندہ زبان بسان شہ نید آ یا اہل مجھے باز شب فراق</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا کہ ہم تجھ کو بخش دے مگر
 صابر نصیب دانیہ دارم
 بیگم ہوئی پادشہین دارم
 صبح وصال غلامین دارم
 خون کب لیا میں مصلحت

اس بندہ کا قدر کو بیان کیا
 غائب میں ہو گیا نظر ناقص
 ان سو خاں کفایت میں کیا
 ارشاد ہو اب فاطمہ اہل اسلام
 ہجرت کیا، تعلیم حارثہ

۴۰۱

فہم لکھا رخت شہزادہ
 بونی صدق سانی پانی پانی
 بہار کھانا کھانا کھانا
 پوچھا اب تو حسن کا رہنما نکلتا
 اگر تو بول دے اس کو کہ میں ہوں غمناک
 کیونکہ اس کو کہ میں ہوں غمناک

ایسے من زکو تو ہمارا سلام	مزا پہنچے ہی وقت عبادت کئی فکر
اصل جواب دشت دنیا نہیں اسیر زیر نگین سخن کے قلم و قلم ہے	
<p>گھر ہر مایا ہے لعل خشتان ہو گئے گل نہیں بیل نہیں خاکستان ہو گئے بندہ بہار ورنہ یوازہ مذاں ہو گئے جتنے ہندو تھی مریض سیلمان ہو گئے پاؤں میں جادو لٹ کر مار چکا ہو گئے مرغ بکھشن لوٹ کر مرغ سلیمان ہو گئے سور سے میرے ہی خار سفیدان ہو گئے گو کھڑو انگیا کی جتنے تھی ہیکار ہو گئے اسل اوپر چاک کتنو ملی گریبان ہو گئے جب ہوا خورشید پیدا نجم نہان ہو گئے</p>	<p>زنگ پانی سرخ کیا وزدان چاہا ہو گئے دامن گچھین بہرا، یا نفس صبا ہو گئے بوی گل آتے ہی جن ہنسوی ہو گئے ناقبول ختم تھا ایسا ناباکا فرج ہو گئے الفت گیسو جو ہو سو ہی صحران لگئے کس پر روکا میں کشتہ تاکہ میری خاک ہو گئے فرش ما انداز کیا صحران جوت میں ملا ہو گئے جب کہ اوکو گگا یا سینہ زخمی ہو گیا ہو گئے موقع دم پہن امٹا کرو چہ تھی قلع ہو گئے نیری جلوہ کشا یا سپ بنیوں کا فروغ ہو گئے</p>

عالمی کہے ہو گارناہ انا
 غمناک کون ہوں غمناک
 غمناک کون ہوں غمناک
 غمناک کون ہوں غمناک
 غمناک کون ہوں غمناک
 غمناک کون ہوں غمناک

سازد غزلت نازنین
 ای خورشید چرخ کو خورشید
 ای خورشید چرخ کو خورشید
 ای خورشید چرخ کو خورشید

مخل بن لکھنوی
 دیدار خدایا ای خورشید
 دیدار خدایا ای خورشید
 دیدار خدایا ای خورشید

نکته
 این بیت
 این بیت
 این بیت
 این بیت

<p>ای شیخ نشا بن مین کا داغ جگر کو چو کر خست تخریب خجرا روی بار اچون مین ہارو کو بھرا لاوڑم ہر خجرا دوک شاعر تو ہوں مگر کیسے مضمون گریسی ہر اک جوش سے بزم دہر مین او اکر ضرر نہیں باغ دیوانگان عشق کی روتا ہوں بسکہ عشق</p>	<p>حسین میسر و شہ باقی نشان پاغزال ماگن فلم صد اگلو روشن حجاب رنگی ہر شاخ سیوہ دار مضمون نور مین دیوان مرا سفید شمع حیات چشم ہر نخل باغ صحرانام کاغذ ہر طفل اشک کو</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>کب ہن میرا کسی ہکو فقط علی</p>	<p>کب ہن میرا کسی ہکو فقط علی</p>
--------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------

دیوان
 دیوان
 دیوان
 دیوان

دل کو بچا چھوٹا آجی بابا
 تے اٹھانہ کہا حال تبار کیا
 تے آجی سربین نہایت ستر
 تے آجی سربین نہایت ستر
 تے آجی سربین نہایت ستر

کایاں تو میں جو کیوں بنی رہی خاک سیر کر اگر منظور ہو دولت جب ہو وہ ان میں بکایا سنا کا	دور اس تلخ کو کبے شربت عذاب سہم درز مٹا، ایدل کشتہ سیا دہر میں قدر صدف گاہ ہر نایاب
----------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------

بخت دل رہے ہیں میر دیدہ تر میں ایسر چھلایاں باہر نہیں جائیں اس تالاب سے

چہرہ جانان چھٹا شرب ناب داخل غمیان چہ شرب شرب ناب کی تعمیر پیش کسے دل بیتاب زندگی بہرہ و آوار عالم میں رہا ہوں ہر گشتہ کہ گردش میں ہوں کینہ سو جانان کو کیا پریشید خط سیر نامہ لریج امتون و شیر چرخ اور کیا فرقت جانان میں ہم مضطر ہیں سنا	مشتعل ہوئی ہے یہ آتش زباؤں سے رہو او اسن فروغ مہر عالم تاب کم نہیں ہے کی مجھے ہے آبی سے برقع سخن جلانہ گر گیا سیا آسمان سے چاک سی داب چہ گیشن جویم نہ فریاد کیاں پہلے کرین ہم موتی کی آب نہر و بکر تہنیں ہے مابھی آب سی
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عشق میں ہم کی باطنی
 دیکھتے ہیں تجلی کو تار اکاں
 تری احسان کو ای ناچار خرا
 ایک دس میں تار اس میں خرا
 عشق شکران کو رنغ میں تالاب

۴۵

دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 دیکھتے ہیں تلوں کا سدا

ایک ایک کو دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں تلوں کا سدا
 ایک ایک کو دیکھتے ہیں تلوں کا سدا

کون کی بنیادی بند نشانی
 ہاں اگر قطع وقت کو نظر
 سانی ایسا کہ جس جزئی
 بس کو کہتے ہیں تصور کو
 ہینک کو کہتے ہیں تصور کو
 ہون و درامہ نوم الحکم علی الملک

ہون و گریان میں ہو اچھے شوقی	وارہ بھرون کا ہرگز کم نہیں آج
عطر کا طالع و خوش طبعیت ہو	عطر عطا ملک کہیجے کل مصاب
ہی پیتریک سانی لکھنوی حب	شہر میں داخل ہو جیت تاسلی
ہی فروغ حسن طالع کہیجے کیا ہو تم	کم نہیں پرو کی جاو در حادرت
خواب میں نظر وہ نہیں یہ امید	عمر گزری تہا نہیں نہیں ہیں آج
اتفاق اوس کو کی دس ہو جانا	کیا نہیں برہمن دوستی مصاب
چھکت سیر مالون بجا اعلیٰ بار	بخت خفہ تی ملی کر وٹ بچو کا
مست ہو یکی دوسرے بگلنگ کا	صوت اگور می کہیں ہم مصاب

یہ کہ کو کبھی جن کی ہمارا درود
 زخم خندہ ان کو ماتم کی ہیں
 کب لکھا تھا ملک ہی ہو صورت
 ایک دن پورا نہیں ہوتا وعدہ دل

۲۰۶

نامہ مجرم کیا ہی سوز دل ای اسیرو	کم نہیں سیر اکوڑ طایر سیاب سی
کچھے اس چارچہ میں کیا جتا رند	نچرورہ فروغ آفتاب رند
عشق خطا یار میں ایکو ہو میں ہم	طاق نیان پودت کتاب رند
رسم شمار و کہ لی جسم کی قوت شع	ہم یہ بھی کرتا ہی ست زندگی

جب بننا ہون کہتے ہیں نہیں
 اب کہنی دلت کی کج صاحب
 ہاں آیا کیا کساد ہون دلت
 ہاں کیا جان بزرگ
 ہاں کیا ہاں ہاں ہاں ہاں

کھنکھناتی ہوئی جی جی جی
 کھنکھناتی ہوئی جی جی جی
 کھنکھناتی ہوئی جی جی جی
 کھنکھناتی ہوئی جی جی جی

کریں کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے

<p>اگر کیا وقت ذوال آفتاب زندہ بسین ہو چارم میں انتخاب ہی حباب اب بنی کہ حباب زندہ صاف ثابت ہو تبیر خواب زندہ اکایم ہو کہ نہیں احتساب زندہ ہو گیا کہٹ کر ستارہ آفتاب زندہ بیضہ فولاد گویا حباب زندہ وصل کہے ہیں جہ وہ جی اب زندہ صبح ابر طرف میں گن تراب زندہ پرو غفلت ہے انکھو نیز نقاب زندہ دور ہو جا کہیں یارب حباب زندہ درو خالی نہیں صاف تراب زندہ قطع کرنی ہیں فتنے حباب زندہ</p>	<p>اگر کیا وقت ذوال آفتاب زندہ بسین ہو چارم میں انتخاب ہی حباب اب بنی کہ حباب زندہ صاف ثابت ہو تبیر خواب زندہ اکایم ہو کہ نہیں احتساب زندہ ہو گیا کہٹ کر ستارہ آفتاب زندہ بیضہ فولاد گویا حباب زندہ وصل کہے ہیں جہ وہ جی اب زندہ صبح ابر طرف میں گن تراب زندہ پرو غفلت ہے انکھو نیز نقاب زندہ دور ہو جا کہیں یارب حباب زندہ درو خالی نہیں صاف تراب زندہ قطع کرنی ہیں فتنے حباب زندہ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے

۳۰

کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے

کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے
 کہ ہر ایک کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے

کیا خون سب از او پاک نیست که بی زور
 بر او قاتل کا مقتل میں نظر دیکھو
 بنیاد و ریاحیاب اینا خانہ تو رہا تو
 معصومین رب پوچھو نہ جدا تو رہا تو
 میرے گھر کی گدا کو باور نہ تو رہا تو
 کچھ ہمارے فضل خدا پر تو رہا تو

[illegible]

7. A

کے ایک بیٹے کو دست پر لیا
جس کا نام مولانا حسن تھا
اس کا تعلق مولانا صاحب
کے ایک سے تھا جس کا نام
مولانا حسن تھا

ایسا حیرت انگیز و سکی یاد میں گزری جو ہم
بس اس آدم کو سمجھنے کے انتخاب شدہ

زمین کشید جتا ہوں نہ بول وہ لایا
 ہزاروں ماہ پیکر مہ طلع کئی پہا
 کہلائی گنگا گویا کیا پہول خوش
 جنوں بھل بہاڑے ہی پہاڑی چھڑ
 ذرا دیکھ تو کوئی آگ سی تاج ہی کئے
 ہمارا گوہر جان ہوئے ہی شہزاد قاتل
 نہایت راہ ہوا راہ و شت تھر و کے
 سمجھتا ہوں کہ آیا نامہ بروں خط لک
 مری داغ جگر میں گیم انکار و سب پر
 خنجر و زیند اش سے میں تھکا نہایت
 جب مہنیں سکور سے گشتا ناگ

[illegible]

ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو

پری ہو غم کہیں جسے خوشی ہو یہ التجا بھی تجھے ہی مرزا کیا سیاہ کیک کی فٹیا یہ کھو ہیاں شکستے سرے دلی منگلے کسب جوداع سینہ میں بغیرت کل سے	توجہ دے نہ ہاں ہفت سہری سلیمان سارو اس مجھ شہ مری گہیاں کہ شہنا ہو سی گہیاں حنائی رنگ اوڑا لایے کھٹا خجل ہے دامن گلچین مرگیاں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گلہ کی سیر گوشن من کچھ ہی سیر
 لپٹ لپٹ کھٹائی ہار داماں سے

لا زلم افلا بزم کی واسطے پتے مری ہاوج سی منظور آنا او سکوندہ برق بنا یا بجلا بر کرتی ہی تنگ مری ہر حسیہ ہر چند بوی خن ہر مجھ میں نکو حبا تہا یوں ہر دور وں مراد	آئی ہیں حبا بان میں جنگ و اسٹے بجا ہام پر تو گرانی کی واسطے سارے سننے ہا سیر و لایک واسطے حمام گرم او سکے نہا نیکی واسطے خواہاں مرہین لوگ حبا کی واسطے تپے اوراگ لگانی کی واسطے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو

۱۰
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو

ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو
 ہر ایک کو اپنے گھر میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو

نظر آیا نہیں چیتا ہریشان کی
 پہ گیساقم کو قیاس
 شہنشاہیست باہر ہونان کی
 میں کوئے ہستی با جوئے دم
 ہذا درختہ دیوار گسنان
 باغیان ہر سادہ کما بینان کی
 ہاکنسب کی کمان پنهان کی

گروں ہ مال کیا کسی سب شریک	بوتل شستی ہی سہر و خباب کے
رہتی ہرین گیر و سپایک جانور	وشتے مجھو دی ہے کچھ مری واک
قاتل کو وقت بوج تاشاد کہا سیک	ہکو دوسم یاد نہیں اضطراب کے
لیتا ہے چین بے م غارت و حجر از	لوٹی حساب کے ہو کہ کلی حساب کے
سوچے یہ جھکونہ ی کی زنگ من	تھنے کی سے توشے بوتل شریک
مین مر گیا تو خاک بنا سیر خاک سے	گروشنے بعد مرگ ہے مٹی حجاب کے
کن گوری چہا تونکا پڑا کھل آت بڑ	ہیر سکی گنگھی ہی کھوٹی حساب کے
موزوں کمال سے طبیعت ہے ای متر	تل بیٹھے کو چہا میزان حساب کے
مین مر گیا ہوں چہرہ رنگیں کو دیکر	جای حیدر تین ہوں شاخیں گلاب کے
مردی کا دل بھین نکرتا اگر کشتر	تختہ توتلے کہے گولی خباب کے
مرفد پرکے اشک پہا تین شہنا	ہستہ تین چادرین ہر تریا کے
مشتہ مین موجزین جو سیم کرم ہو	اوپر پہرے گی فرد ہا سحر کے
لایں مین کشاکش کی مرد اعمان	پتھیم عجیب کہنے جگہ اس کتاب کے

نظر آیا نہیں چیتا ہریشان کی
 پہ گیساقم کو قیاس
 شہنشاہیست باہر ہونان کی
 میں کوئے ہستی با جوئے دم
 ہذا درختہ دیوار گسنان
 باغیان ہر سادہ کما بینان کی
 ہاکنسب کی کمان پنهان کی

۳۱۲

یاسہ برباد بن سب سلسلہ گری
 کیا کیا جیسے چوتھم نوا و کیا و ان
 حکم کہہ ہو گیا گریاں کوئی
 غنہ گزنا خورشید جی جوئے دم

پیارے دل کے زبان ان کے
 کارکن بندہ کی گزشتہ عالم
 ہر طرف عالم گزشتہ
 ہر طرف عالم گزشتہ
 ہر طرف عالم گزشتہ

ساتھ بولنے کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے
 جو کہ اس وقت کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے
 جو کہ اس وقت کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے
 جو کہ اس وقت کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے

آئی بہار کو چہ کو چہ ہی میکے
 دست فقیرین بھی ہستہ سزا

اولا دکھائی گزشتہ شمس اثر اس
 سو جائیں پاؤں ہو جو ہیں محو خواب

<p>بارش جو دیکھی ہی چشم پر تپا دون پر سیف و شکر و شکر تپا غلبت میکشہ کی یہ حال منقطع مرکز تری گئی میں ہو دخل ہشت کے خیال رخ میں تاسوین میں سامان تو اگر نی کی فقیری میں آتا ہے بہریر گر کوئی حیرت پوشیدہ دل کا حال ہے کیا چل ہم حوشیوں کے قتل کو آئی ہے بہر بہار ہی وقت نزع یا کسی سست کے مجھے</p>	<p>دریا میں آگہ ہستہ ہی نجی جاب ہاتھ آستہ جو مجھے آفتاب واعظ کی منہ سے آئی کلمی ہر نوبت نہ اتنی ہے سوال جواب رنگ شہاب کے ہی تو خوشبو گلاب حلق کے آرزو ہے نہ ہو خواب دریا او جہاں ہے جو ٹوٹے جاب تبیر کیا کہی کوئی گوئی کی جواب موج ہوا میں بارہ ہے تیغ خوش تپا پٹکا و میری حلق میں ہونہ سزا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۱۳

کے کلمات جو ہیں سخندان کوئی
 دوستوں میں بہار بہار بہار
 ہر سنگ کو وہ طور ہے ہر زلفا
 انہیں کہان کہ جو وہ خوب دیکھ
 سنا نہ یہ کہی میں ہر بار دیکھ
 کیا سوئے دور آہ کیا کوئی دیکھ
 ایتھ نامہ میں آہ کیا کوئی دیکھ
 شمس دور آہ کیا کوئی دیکھ
 دیدار کو نظر آہ کیا کوئی دیکھ
 اس طرح دیکھنا نہیں یہ وہ پہلے
 کیسے کا دور دور ہے یہ وہ پہلے
 طالب کا نظر نہ ہو یہ وہ پہلے

باقی نہیں رہا ہے اب اس کا سوا نام نہیں رہا ہے
 ایسے ہی ہر ایک کو جو اس کا نام دے گا وہ اس کا
 دوست بنے گا اور اس کا دوست بننے والا ہر ایک کو
 جو اس کا نام دے گا وہ اس کا دوست بنے گا

آفت میں پہنچنے سے پہلے کو غم نہ اوس سے کہو جو کاغذ باد کا شوق ہو ای طفل و بچہ ہرگز ہی نہ ہو حریف ہم کشیوں کو انکسار سے کام نہ لیا محبت سے جہان میں ہر جگہ کو سیر	دریا میں دو پہنچتی شتی حساب کے مانجہ بناؤں کوٹے بوتل شراب کے عینک لگا کاکی مے آفتاب کے دریا آتش ناہنیں کشتی شراب کے کہو گے کہ جو سب کا ناخن حساب کے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زائر تمام زندہ جاوید ہیں اسیر
 اب بھاگنا کہو بھڑکے

چشم خوبصورت ہر شے سے باریک منہ دکھائی میں تو اوس شوخ کو گوارا تو موقع جو کہ دیکھنے اسی شگم گل تپے ہیں کی لہی سروا تری کی غنچہ سان سناوس گل کی راہم نوش عالم فقر میں جمعیت سلمان ہوں	تجلک عشق نتاگرمی باز نہتی مثل موسیٰ جہین طواف ہدایت کون تصویر بر ہاتھ میں جا بڑا کوئی شئی گلستانِ سجاد میں بکا رہا سوز بامین بہن بکرت کا گفتار مرا اگر تہا مری برائمن جو رہا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر ایک کو جو اس کا نام دے گا وہ اس کا دوست بنے گا
 ہر ایک کو جو اس کا نام دے گا وہ اس کا دوست بنے گا
 ہر ایک کو جو اس کا نام دے گا وہ اس کا دوست بنے گا

جو وہ بھلا کہ دل کو ہر وقت سے
 ایسا ہے جس سے دل پہنچا دل
 اندر سے جذب سال جلد سے
 فتنہ سے اب تو اس کو ہر جگہ سے

نہانی آنکھوں کا جو راز ہے
 دل کی ہر بات کو پہچان
 غصہ من سب سے پہچان
 شمع سان اپنے جلی بس
 باغیان گل کا اگر راز ہے
 کیا خطا میں سے صادر ہے
 پہنچنا نصف پریشان کا خیال
 پہنچنا پریشان آنکھ کا خط ہے
 وہ خود ہون نہا نہیں کر

نیک دل کا ہی کو وہ بوسہ رو دیتا شمع کی پانچ قسم اور سب سے کیونکر جانتے آرزو کہ نرمی ہاتھ کا چھلا لیتا سب سے ہلکے سے بھی تشبیہ میں کیونکر جانتا یاد آئے ہیں میری میں شمع کی ہر غیر سی بات کرنی ہی ہمارے گمہ مہ میں کیا مہر فلک پر کرتا	کبھی کہیو مگر کسی غصے کے یہ بتواتے پاہن کہنے ہی کر طاقت رفتار ہے خامہ دست سلمان چھوڑ گاتے گل میں گھٹنا سنتی سر میں فگار ہے بویا خوب تھا سندھ میں درکار ہے شمع کا لہتیں یہ بات سزاوار ہے خشت رو کیجئے مجھے اس خان کے درکار ہے
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۱۵

لے لیا غیرنی ناحق مضمون کو اسیر دیو کو محسوسین کی سزاوار تھے

دل ہی جس میں کی دروت کھاتا نذر شمع کی ریت سے بھد جاتا میں تیرا لانا ہوں اس کا وہ ہلو نرم جانان کے مجھے ملے گا گھر چھی جڑ	ماہش خورشید جو ہر زمیں جاگتا ہے سیکڑوں سیلاب میں ہر ایک جاتا ہے سیر و امن میں تو او آستین میں جاگتا ہے دل مرانا سے ہی صدف طائر اور اک
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گوئی ہاں جو دافن ہو سکا
 کب کیا کب نہ لگا کر کی نہیں
 ہمت مردانہ فانی ہو سکا
 یہ سب کچھ کیا کر سکا
 انہ کی گتائی تو آتش ہو سکا
 شب جو اس کو چھوٹا نہیں ہو سکا
 سارے کار ہر نہ خادم ہو سکا
 بون کی مضمون جو تو نہیں ہو سکا
 اور بھلائی کا ظاہر ہو سکا
 سکھانے نہ ہو سکا
 الف پویشہ طائر ہو سکا
 ماو کی رو میں ہم جاگتا ہو سکا
 یہ زمین باران کا ظاہر ہو سکا

طرہ رسا کو رہنے والی پسند
 مضمون مراد ستارہ دلکش بندہ
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان

ایک خوشہ ضلّٰتِ خرمِ فلک ہے
 طرفہ ہر کار و کسِ قدیمِ مژگ ہے
 دیکھ قاتلِ سہارا قابلِ قراک ہے
 چشمِ دلِ ایک بینِ بلجِ سادراک ہے
 استیلائے آتشِ آبِ ہوا و خاک ہے
 شاہِ گیسو ہے شاید شاہِ نِخاک ہے
 آدا و سکی شہرِ مینِ سمِ گویا دھاک ہے
 ستیہ مینِ صبحِ مینا کا گریبان چاک ہے
 صاحبِ کسیر کی تقدیر مینِ کیا کجاک ہے
 آبِ تیغِ مایہ و ریاتنِ مرا خاشاک ہے
 برقِ عالمِ سوزِ اپنا شعلہ اور اک ہے
 ناوکِ افکنِ تیرے تیرے خطا کا ک ہے
 قامتِ ششادِ بدسلوک ہے کاواک ہے

رزقِ کروشے کہیں مینِ جھوٹا
 غیبِ آتی مینِ مضمونِ کس کی
 نورِ تماہ کیا اسی نعلِ سمِ ہوا
 کہو کسی جا بھونڈ لاؤ گا مینِ مضمون
 کہ نہیں ہے بیکرا انسانِ قلبانِ پاک
 سانپ کا اس مینِ آتا ہی مینِ کف
 تیری دیو آدرسی گئی پہر مینِ لوگ
 اچھوٹ و تار و من چھوڑو بہرِ فو
 کسے سیاب کو کراہی کتہ گینا
 مانو امی حجِ ایسی آپ یہ سب جاگا
 کیا عجب ہے اگر مضمون اگر خاشاک
 کسانہ ہے کو ثابت کر سکی تیری خطا
 سر و قد بارتشیدہ کیوں کر دوان

فطرتِ ہر طرف سے
 مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان

مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان

مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان
 کیلئے مضمون کا یہ من و عنان

وینا کی سیکڑی کا ہاتھ لگا کر
 زخموں سے لڑنے کی ہتھیاریں
 کیا کیا نہ تھے سسے میں غدار کی
 ہتھیاریں ہر طرح کی گولیوں سے
 سب بلب آبِ حیات کی گولیوں سے
 لاغور ہو کر گولیوں کی ہتھیاریں

۴۱۸

انکون مین باور و رفقہ کے لئے
راغظ بنوں کو اپنے خود کی طرح لیا
انکون مین باور و رفقہ کے لئے
راغظ بنوں کو اپنے خود کی طرح لیا
انکون مین باور و رفقہ کے لئے
راغظ بنوں کو اپنے خود کی طرح لیا

PIA

انہوں نے اپنے آپ کو ہر قسم کے
واعظیوں کو سختی سے روک دیا اور
انہیں صدارت میں تو بیٹھنے
نے بھی نہیں دیا اب اس
فصل کا اسی طرح ہے کہ
مشائخ و علمائے کبار کی

دہائی میں ایک سو بیس سال کا زمانہ ہے
 جو خدا پرست اور سنی کی دنیا ہے
 جو خدا پرست اور سنی کی دنیا ہے
 جو خدا پرست اور سنی کی دنیا ہے

اپنی قلم میں بونگ ترعی بکنے کی ہی بڑھ کر ہمارے دل صفا میں بکنے کی مشیر مار یہ موج نسیم جمن کے ہے عادت اس آئینہ کو جلائی طن کے ہے رونق بہار دات اس بچن کے ہے اک روز میرے مائے قضا کو کون کے ہے آمد قریب بقاصد اہل وطن کی ہے صوت حباب موج میں تیج کفر کے ہے سر نہ ہین یہ خاک کسی ہنر کی ہے یوں ہے ہنسی اس خج ہنسی بھنگی ہے گویا دوات آنکھ غزال صحن کے ہے اور طہ ہونی خبر یہ ہمارے وطن کے ہے کیا ٹھیک ٹھیک شکل ہمارے وطن کے ہے	کیسے ہوخت فتح لڑائی سخن کے ہے کس نہ سی آہنی کو ہول بھنگی ہے زیبا شنگے گل زخم بن کی ہے سینی میں ایک دم بھی تر تاشہیں ہے عالم تمام ہے ہم اسمین مثل روح تیشے سی آئی تہی یہ سرستون جلد بھجیل کیا یہ روت و غرت میں حل دراکو جاتا ہوں میں وقت میں کا چشم کھل کر فی ہے عاں جہان کو اسی شیخ کعبہ تو ہے بحث راہ پر لکھا ہوں جو غزل بھنگی طہی فوج اندھے کی گرد ویکہ کی سمجھی میں ہم امنوس کے جگہ ہی کھینچے ہیں نمان
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو خدا پرست اور سنی کی دنیا ہے
 جو خدا پرست اور سنی کی دنیا ہے
 جو خدا پرست اور سنی کی دنیا ہے

۴۲

اور شہر قیامت اور ہر گز
 اور شہر قیامت اور ہر گز
 اور شہر قیامت اور ہر گز

اور شہر قیامت اور ہر گز
 اور شہر قیامت اور ہر گز
 اور شہر قیامت اور ہر گز

کتابت درویشی ہوتی ہوئی جگہ نشانی
 کہ زبانی شاعرانہ کلام کی تہی
 جہاں کو دیکھا دوا ہوا ہے
 اشاروں کے ساتھ اس قدر گہرا ہونے

ماقص نہیں مثال کہ مشکل ہی باد شاید کہ تھی زلف باسی پر لب مردہ ہون میں فراق میں تبت کہ کتا ہی آب و تاب سخن دل سو	یہ عمر رفت نہ ہر پار چنکے ہی خوشبود ہن میں ناؤ شک و شک کہہ میں یہ چاند نہیں جاوے کہن تیغ برہنہ نہر سہا چمن کہی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا مات تیر گنجی شش ایمان کے اسی سیر
 ہر گل میں جو حسین کے خلق حسن کے

بارا ہی دل نے ملی ہے عدیل کیا کام ہا شکایت چرخ محیل دماغ گناہ اس دلسی ہنو گادور درکار کیا ہی سیکر سحر ایکہ میں جہیلوں شب فراق کو کینو کینا توں سننے میں عجب تری انوکھا گیا ہر ایک شعر کوین نہو قرآن کا ترجمہ	باری مقدمہ ہو سانش وکیل سائل نہیں کہ لغض ہو محکوم کوثر سی دہو کہ اسی سبیل بٹری نکال ڈالے باپی عیل باندھا ہے تے مو کو زنجیر فیل سوئی نکالنی لگی غرام جہل سیکے در قلم زبان جہل
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہاں کی کہ کوئی شاعر
 نہ زخمی ہو گیا
 کیا جگہ محراب چننے
 کے لئے مانتا اور کئے بادل

۴۲۱

یہاں کی کہ کوئی شاعر
 کہ باندھو سے یہ جگہ
 کتابت کے لئے
 وہاں کی کہ کوئی شاعر

دوا اندھنی نہ ہو
 فانی ان کی
 عیسا کہ مرزا کی
 اودھ مال کی قیامت کی جہل
 وہاں کی کہ کوئی شاعر

ہوا کہ شکر میں روغدا ہی نصیل سے
 میکال سے چسپا انگ جبریل سے
 طاحہ حبیبہ کبھی اب نصیل سے
 لایا بھول تو کجا باغ غنیل سے
 بنت الغیب عزیٰ بن السبیل سے
 روشن کردن جو شمع دل جبریل سے
 کعبہ اگر کرایہ کو ملنا نصیل سے
 ہوتا نہیں کہ ہم زیادہ بنیں سے
 آواز آ رہی یہ کوسن حیل سے
 غمرہ اجل کا اوٹھ لسا مجھ علیل سے
 دعویٰ ثبوت ہوتا تو علمی دلیل سے
 گویا کنوین میں کوہِ ڈر ایشٹ نیل سے
 سر نہ نکل چلا تری چشم کھیل سے

خضہ کنہا کہ تیر ہی حق میں کچھ ہے
 خالق ہی کہہ دیا کہ کانوین غنیل سے
 لازم ہی بارسا کو ہی تو ختم کی تم
 کیا جام مادہ کچھ کشت سائین سے
 مہمان نواز خاک یہ ست غور یہاں
 طغمت ہو ذرا شے فکری بر طرف
 رہتا وہاں اوریری جگر میں جبریل سے
 کتا ہی جمع مال غیر فکری واسطے
 بے فی ثبات منزل ہے زعفر
 خیر کے ماری خاک میں آئین پر گلا
 کافی ہی نوا فقار پہ رہے
 افس کہیں ہی جو ہاشر ہے
 اپنی خدا کو واسطے شکنو کو پچال

ہوا کہ شکر میں روغدا ہی نصیل سے
 میکال سے چسپا انگ جبریل سے
 طاحہ حبیبہ کبھی اب نصیل سے
 لایا بھول تو کجا باغ غنیل سے
 بنت الغیب عزیٰ بن السبیل سے
 روشن کردن جو شمع دل جبریل سے
 کعبہ اگر کرایہ کو ملنا نصیل سے
 ہوتا نہیں کہ ہم زیادہ بنیں سے
 آواز آ رہی یہ کوسن حیل سے
 غمرہ اجل کا اوٹھ لسا مجھ علیل سے
 دعویٰ ثبوت ہوتا تو علمی دلیل سے
 گویا کنوین میں کوہِ ڈر ایشٹ نیل سے
 سر نہ نکل چلا تری چشم کھیل سے

ہوا کہ شکر میں روغدا ہی نصیل سے
 میکال سے چسپا انگ جبریل سے
 طاحہ حبیبہ کبھی اب نصیل سے
 لایا بھول تو کجا باغ غنیل سے
 بنت الغیب عزیٰ بن السبیل سے
 روشن کردن جو شمع دل جبریل سے
 کعبہ اگر کرایہ کو ملنا نصیل سے
 ہوتا نہیں کہ ہم زیادہ بنیں سے
 آواز آ رہی یہ کوسن حیل سے
 غمرہ اجل کا اوٹھ لسا مجھ علیل سے
 دعویٰ ثبوت ہوتا تو علمی دلیل سے
 گویا کنوین میں کوہِ ڈر ایشٹ نیل سے
 سر نہ نکل چلا تری چشم کھیل سے

کونکے شہر میں کونسا پونہ
 کونکے شہر میں کونسا پونہ
 کونکے شہر میں کونسا پونہ
 کونکے شہر میں کونسا پونہ

دو دن کو تھکے ہوئے مری محراب سے
 شکیں میں شکیوں نے ہرین سلسل سے

<p>غیر وں کو شرم مری ہی سیاہ کے باب دراز عمر موزعت سیاہ کے بوہچا میں مکدہ میں تو گئی میں اس کے دشمن جو ہو تو تو مددگار کیا کرن کردن میں مہر جو طوق تو صفائی مار کا بلیو چٹیک ٹھیک ہن مچھون میں ٹھیک غیرت کا اس مقام سے نہ کا انقلاب اسی سیر سیر قد حمید سے نہ کے نشان خط منبر نہ کہیو کر آئینہ قاتل شہید مار مارا، اوسی میں من زیر آس یہ سکا پار کر گچا سپہر کیا</p>	<p>آئینہ آب آبیہ مہر آب گاہ کے زنجیر ننگے مری پا پناہ کے اسی شکست سے عہد الا اس کے لشکر کی کیا کی گئی قضا بادشاہ کے رنجہ پا یوں میں تو تو فست سیاہ کے جی میں شک نہ او میں جگہ شہاہ کے تمغہ فقیر کا ہی عہد بادشاہ کی ہاتھ آگئی ہی محبو کو کمان سیر شاہ کے مری ہی ہونگ سیر طافت شاہ کے آتی ہی جس سے عہد آہ آہ کے سو مرتبہ جلال کے گشتی تباہ کے</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مستندہ ہوئے ہرین قوت ادہ چاہے
 دیکھتے ہوئے ہرین قوت ادہ چاہے
 دل کے سپہا کیوں ہرین قوت ادہ چاہے
 دیکھتے ہوئے ہرین قوت ادہ چاہے

۲۲۲

بے گناہ کہ ہر گناہ کی گناہ کی
 یہ عین کونو وہ شان شان کے
 کیا ذکر اس کے کیا کیا ہوا ہوا
 ہم اور مانتو ہم اور مانتو
 کیا ہو چکے ہو چکے ہرین قوت
 جیتا لوگ جو ان میں ہو چکے

ایک چوڑی شہر میں کونسا پونہ
 ایک چوڑی شہر میں کونسا پونہ
 ایک چوڑی شہر میں کونسا پونہ
 ایک چوڑی شہر میں کونسا پونہ

طوطی زبان بیکر گایہ کے
 نقش قدم پڑانہ اور گردہ کے
 وصلے بنا ورق مہر و ماہ کے
 بانی ہر کنگہ ہے ماریا کے
 ہوا صا و دو ہار گندہ کے
 لکھ لکھ کے فروشبہ و درسیہ کے
 کشتے یہ موج تپ سل تپ کے
 گہر تک بلا کھین لا یا ہون آہ کے

گو یا کی خوش کو اعجاز حسن نے
 ہے کیا سب میں گنیا جہم
 نہ نظر جو خط رخ ماری کی ہوشق
 گہر کیا کہ کاٹا ہر پانچ ہجر میں
 اسید و آتشیم عینا میں در سے
 کاتب مگر سی ہر گنا ہو کافر حرج
 ابرو کو دیکھ کر جسے موت پہنچا
 گیسو کو یاد کر کے او بچھا دل مرا

ہے بعد مرگ عشق خط نبی اسیر
 خاک اپنے سجدہ گاہ ہی مہر دم کیاہ کے

وار و میکہ شائیت کافر بنا
 کچ دریش ہے جو دم آدم خرا
 قفل شیشہ صد اول ساحرا
 موت ہر وقت کمر باندہ ہو جی خرا
 غزل کے نصیب دن آئی میں پہل خرا
 پہر جنون پر گئے عشق کامتاج خرا

طوطی زبان بیکر گایہ کے
 نقش قدم پڑانہ اور گردہ کے
 وصلے بنا ورق مہر و ماہ کے
 بانی ہر کنگہ ہے ماریا کے
 ہوا صا و دو ہار گندہ کے
 لکھ لکھ کے فروشبہ و درسیہ کے
 کشتے یہ موج تپ سل تپ کے
 گہر تک بلا کھین لا یا ہون آہ کے

۳۳
 عشق و محبت میں جانتے ہیں
 عاشق اور مجاہد کا
 رشتہ ہے جبر و جبر
 رستا یہ گناہ باز ناز و ناز
 شاد و شاد کی تابانی
 شاد و شاد کی تابانی

شاد و شاد کی تابانی
 شاد و شاد کی تابانی
 شاد و شاد کی تابانی
 شاد و شاد کی تابانی

ای تو یوسف بر سر ملک نشین ای
اسقدر خوش بخت و یار نشین ای
موی زنده در سبزه کی نشین ای
پسند آید در سبزه کی نشین ای

کشت دل بن رو جان با دل چاک
 چمن خرمین عشق کمان فلک درون چاک
 جسامی شیشی بن سست پنهان چاک
 یکنای هر انسان بعدون چاک
 مع تربت مودت نام روشن چاک
 ز پر پاست بهی تو دین چاک
 کشت بهی مودت نام روشن چاک
 فیض بهی مودت نام روشن چاک

عوض یک صبا یک قضا حاضر چو یک خاف که سحر سحر است آخر جان موجود دل در سر حاضر کبک کبک چشم سخندان هر سحر	یارک نامه پرچی کا تو جگرگی هم رن جگر کی گئے موسم پر آیا پس جگر او س تنین کا اورک و نظم کیا خوب کیا مطلع اردو اسے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چمن خلد بزم عشق شیر سیر عند لب چمن خلد بر اگر ہے	
-----------------------------------------------------	--

چشم تر بود دیوار قره جبار ای تو خوش ہو سب کا خاکو سخت کا فر ہو معراج کا جو سب از دہائی شب فرقت ہے عجیب تر نخل مت کره خاطر ہے جتنے کیا نہیں اتنا کہ خدا ماطر آخرت سب کہ دل کا فر	سیر کو آو پرین اگر خاطر ہے جان مک می دلا سب کچھ خاطر ہے سمرامیون بر او ہی شرف طاہر ہے کچھ لکھا ہے اک دم میں مانہ سا جب سہمی چمن عشق میں کما قدم چشم مردم بیان ہے کج کرانی اکین ناسکی سیاہ نہیں ہو مودت
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اقاب کی خاطر گریں دین چاک
 کبک بن لکون اگر سون دین چاک
 سچ نیابہ کہ بن پس دین چاک
 ہے دیکھ میں خیال زکریا

۴۳۶
 دانه انور کے نام نہیں من چاک
 شکر ای شوق می جو چاک
 غم مضمون اگر جا چمن چاک
 کو خوب محبوب میں جا رہا ہے
 دیکھ بیان باپ چاک
 دیکھ بیان باپ چاک
 دیکھ بیان باپ چاک
 دیکھ بیان باپ چاک

دیکھ بیان باپ چاک
 دیکھ بیان باپ چاک
 دیکھ بیان باپ چاک
 دیکھ بیان باپ چاک

باز جان ای دل خوشی که در عالم پیری
 سر جان ای دل خوشی که در عالم پیری

جایزه فوج کا دیکھا اوہیں معلوم تھا	بیمیں سب ہوئی شوق ہی کی خاطر
برہ کچھ عالم پیری میں ہمارے غفلت	بندہ آنکہ گران خواب پر اصرار
دل جسے کہتی ہیں اسکو فطرتم کی	وہ جہان میں ہوا رہے ہی سارے
ان سینوں کے ترکہ چشمہ عیا ابدل	شادان لوگوں میں گفت و ماکور
عکس میں کی یاد بھی ہمیں عیا	کس قدر صامرا آئینہ خاطر ہے
صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دار	میوہ چین چھین سہاگ سار ہے
بت پیدا کرنا ہی سستش ہر روز	غفلت مارہ ہمارے عجیب کا فر ہے
حیف قائل کہ وہ فرج پیشہ گداز	سر کو دیا ہو جو بوجہ کچھ اس میں ہے
نوکر اور مس صحت حارن کا کہہ دوں تم	جلد بین سناؤ کہ دم آخر ہے
کے دنیا میں کہیں ہمک عدم میں ہے	ریت کا پس ہے ہر جگہ جی خرا
تج قائل نے سبھا ہی خد خیر	کر بلا میں جو ہوا تھا وہی سامان ہے

ساکر یار کو سمجھون کہ سیجانا ہے
 لب میں اعجاز چشمہ سیہ ہے

وہاں ان میں کہ ایک ہوتا انسان
 نہایت ازان کہ ہر ایک انسان

۴۲۷

جو یہ جو دوزخ میں ہی مان رہا ہے
 رہا ہے غلامی میں قائل کو یہ کہتا ہے

عجب دیکھا ہی کہ جس نے کبھی نہیں دیکھا
 عجب دیکھا ہی کہ جس نے کبھی نہیں دیکھا

بنایا بے خوف کی آبادی ہر زمانہ پر
 اشارہ ہند کہ ہر زمانہ پر
 لہری لہری ہند کہ ہر زمانہ پر
 ہند کہ ہر زمانہ پر

ہو کیا قد جگتے جگتے منہ لاکھ
 سیر ہو چو اگر بوجی ہمارا
 صبح کی نوبت بھی یا تو پہ چوٹ
 دولتِ دنیا، لنگی ہے مکر حرام
 ہاتھ میں سیر ہی جو طبعِ ابا
 سرِ قلعہ کہیں گئے آئینہ حجام
 حبس طبع کھٹے شب باریہ آرام
 رعیتیں میں اس طرح پر نماز شام
 چشم گریان کو گونجی، ہنسن حجام
 ہو جو زایل نور باو سنج، کرام
 یاد آہلو سنجائے میں گدھ حجام
 ہو گئی قذیل و دشمن کو لبہ سلام
 راہ ہمدرد بالکل نامہ بیغام

شوق کی یافت لب لب خجرام
 فکر علی من کہ متاع حسن عیلام
 کچھ سنچے ہم کل باگ بازو صلا
 ایک دم ہا پس کے ایک دم سکا
 آئینہ میں کردہ بوسہ نہ بنا لدا
 خط کی سنجی، گرامی و جیانی وہ
 یوں بسر کرنا ہوں اس سب سے قہر
 سر پہ ہاکر کچھ تعظیم زلف خطِ حل
 میرے آبِ شک سیلاب ہو کیا باغ
 فہم سے کی لہری طبع استعدا علم
 پہرے جب دو ہوں میں چم پر خفا
 تل چکتا ہی عجیب مجرا بڑکی تل
 خط اتنی ہی حجاب ہو کو ہی متنا

بنایا بے خوف کی آبادی ہر زمانہ پر
 اشارہ ہند کہ ہر زمانہ پر
 لہری لہری ہند کہ ہر زمانہ پر
 ہند کہ ہر زمانہ پر

بنایا بے خوف کی آبادی ہر زمانہ پر
 اشارہ ہند کہ ہر زمانہ پر
 لہری لہری ہند کہ ہر زمانہ پر
 ہند کہ ہر زمانہ پر

بنایا بے خوف کی آبادی ہر زمانہ پر
 اشارہ ہند کہ ہر زمانہ پر
 لہری لہری ہند کہ ہر زمانہ پر
 ہند کہ ہر زمانہ پر

چند روز کو درویشوں کو کھانا دینا
 چنانچہ ان کو کھانا دیا اور ان کو
 کھانا دینا اور ان کو کھانا دینا
 کھانا دینا اور ان کو کھانا دینا
 کھانا دینا اور ان کو کھانا دینا

انکے گناہوں کو بخش دینا
 انکے گناہوں کو بخش دینا
 انکے گناہوں کو بخش دینا
 انکے گناہوں کو بخش دینا
 انکے گناہوں کو بخش دینا

<p>نرس جان سی چھٹی کا دھوکہ لک دھی ہا تعلیم پس سیر دل بیتا دست مرغان میں نہیں آئی کھانا خواب میں بھٹلے تو کو وہ کھانا کچھ محشر میں ہیں کیا چھتر ہا محشر</p>	<p>ایک آن آخر کشت فاش ہا کرم بوٹی بوٹی کیوں نہ بہر یار سیر کرم پرستی میں بیج ہم انگہو لانی کرم یہ ہی آئی سان خوبی مرایم بعد دست ہا بی ہا جگہ آرام کے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سایہ اکلن شجرہ میں ہا فروغ دین اسیر
 ہن عجیب باخیں اصول حمسہ اسلام کے

<p>گوش شنو ہو کہ نہو کرم ہا پستے کی سوا اوج مقدر میں ہا اتک نہ خبر نہ پناہی نہ نشان ہا سوگ سی عاشق دل سوختہ جان ہا رکھتا ہوں گے جاکلی میں افروغی قیام صحت میں ہا بیمار ہا صحت کے کیا</p>	<p>یارب حیرت ہے ہا مری نہیں جان رفتار ہا روش اب وان ہا ثابت نہیں انبیا دل گمشدہ کھان ہا پروانہ ہا طووس ہا میں ہا کائنات فرما ہن غصہ کہ جلا دکھان ہا پر ہر جو توڑن مجھے طاقت یہ کیا ہے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

منا کیوں نہ پناہ میں درکار ہا
 پہنچنے پہری پناہ میں درکار ہا
 جہند کا ہر مشد کو میں درکار ہا
 ایک بارہ میں عبادت میں درکار ہا
 اس کے لکھا ہوا چھوٹے کفن درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا

منا کیوں نہ پناہ میں درکار ہا
 پہنچنے پہری پناہ میں درکار ہا
 جہند کا ہر مشد کو میں درکار ہا
 ایک بارہ میں عبادت میں درکار ہا
 اس کے لکھا ہوا چھوٹے کفن درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا
 ہا مکان میں درکار ہا

فریق نہیں من بنی کو ریت پہ دھنسیں
 ہر پہر ہر تہی بسا یا من لادرا اضطراب
 ہر پہر ہر تہی بسا یا من لادرا اضطراب
 ہر پہر ہر تہی بسا یا من لادرا اضطراب
 ہر پہر ہر تہی بسا یا من لادرا اضطراب

کہ اور جہاں نف جہن شاہ زبانی
 کون تو کہہ رہا کس کا ہنسن کا پس
 بے ایسی ہنسی ہنسن کا ہنسن کا پس
 لبس ظاہری بے عین صادق ہنسن کا پس
 اگر کا ہنسن کی بے عین صادق ہنسن کا پس
 اگر کا ہنسن کی بے عین صادق ہنسن کا پس

۳۴

از جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں

دل تنگ نہیں باریکا گوئی گمان سودا کا طبعیوں کو جنوں حقیقت شہر پر ترانام مجھے و زبانی بھجیں نہیں گلزار میں جب تک حور کشتہ نہ ہو تکب اسرار ام کہاں رہتا ہوں جہان میں وہ کوئی جہاں برسات میں اترے ہوئے ہیں کیا اور گھر میں کہ ہوا و ارکان جو نوک کی لہجہ سیجے تو کہہ تقدیر جو ان عقل جو ان طبع جو ان اعضا بدن پر مقابرا گمان کب تنگ ہیں مردہ ہر بان گور و بان بیکان کے سوا کیا تر شاخ لکان	ہوتی ہیں مجھے بوسہ لب و زبانی بیمار اصف کا ہی منظور مداد چہا لون زبان شہر سے کھل بیکاری مٹنی ہی آتا نہیں کوئی خاصیت سیما بے عاشق میں تھکا کیا خاک یہ ایسا بان مجھ سے ہوا آنسو ن میں ہمارا قد ختم کشتہ بھج دیکھو کہ چشم گہلی رستی میں ہون تموار میری جو مجھے کرے بل کیا فیض ملا ہی ہمیں بچانہ میں سے دوسرے میں تھکا یہ قوی ہو گئی ہر سر گنبد میں تو دندان جنت ہم کر دوں بچر سنگدلی کیا ہی توقع
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ بار بار بار بار بار بار بار بار بار بار
 کہ بار بار بار بار بار بار بار بار بار بار
 کہ بار بار بار بار بار بار بار بار بار بار
 کہ بار بار بار بار بار بار بار بار بار بار

لکھنا ہوں سیرِ سروی قائل کی جوتھری
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

پس یہ اس کا ملک ہے یہ اس کا
 وہ ماوہ خوار ہوں کہ یہی جاہل ہے
 چشمہ چین میں نہ تباہ میں نہ آئینہ
 ذکر و نام چشم کون کیا میں نے
 روئے میں بوسہ و لب شیریں ہو تو
 ہمارے کی عزت فی مارا ہی اہل
 کیا غم اگر وطن میں نہیں رہنا
 خانہ بدوش سر ہوا خانان خراب
 حصہ میں سیر آئی ہیں جنوں نصیب
 قائل شدہ رہے ہیں سایہ سیلے
 آئینہ ان تبوں تک آتا تو جانا

میں ہن ہاتھ ویکہ کی رخ تمبہ
 جتنے کہے شرب طلب کے شہ
 وہی چند چشم تماشا طلب ہے
 چھوٹا ہی ماوہ بڑا ہی دہ
 افطار کو ملی کر ہی تازہ طلب ہے
 دنیا کن کو پرہ و امان شہ
 پہچانے میں وادو غربت میں ہے
 کیا کیا مری جوتھری ویں میں ہے
 جاگیر میں ختن تاحلب ہے
 ایسا ہونے کے کوئی احت طلب ہے
 کرنا خدا جو حاکم شہ طلب ہے

کھانا ہوں سیرِ سروی قائل کی جوتھری
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

کھانا ہوں سیرِ سروی قائل کی جوتھری
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

۳۱

کھانا ہوں سیرِ سروی قائل کی جوتھری
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

کھانا ہوں سیرِ سروی قائل کی جوتھری
 کلک و زبان ہاتھ میں تیغ و زبان

بدریا بس
چشم جهان دیگر در
بکس ایامی بی نام و نشان
بچون ده مجرزی جان
زنگ گل پنهان رنگ بونظر آید
ایسی اعضا بنوعی
استین کسان هر بازو نشانی
کیا مقابل بار و سنگی گاه نو

۲۲۲

سیمینگر دون میں شل موزن لایا ہے
 گنگائی اور کبوتر چھ چھ بی بی
 نندیر پیر نہیں جی آتو نظر لایا ہے
 نمری جی جی اور لایا اس قدر گنگی
 بھین برگی کل شل موزن لایا ہے
 کسین نہرو کسین موزن لایا ہے
 شکران خنکار لایا ہے

[illegible]

آئینہ کی طرح سے من و موافق
 جب ترا آئینہ را از نظر آریا
 اس قدر ناز و انوار آریا
 طوفان گردن حلقہ کسب نظر آریا
 کبریا کبریا کبریا کبریا
 کبریا کبریا کبریا کبریا
 کبریا کبریا کبریا کبریا
 کبریا کبریا کبریا کبریا

اس قدر سبب عجب آریا
 ہائیں دیدہ آمو نظر آریا
 عاشق گلنگ بر یکجا جو خیال
 عشق و دوستی من و موافق
 نیا جو بیکارین کا جو چشم جان خیال

۳۳۳

سو گیا تو خواب میں آمو نظر آریا
 بڑی گھوٹ پر تو پیا بار و کار
 آئینہ معشوق جبار و نظر آریا
 مر گیا ہنادیکہ کہ کس چشم و محبت آریا
 فریاد گنبد آمو نظر آریا
 رویا میں اشک و غم آریا

<p>کہا جو مینی کہے سیر سارہ ہی ہوو بجا ہنیشہ مسخر کی حرص جری مین من کوئی مار کا تو و اصف خان کہ میں سب کا رنجیم اوچی چشتا لڑاویا یہ سینوں کی تیری جھوٹے ہمارے بزم میں سویا اگر تیب تو کیا حرام مادہ ہو غنیمت حلال آراہ جہان تہ آگ ہو می سرد سیر نموی ملک سی آگہار سیاہ خاتمین تری مریض کے شاید گئی قدم سر کوہ</p>	<p>تو ہنکے بوسہ تیری اینت خواب میرا کہ لطف سبز گل نوز ماہ تاب میں تری کتاب میں یہ میر کتاب میں بخت تیر تیرتہ مری حیات میں ہے کہ دست ماہ گرسان آفتاب میں کہ سسک ہے ہمارا عجب کہن خواب میرا یہ سلسلہ نہیں معلوم کس کتاب میں بچی بھی سو بار آنسحاب میں ہے غضب میں ہو پڑ چاہد عذاب میرا کہ شل غن رگ سنگ اضطرار میں ہے</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>کیا ہی جب کہ مجھ مادہ خوار کو مہمان اسیر خیر امان کس عذاب میں ہے</p>	<p>یہ حال اپنا خوشی سی نہ بایں زبان مہن میں کہ مردہ کوئی فراموش</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------

اک چھ سکا کافی میں جو فقر کو دوان ہر و زام
 عاشق ہوا میں دہم زکا و نسا
 دوسری سبب عجب آریا
 دفن طواف ہائیں کس کو نظر آریا
 سنا ہنیشہ جبار و کار
 رویا میں اشک و غم آریا

عفتا طرے پیدائو من ہم عشق دوام سدا
 مغان باغ کو نبار کی ہو پیرن نام سدا
 حادہ مرہا غیر سدا نام سدا
 موزن کل طبع ہون بہ جانین ہارن

دیکھا جب طبع کا وہ جزو چشم
 تھے اگرچہ نفس کا نام سدا
 بنو غیاث حسین نام سدا
 درکار و زبان نہیں اس کے
 چشم باد کو کہہ دے وہیں ہر جہند
 حادہ سینہ پہ چاہا حرام کسے
 وہ لون ہر کویدہ دل میں کان بد

رنگ آمیہ حیرت مر کسار میں ہے وہ مست ہوں کہ زبان شیر خوار ہے نہ کوئی رنہ در پچہ مر مزار میں ہے اوٹے زمین سے یہ طاعت نہیں میں ہے کلون کو گرہ میل ہنسے بہار میں ہے کہ حبیب کے ابرو میں جو بار میں ہے غوال میں آگی کی قتل میں ہے سواد ہند نصار کی اختیار میں ہے ہر ایک طرح مرجیت اس میں ہے جہاں ایک میں کھلف وہاں میں ہے فقیر کہتے ہیں مردہ کوئی نہیں ہے کہ آفتاب ہر اک برج کو کنا میں ہے سحری شام حسین چشم و زہا میں ہے	گمہ کی تاب کہان مجھ کو نرم ہا میں ہے بیک کے ہے نہ ہوں جام چشم سانی کو کہ ہر آبی نگہ میں نہ سیران میں ہے کیا یہ خاک کا پوندنا تو اس نے ہمارے بچ کو کب بچ جاتا حسین ہر بیک کی جانی گلشن میں لالہ گل ہزار ذوق لیلیٰ گری شہر عشق مہار تمہیں دیکھا جو سر سبز ہم بدی ہا ماری بوسہ کی شہر بار میں ہمارا آہ کو سن سید کو منہ نہ لگا بچل گھر کا جو در بند کر کے مٹا یہ کسی سچ کی لالہ زار کو دوش بڑی باخوب نظر آتی ہیں جستا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۳۳
 ایک کچھ جادو ہر کس
 کہ باغ غفلت نہا کر کچھ
 جانب نہیں کیا میں اس کے
 سر زانو رفت چہل میں کو
 غبار سخی ل شہرین کو
 شہر خوش و غول میں کو
 شہر طبع شان کمر ل میں کو
 شہر سوار قضا کی شہر میں کو
 شہر سوار قضا کی شہر میں کو
 شہر سوار قضا کی شہر میں کو

شہر سوار قضا کی شہر میں کو
 شہر سوار قضا کی شہر میں کو
 شہر سوار قضا کی شہر میں کو
 شہر سوار قضا کی شہر میں کو

گلستان را جان من
 زینک غمت من و دل من ازین
 زینک غمت من و دل من ازین
 زینک غمت من و دل من ازین

و در نیمه سوزی عدد کابین برابر
 عصا جو دانه سی گشتا روز زهره

کسان جسم طاعت که سانه روح کاو
 بنین سیکه و میر سیم جو که سوارین

کرمه دم گلب و سکو شاعر کیم رخ جهان کی گشتا شاکر کیم محبت من جاتا هون جو ابرو من چمن مقبل نظر آتا جگر جان من طیان پہلو من لستہ شوق من ہمارے پیمان یقین طبع کلور دل سوزان ہمارے پیمان گنج نام من طبعی کیا آئینہ من سوس طبع من برستہ جو یانی یاد من و کی من	غلط یہ کہ او کی مصحف قلم من کوئی خوش شید کو ہی انکے ہر روز کیم تو سکر غیر استہا سوس ہی کیم سچتا ہوں چلو گری اگر غلط کیم کوئی بیدار طائر نام من کیم شگون یک آتا نظر شانہ پیکر کہا سب شب یک من کیم کوئی نامہ من اسکو ہر یک کیم چکی ہی جو سبکی و دل و فنا کیم
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرنہ و شاعر کر کا آتہ جان من
 اب جفا و سہارا دل من
 رانگی و سبک من
 مرنہ و شاعر کر کا آتہ جان من

۲۳۵

غیب اوقات مرگ من غی من
 خاک گلزار من ہون اور من
 سوس ہی جو سبک من غی من
 رات کیا لاکہ بوس لکی من

کوئی غم من غلامی من
 رات یہ بھی غم من
 کوئی غم من غلامی من
 رات یہ بھی غم من

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 اور میں نے تجھے پہچان لیا ہے اور میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 اور میں نے تجھے پہچان لیا ہے اور میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 اور میں نے تجھے پہچان لیا ہے اور میں نے تجھے پہچان لیا ہے

<p>نہ کہہ کر جو کچھ پاشل سنجہ آبدار کہل گیا میرا چوٹی سے تو چھکا اور نہ گر پڑا سری و پوچھ غیش آباخلو کہ ہر کے آواز آواز میں سکے ہنہن خط بنا کر آئینہ کی طرح آئے جل ہا ہون بھر میں بیٹ کہا اب جہا باغ جنت قید خانہ فراق یار میر زلف تم کہو تو تو کوسہ دل منور اتوں کے گتہ کرت ہے اپنی باہن زلف میں جو گر گیا دل جاہوی کر کہنے کہتی گم وہاں بار کو غشا کہا خوشہ انور کو می عقد چوچین عکس رخ ان اور سکی سی پینہ پینہ</p>	<p>گھڑی گھڑی کو سپر منی شہ پر سانس نہ گنت غالی کچھ جہ پر تہہ تہہ کان میں شاید کچھ گھر شش کے ضرور اسو گھر ہو گئی وہ صفا عاشق کی گھر آسمان صندل کا جھون پور چشم علان طوطی ہر کچھ کال ہر شام ہو جاوے موزوں علی موزوں کفن چوہنی پٹا رنگے انور رات سے چنے میں چٹے ہی نر بات کچھ ہتی ان سخن سائون کچھ سافیاستی میں بکھو جو بکھو تختہ بلور پر تہج ہی بلور کے</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۴۴

گوں پہنیں وہاں تہا
 کچھ بول کر خفا نہ گار
 ہا جو برکت تو آواز نہ یار
 ہستی ہستی وہ گل یا جو قندو
 تو غل یا قندو گلین میرا
 کیا ان بخت خلیس یا غلو
 ہا جو دینے کے ہا جو دینے کے

دق نہ کیا کی بار بار
 ہا جو دینے کے ہا جو دینے کے
 ہا جو دینے کے ہا جو دینے کے
 ہا جو دینے کے ہا جو دینے کے

ایسا ہوا کہ ہم غم فرشتے بن گئے
 ہمیں زندگانی غم و غنا کی کاویں
 اس کا نام ہے غم و غنا کی کاویں
 اس کا نام ہے غم و غنا کی کاویں

ہو گیا ہوں الفت حسن زبان میں	ہاتھ میں میری کشتی جو ب نخل
سے کہ وہ کہلائی کہ قدر توں سیر	دل میں تار کہ گزرتی توں

باغ خان یا خورشید ادا ہے بعد قنایہ الفت مرغان پر ہے مود ہر اک جلا کا مرا جسم ہے کہنے اوی ہلال جو ابرو کی گز سیر غبار کو قد آدم اور اسیم مردار کے نیست مینای و ن پرست صحرابین جاتے ہیں جب گرد باد لوگ مود ارتعاب رو پر تنم کی سنے مکتوب لکھی مایہ کا آئینہ نامہ بر دل و دوت تار ناوک مرغان بایر	جو گل ہے اس چمن میں ہمیشہ بہار نخل مرزا ہے حشمت خدایا ہے تودہ ہزار تیر کا مشت عباد ہے جو دل کہ صاف ہے گہرا آبدار ہے آگے وہ مینوار تھا اب شہسوار ہے جسکو طلب اسکی وہ مردار خوار ہے قسمت کچھ میں یہ سارا اعتبار ہے کوڑی کا پیش نخر مرغان گنار ہے گویا یہ بولکل وہ نسیم بہار ہے قدرت خدا کی تیر کا عشق نگار ہے
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پستے ہی ایلان کا دریا گئی
 مانند فطرہ اگر کسی زمین بہ گئی
 سامان تازیانہ زکریا کی ہو گئی
 جس بن چمن میں اب کی ہو گئی
 کیا جواب پر اس کی خط بہ گئی

۴۳۸

قسمت کا جو کہا ہوا کیا اعتبار ہے
 یا دوست فطرت و دیار ہے
 یا کہ جو کہتی ہے بے زبان شکر ہے
 یا کہ جو کہتی ہے بے زبان شکر ہے

کہہ دوں ان کی خبر کی کیا اعتبار ہے
 کہہ دوں ان کی خبر کی کیا اعتبار ہے
 کہہ دوں ان کی خبر کی کیا اعتبار ہے
 کہہ دوں ان کی خبر کی کیا اعتبار ہے

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 جس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

۷۳۹

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

جب یہ کہتا ہوں جن روبرو ہوا گویا ہمارے ہر تار ہر تار کا ہر تار کیا آوار ہر ستے تھے بعد مرگ خدا شہر ہم خاک و گنے او نہیں تک ہوا آگ نہیں کہلی ہو ہر تار کچھ چہرہ جہان میں کچھ اختیار ہر جن طرف گردش لیا ہوا مرنی کی بعد اب وہ چلے مراد بچے یہ ہم کہ ترک کوی نیزہ دار کہتے ہیں جو مرگ وہ میرا دار شمشیر مار بیج منیم ہر دار بی اختیار یونہی تھیں اختیار	غصہ تر کہے نہیں جہاں ہر رنجہ کئی یہ دلو کی پر دین ہے پانی ہی ناکتا نہیں مجھ کو مل و شہین رست میں یہاں گنوں ہٹو کر کھائی چھتے ہیں تھوڑے قبر لو ہر کس کے پہلے دلی دسی کہلو ہر اوٹھا جو ایک اپنہ اوٹھا دوسرا ہر کس کے پہلے دلی دسی کہلو ہر تہا رنگی میں ہر اقبال سکھام چشم من میں سر کا ذباہ و کھکر دنیا میں زندگی ہی مر اضطراب نہ توئی گل کہانی ہر کیا دم غا بولی جواور کے کٹو کیا اضطراب کا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے
 اس کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں ہے

درختستان با هم رسد و درختان را درختان
 از خانه ذل است و الله کار
 او در هر وقت بود و او در هر وقت
 خدا جاننا ای کاش که در هر وقت
 ز دل کنایه بود و در هر وقت
 میار که میار که میار که میار
 بیایم جهان این دوزخ را

اینی نظر من گنج شهیدان سی کم نهین
 گشت نهین ای اسیر جوینده امارت

جگای گردنی کو خال کایا می دوزخ حبس هم از کفر فاصل کوی بوی تو کیا بوی کوی و بویا کوی آنا نه آه کہا کیا اون فاصل جانی او نهین طافن من حبس سلمان نگار سزا و کفر جو در کپها جام خندان خدا سمجی من بکوبت نظر جیش کل کی و سکر جو خود سمجها بود اسیر	کعبه چشم بخت رسد کعبه تماش من دنیا ستم طلب کرا و کی پیسے آمدن او اگ اسس خوشی کعبه حار او طلب تباہ کعبه هو خجق کسان یا لبه زمین پر کعبه پر تو کعبه جانی کعبه نه میرا کعبه کعبه عدم کعبه کعبه سمجها اسعد زوانه کعبه
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تو اس من کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه

۳۳

خانی کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه

کعبه کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه
 کعبه کعبه کعبه

بہارِ ناز و نغمہ کی بارگاہِ گلشن
 بہارِ ناز و نغمہ کی بارگاہِ گلشن
 بہارِ ناز و نغمہ کی بارگاہِ گلشن
 بہارِ ناز و نغمہ کی بارگاہِ گلشن

زمین گیر استعد رکھو کیا ہی تو اتنی	کہ ہر نقش قدم کو حلقہ زنجیر بنا دیجے
اشارہ چشم بان کی دل نشیں چٹائی	زبان کنکیا کو می جھیسو سونے
شکار طائر مقصود کیلا مہیرا کر مین	دعا سنے جو بخلی اسکو تیر حیا

نہیں شاہ کو ہی مضمون سیر اندوہ و ماتم
 سنائیں جو کچھ ہم اپنے غزل دہ مریاں

بہارِ گل و کوں کا سو سو با	ہم اپنے سر پہ کئی کو نازیر یا بھیجی
ہوئی جو سو تیر اور سو کھدر بلا	ہمارے دین کا سا کھم زلا بھیجی
اگر زندہ نہیں وہ نام تو زندہ ہے	سکندر آگنیہ کو چہ نہ آب بقا بھیجی
پہنایا مفت دل نے کر کی انجمن	سازا اسد کچھ تو آدے اچھا برا بھیجی
سر سر خار صحر اکو کیا پامال حشمت	جو کفش آبد پہنے تو دشمن بریا بھیجی
نہیں غمخوار مہمان خانہ آفاق مین	دو عالم کا جو شمع کہا سیکو یا ایشیا بھیجی
روانہ مین عدم کو قافلی فانی کے گوی	سنی چکی جو بس کے تو آواز ویرا بھیجی
وہ عاشق ہے چلی وین کا بو خط تخی	وہ یکیش صاف ناظرین جو پلک پر کا بھیجی

سوئی علق قرآن کی بارگاہِ گلشن
 سوئی علق قرآن کی بارگاہِ گلشن
 سوئی علق قرآن کی بارگاہِ گلشن
 سوئی علق قرآن کی بارگاہِ گلشن

۴۴۱
 وہ عالم کا ہر تون ہمارا
 صدیوں کا ہر تون ہمارا
 فضلت خدا کا ہر تون ہمارا
 نیکوئی کا ہر تون ہمارا
 خدا کو ہے سطور وحدت ہمارا
 نظرائی کے ہر تون ہمارا

کہ جو بخت ہے اس پر گنکار پر
 کہ جو بخت ہے اس پر گنکار پر
 کہ جو بخت ہے اس پر گنکار پر
 کہ جو بخت ہے اس پر گنکار پر

ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر
 ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر

سعادتمند کا نصیب کیا ہے علاوہ پیادہ کی صورت فرط غمی دل و انا دکھائی ہے جلد بدن کی کیفیت غمی میں فقر میں دولت ہر کار و بکار عجب آفاق میں جہاں گناہ توں اوچھلے جہاں جہاں گناہ توں جو پڑے شعر و صفت یہ ہیں بھلا تو ان رکھڑوشتی کہ بعد از گناہ	سر شاہ و گدا میں فرق کیا ملے گا پھر بنائیں جو ہمیں جس قسم سے کہ رنگین ہے خاتم و بن کی دست و پا کیا کشتہ اگر سپاہ کو کیا بھی ہوا تو زور و حاسد و طلسم کے مگر تو کو تیرے حشر اب دعا ہے تو کہتے ہیں یہ مضمون تیج کا میرا جو آج چکی پیری میں ہے تو کیا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر
 ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر

۴۴۴

اسیر او جو اپنی چشم بنیا خوش شست میں شفق کو خون یا شمعے ملک کو آہل شمعے	کس سنگدل نے تیج گم آباد کر کے خواہشیں ایک خلق کو پستان کر کے غفلت کہوں میں کس سے شجر ہار کے
----------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر
 ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر

ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر
 ہوا چاکی بگڑی پر دین کی پیر
 خاکی پر دین کی پیر دین کی پیر

بہارِ حیات و صفا و نظائر و کلمات
 در بیانِ حقایق و معانی و اشارات
 و کلمات و جملات و عبارات و اقوال
 و کلمات و جملات و عبارات و اقوال

اگر از غایتِ حقیقت و حقیقت
 و حقیقت و حقیقت و حقیقت
 و حقیقت و حقیقت و حقیقت
 و حقیقت و حقیقت و حقیقت

۴۴۳

بایستد گفت و بشارت که اینا شکر
 و بشارت و بشارت و بشارت
 و بشارت و بشارت و بشارت
 و بشارت و بشارت و بشارت

<p>قصه شکار و لعل آئینه و کعبه تکیه با جهان میں ایشیا کی تہ ہمارے جسم روح کی ہست سی سطح شیریں ہست ہا ابرو کا بارہ پر کیا ہم خود و ہوب و ادوشت میں کئی تاثیر گرہ سی مرکز رک ہی آتے وہ زم زم لہون میں سیہ ایک ہی صلیو و ام ہمین شد کر رہا امی لکھال ابلق امام شوح ہے جنت نصیب ہا گنہ کار کون ہے کوئی ہن شاغ مرغ خوشای نیلنا میں کیا کہ پوٹ پوٹ کے وہی ہن کینہ کو موثر و ہم آغوشی ہن</p>	<p>صبا و کوثر و سی ٹی شکار کے جو وضع ناگوار ہو اختیار کے رہو اسی نمود ہے جیسے سوار کے کہ کہ لی ہے نوک او کی مڑھ چکر کے چہرے ملی ہے شہر سایہ دار کے جلد بدن ہے جلد کتاب بجا کے چکی اگر بنے مری سنگ مرار کے گزار میں قریب ہے آمد بجا کے جسے ندی گایہ کہے پیر سوار کے آنکھوں سے حور بگل سے قرار کے بدلی ہے کیا ہوا چمن و فرار کے سوہ زبان اگر نظر آتے ہے خار کے دلو ہن ہن کتاب غدا و فگار کے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہارِ حیات و صفا و نظائر و کلمات
 در بیانِ حقایق و معانی و اشارات
 و کلمات و جملات و عبارات و اقوال
 و کلمات و جملات و عبارات و اقوال

کہین عدالت چو بدین آید
 بیاد بیخ فضا چو کجای
 تیر ز جانی کانی کمال چو بدین
 کوی چو بدین کوی کجای

اہل جنت سے تپ پوری کت تپ ایک قطرہ جام گردون میں چہ ہنوز رہو چکے وہ دست پامہند لگا کجای اہل حکمت کی طرح یارب مجھے مجرم خضر کی ناحق اسحر آجست یقین تلاش مست عرفان ہوں سب سے بجا چشم	بنیں سے کھنچ کر کو سکون رکھنا ساقیا کس کو یہ جام ایشون رکاز اشکبار می چکے اچھی چشم خون کار عقل کو کو چکے چلو جنون رکاز شوق دل موجود کیا رہنمون کار سجدہ گاہ زامان نہ گوان درکار
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شہ دنیا مبارک ہو کمینون کو اسیر کب مجھے افتادہ گردون وین درکار

گل نہ مر جہا تین گیل گیان دور بڑھ چل اسی پا جنون شہ جنون میں دست فضا دین ہاتھ نہ کمینون پر تاب سے پہنچے کا نہیں پوئل حال غربت میں کہ ہوں اہل طعن کس	باغ حنبت تو نہیں مگر خزان دور منزلون قافلہ رنگ وان دور نشتر غم سی ہے گر جان دور درجیاں کا قمر لاکت ان دور وہ یکم دور رہے ہر مکان دور
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیان نہ آؤنیہ خانہ کجای
 جہاں گئے اوسط کجای
 کون میں شتی جہا کجای
 خوان خشک کجای
 ہوا جنون کجای

۳۴۵

کہ وہ تو وہی گیل گیان دور
 کہ وہ تو وہی گیل گیان دور
 کہ وہ تو وہی گیل گیان دور
 کہ وہ تو وہی گیل گیان دور

طلب کی لکھی فضا کجای
 در کیم اشک کجای
 جو جگہ کجای
 کجای کجای

این فاضل از هر چه در
دست می آید به هر چه
قدیر و وسیع تر از این
نیاید و اینست که ایام
سنگین فاضل است

[illegible]

و لے اپنے نہیں دے جو سبھی اسیر
ہم ہی ایک لکلی کرا یہ کامکان دور سے

منافقہ ہی جس سنگ ہے مٹا دے	نکینہ ہاتھ اب بالائے خویش ہے
تناول کے خون پہوئی سامانِ حرم	شکست شیشہ دل میں جدِ اطلال ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حق خبر و حکایت آن که در
 دنیا و آخرت است و هر که
 بخواهد بداند که این
 کتاب را چه قدر
 مفید است و چه قدر
 لازم است که آن را
 بخواند و بفهمد

تری عشق مژده من خیر بود لادیدم چه کاما که کون یوسف اوین زنگار نهین محرم شمس و صبح هم بعد مرگ کس رسیده نهین تار یکا دل فشان آتیه خیر کریشا آید و اب صحر مین نگر جهان مین بکسی ناک کور عیا آهسته چلنا خواجا دلازد و مین جو سوتی مین ندان مین بر گری مین کرون مین انتظام کشور ترک کد ای گیشا مین اگر خند و ندان امان چایا اگر عسک حوس پریشا زما مین نهین دشمن کا گیشا اهل عصمت هزارون دوست جانی مین کین خیر جان	تری بر کی غم مین آت یک شکیان هارا کون فکر سبب خوش رستم چیلنج کور مین و غم باد هم لوم جهان مین نام و شش خور چیلنج کور که جس مین آه و شست ناک نزل دور جبه کور مین بی سنجی که اعظم پریشان خاطر گیشا مزاج لطف بر هم هارا خواب است آهوی لاک کارم وایا ترک شاکه کد بر اسیم اوسم سهر بر رگ کل مباره و ندان شمس که و شست بن کی سبب کد خیر مین که خا و شست شیطان کل امان مین کور یا بی تری حاد مین مین آدم
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تکرار اسرار
 فنا و عیش مین
 شمشیر و محبت
 جبه و شمشیر

۴۴۴

و هر که بخواهد بداند
 که این کتاب را چه قدر
 مفید است و چه قدر
 لازم است که آن را
 بخواند و بفهمد

و هر که بخواهد بداند
 که این کتاب را چه قدر
 مفید است و چه قدر
 لازم است که آن را
 بخواند و بفهمد

[illegible]

سیکڑوں پر سوار ہو کر
 نائی کی لکڑیوں پر سوار ہو کر
 رخصتان میں سوار ہو کر
 لکڑیوں پر سوار ہو کر
 سیکڑوں پر سوار ہو کر
 نائی کی لکڑیوں پر سوار ہو کر
 رخصتان میں سوار ہو کر
 لکڑیوں پر سوار ہو کر

جہک کی نسیم مجھے موت کا گل ستر قدم تیغ تماقل کرتے آتش حرص کو سینی میں اگر گل کرتی سو تپتپہول جو مرغان حرم غل کرتی گل کو لازم تھا کہ ہم قاضیوں کرتے کاش اس کاہ کو بہی کو تھل کرتے سائے زنجیر کی زندان میں ہم غل کرتے	ہون تو یوں نہ بریر جو مرغان پر اپنی کشت کو کوہ بارہ جلا تھوڑے مرتبہ ہو کر اسیم کو حاصل ہوتا نیا غیر کا سمنون ہو کر ہم غل کرتے نظم شعار میں جو تاجو تاجا خیا غم و اندر کے سر جو گرا می تھی ہلا بہانے کی کہانیاں قیامت سے
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جہک کی نسیم مجھے موت کا گل
 ستر قدم تیغ تماقل کرتے
 آتش حرص کو سینی میں اگر گل کرتی
 سو تپتپہول جو مرغان حرم غل کرتی
 گل کو لازم تھا کہ ہم قاضیوں کرتے
 کاش اس کاہ کو بہی کو تھل کرتے
 سائے زنجیر کی زندان میں ہم غل کرتے

۴۵۰

دیکھتے شکل وہ آئینہ میں آج جو اسیر کیوں ہیں شہ شہ تیشہ تماقل کرتے	
جہاں تپتپہول جو مرغان حرم غل کرتے صرف تیرون میں اگر تم پیل کرتے آکی کیا باغین سیر گل و فصل کرتے عقل جو تو انہیں کشتیوں میں مل کرتے	ہاتھ ہی تم جو عیاں تیر مل کرتی اپنی سینوں کو گل سنائیں نہ گل کرتی باغبان لطف و ناز بیک عاشق تہم طرف توڑ کے کہانی لگی غم کرتی

اس غم و غم میں تیرا گل کرتی
 ہون غم و غم میں تیرا گل کرتی
 ہون غم و غم میں تیرا گل کرتی
 ہون غم و غم میں تیرا گل کرتی

جہک کی نسیم مجھے موت کا گل
 ستر قدم تیغ تماقل کرتے
 آتش حرص کو سینی میں اگر گل کرتی
 سو تپتپہول جو مرغان حرم غل کرتی
 گل کو لازم تھا کہ ہم قاضیوں کرتے
 کاش اس کاہ کو بہی کو تھل کرتے
 سائے زنجیر کی زندان میں ہم غل کرتے

چرخ سحر و جادو
 در این عالم است
 که هر کس را که
 بخواهد بداند
 این کتاب را
 بخواند

این کتاب
 در بیان
 اسرار
 و معجزات
 است

۲۵۱

کتب فکری
 و علمی
 در این
 کتاب
 آمده است

<p> طوف گردن جز ترا حلقه کاکل کج تم و دمازک بود جویبار هر گل کشته استی تکلیف تو یاران هر گل کشته ساقیا فصل بهار میں مرا فل کشته ورنه طاقت ہے کہ بسکے ہنسے گل کتنی سنا ہو کہ جو دہانت کاکل کشته جان دیتی میں فراہم جو تامل کشته سحر کو فاختہ ہر گل کو وہ بل کتنی شمع کو زرم میں اس کے جو تم گل کتنی </p>	<p> فخر نہ تو تاج سحر و ان قمری پر رک گل باؤن میں گانٹی کی طرح چٹائی غرق ہو نامرا احباب میری کتنی ہاتھ ریزوں کے اگر می کی گلابی کتنی دمی کا عشق کتنی کی جارت کتنی استخوان میریں گل نہ کتنی صفا ایسی تھی توار ہو کتنی قد و عارض کا جوشن میں کہا کی جوت جامی و اینہ ابھی جوشن عناول توتا </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p> حوص و نیانی کیا ہی سہین گشتہ اسیر در بدر کا ہے کوہر تھو تو گل کتنی </p>	<p> گشتہ معاف ہوں تکلیف سحری جا یہ اور ہے کہ سلیمان ہر اک پری جا </p>
<p> خوشا نصیب جو دیوانہ پر ہو جا پری میں فوج کی اخل جو وہ پری جا </p>	

این کتاب
 در بیان
 اسرار
 و معجزات
 است

مکان یار در بیانک ای میسر است

۴۵۲

پیر و ابویں کے باور گہری آب
خیزا دس شاخوں میں گہری آب
میں تکیہ کیا پیر و ابویں کے
سے ہر ایک کے لیے

[illegible]

سنان بسات و کھلا دیا بستان
چمن جو بر کا ہی دیا بستان
چمن جو بر کا ہی دیا بستان
چمن جو بر کا ہی دیا بستان

خدا کری و دم مرغ و سبھنے اکر
رواد وین ملاقات آخر برجا

نیگواری کثرت کہ چاہتا ہوں اسیر
خنواری بہ من کیا گری ہو جا

<p>رہشہ اعصاب میں نہیں کثرت سحر عرف چہرہ جان کی ہی شبنم سار مرگ کی بعد کہاں نہ دنیا کا خیا ہجر میں نالہ سوزان میں کیا کر ہون امی جل کی چہر خانہ زردی نہایت اک نظر ہے جو ترا حسن انجانا غش ہے آیا ہی تو محکوم جان برخ عشاق سی طلب نہیں مشکو اس دل واپر سے عشق ہو جانی میں چاہے ترک کر ہی خستہ جان کو لک</p>	<p>دست و پا کا پتی میں خوف گنہگار کم نہیں و امن گل ستر ساری گور کے سقت کو کیا کام کاکار کیا محرم میں علم او شہتے میں طیارسی ملوک و ریحیر میں تنگ پی گرفتار باتہ اوٹھتا رہی بوسہ کے خیر ارے عین غفلت میں ہے بغافل نہیں سرواز او قری کی گرفتار بان کہاں آرا کم نہیں خوشوار راہ ہو جائے ہی و شوار گراں سار</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۴۵۳

ہی بال ہونا بیان جو دم اوٹھتا
دل پر ہم پہنٹ کاکی و نہایت
خزانہ خوف کا روت و فزاد
نار عشق ہے اسد اکبر کیا عباد
دو عالم دم بکارتان

فلک سنان کا بوی جان کی زین
سکال کا بوی جان کی زین
سکال کا بوی جان کی زین
سکال کا بوی جان کی زین

بای لکن فی کسکه کدی جی غنچن
 صوت بادام پرده شک جی
 سلاوس لکان کا نظاره بین
 یان کورم لکرا لکرا لکرا
 درو با تو لکرا لکرا لکرا

کجک گلکشان کلشک جی
 دیرم منتظرین جی
 ای بل یی کجک جی
 عوہ جان، دل بین اربان
 ام سلطان اس کوثرین شک
 ای فلک نادان بین کجک جی

۴۵۶
 شبش گنم به خواب کجک جی
 شورش کجک جی
 شورش کجک جی
 شورش کجک جی

حمیدہ قدما اپنا لکے زور نا لکے گوار از زندگی کب سحر میں یا جی مقام ہیں حسرت انقلاب فانی گیارہ جیخان پہلو سہارو لکے پیالہ می کار پر تہا عیشہ ہی یا تہویر ملاو مروتہ سارک اب جی اگر سیکش کرین سر نہ موعز ای لکے پس میں دیکھو غنچ شمشوق کجک ہوا معلوم آب مینہ تیر و رو لکے جہک یا سراسر سستی میں جی یا جی لکان یار میں اجسار کو آنی نہیں تیا نہیں جیادی ہو کو شکایت قیہ جی بجای تحک کہنا خود بصورت یا کجک	جسے کہتی ہیں پیر وہ ہار جو جی مری نزدیک خون مروا بے شک جو گل آنکھوں لسنی دیکھا کجک لکے خبر کور و دیلو جلد مت مہربانی ہمیں تو محبت تیرا کجک لکے لب لیگون میں کجک شرب غولی کہ می تشنہ باطن میں اگر ظاہر جی کوئی گل ارغوانی کوی گل عطر گیارہ عیشہ ہی شک لکے تجب جی جی محبت کون کر لکے براہو تیرا الفت عیشہ لکے نفس میں بند میں جک کجک لکے کہ نہ تھی شاول شکل سر تھی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خاں کجک جی اگر لکے لکے
 کجک جی کجک جی
 کجک جی کجک جی
 کجک جی کجک جی

سر کے جان بچو بن جوین ہر ناز
 فائدہ کیا قصر سا ہر ناز
 ایک دن ہونا سنا ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز

کہ مہر نمونہ سحران ہی سر خوشی سر و جسم شہرین ککشان کاکو دل مہر محفل میں سہار جم غما کمان کب یہ ہوگا کہ تصویر کیا ہے ستم مشیہ حریہ اک شتیج طالی ہے کیا ہا اذن تباک آہ سہی کالی ہے فلک سمجھی میں سب کو فانی خوشی ہے نہین شگون حین نام توان کلائی ہے کف گمب قاتل حین سہیلی ہے گمان عالم کو مہر تہمتش فوشالی ہے کہ بی تصور را وحش شیطاعت کی ہے اگر یہ و شمل ہے تو ہونو کی الی ہے کردہ خورشید طاعت اور مہر گشتالی ہے	زرب و تون ہی رزق افروز یا تونو میں روشن بیان ہون کشتن شتیج سچتے ہیں او بقدیر ہم جو بی محبت تری بایزوت کو سنہ ہے ابلیس گلہ جو رفلک کا مرثیہ میں اسکی لایم قفس میں ہے یہ پس خاطر صفا و نہ خورشید و نجم کی پہا کر کی ہیں نیا ہو کو دیا موتیوں کا ہار قسمت کمان آسار عالم کو ہلال و بدر پڑی ہیں جلیغیش تیری بی بی یہاں تک ہم نعل مونس کی کوئی ہزاروں داغ ہاتھوں میں لکھن داغ نہ آگاہ میں میرا تو شکوہ نہین کا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چپ میں مرغان جن تصویر
 ایک دن آخر زنا ہست
 فائدہ ای موت کی تاج
 ہون وہ وحشی ہری است

کوئی جان بچو بن جوین ہر ناز
 فائدہ کیا قصر سا ہر ناز
 ایک دن ہونا سنا ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز
 ایک سنا خانہ ہر ناز

بہار کے دیو کی نوازش
 تھلک کے آج کل
 نغمہ کی دقت صد اجنبات
 کا مقدم ہوئی
 بہار جو ختم

٢٥٩

ما هر سحر است و کانی گامی در سحر است
 بعد مردن سحرهای کافور و کونستان
 جمیع سحرهای که در دنیا است
 نشین باری که در دنیا است
 معنی سحرهای کافور و کونستان
 ای زمین تار کن سحرهای کافور و کونستان
 سحرهای کافور و کونستان
 سحرهای کافور و کونستان

اسیر انبیا جان الی کثرین کرمان
مری لیوان من جو شعر، و شعرهای

واغ من جتنی ہی چشم تماشا ہو
 دیکھنے آئی تماشاخو تماشا ہو
 کچھ نہیں معلوم کھو آج وہ کیا ہو
 قطر آخر جمع ہو موتی دریا ہو
 تم نہ آئی سیکڑوں خون لٹا ہو
 ایک ٹھوکر میں ہزاروں برسات ہو
 رفتہ رفتہ شہر سحر اوشٹ رہا ہو
 ایک پہر ہزاروں چور نکلا ہو
 سات سیر ہمارے ہاں تھا اعضا ہو
 دشمن جانی احبا کے اجا ہو گئے
 رہ گئے خاموش ہم مضمون غفا ہو گئے

جبے شتاف رخ پر نوا عضا ہو
آئنے کی طرح حسنیٰ عالم مکان میں ہم
دھوئندی پہر لی کلکت دولت و سنا کو
اس قدر رویا کہ تنگونی مرغی فانی
کس سے چاہیں ہم شہاد کس سے گنجینہ
خفکان خاک او طہیٹی خرام سے
میر ہی گنہو نسبی و ان میں اسباب
سختی ایم فی توڑی ل اہل جہان
ور پر او خوش سید و کی جیٹ ہی نہا
مال و سنا ہی ہل گیا معشوق کی واسطے
شعر کہنی بیٹھے صفت و دھانگ یز

سید تهری جو عمر گذارے وہ پھر بھی کلمہ کی تائید کرتا ہے کہ جو کلمہ کی تائید کرتا ہے وہ پھر بھی کلمہ کی تائید کرتا ہے

بارگئی گم گما بیان اور کیا کروں
 کر قتل محتسب پلا کر مجھے شراب
 و دوا تہ اور سہن مجھ پر گکا
 آئینہ دیکھتا ہوں تو پڑتا نہیں اس
 شاید باطل و ہر شطیخ کی با
 روشند لون صاف کیے شست و دین
 مثل طال ہر گاہک طالب نظر
 آیا جو خاک پر وہ اسیر محن ہوا
 ہی شاد و دام کسیوی جانمیں
 طرز حرام کرتے ہی سر سیکڑوں قلم
 نسبت کیکیا اولب بخشش نہیں
 کس ہوش کے شوق میں دوری
 ہی مل می مست ال لست تیاہ کا

طاہر ہے یہ کہ پنجہ قد میں بل ہے
 خون ہے اگر حلال تو بھی حلال ہے
 قاتل ہر ایک زخم و دمان سوال ہے
 کیا لاش میں جسم مرا مثال ہے
 مسکونین پہناتا ہوں جلا اوسنی
 زندگی کو آئینہ سی ہمشہ ملا ہے
 وہ خود ناہنیں ہے جو صبا کمال ہے
 جالی ہمارے قبر کے گویا کر حلال ہے
 کچھ غم نہیں ہی دانہ اگر خال خال ہے
 متوار چل رہے ہی شہنشاہ چال ہے
 اتجاہت ہر عرف انفعال ہے
 کروں کی تگمہ پر پر کا وہ ہلال ہے
 کیا اسیرِ سرگرم دوا بکمال ہے

بار کی گمراہی کا بیان اور کیا کروں
 کرتی محنت ہے پلا کر مجھے شہر آ
 دو مائے اور ہم منجھ سوج پرگا
 آئینہ دیکھتا ہوں تو پرتا نہیں
 شاید باطل و ہر شیطانی کی بٹ
 روشندل ہوں صاف کہے شہر وین
 مثل طالع میرا کب غالب نظر
 آیا جو خاک پر وہ اسیر من ہوا
 ہی شاد و ام کیسوی جان میں دن
 طرز حرام کرتے ہی سر کیوں تلم
 نسبت کیسویا دل بجا شہر ہنر
 کس ہوش شوق میں اور ہی
 ہی ل میں مستال لست پناہ کا
 ظاہر ہے کہ بچہ قد میں لال ہے
 خون ہا اگر حلال کو بھی حلال ہے
 قاتل ہر ایک زخم و مان سوال
 کیا لاکھ میں ہم مرا مثال ہے
 سکون میں دیکھتا ہوں جلا اور ہی
 رنگی کو آئینہ سی ہیشہ لال ہے
 وہ خود غائب ہیں جو صبا کمال
 جالی ہمارے قبر کے گویا کہ حلال
 کچھ غم نہیں ہی دانہ اگر حلال
 تلوار چل رہے ہی شہر چال دھال
 انجلیات ہر عرف انصاف ہے
 کروں کی آنکھ پر پرکا ہر حال
 کیا اسیر برکرم ذوالجلال ہے

ایک سیراب کی منت ہو سب سے پہلے
 بدیہ لڑی کے بچہ بن کر
 ذکر غنوں سے پہلے
 لکھے اب سیراب کی

کسی تنگ پی کا سینہ انی محو کر ملا کر چمک کے زندون سے محبت سے بھرنا بہائی لشک تب سے لڑی خط ط کا و فادار کو سیر یاد کر کی عشق سے بھرنا	نہ تو دشمنی نہ دلوں میں سنگ سلامت تواضع سب کے لی ایسی شمع محراب ہوسے سر سبز کشت آرزو ماران او ہوا و شمع سان دوس شمع کو میر
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسیر اس عالم فائین فکر عیش حبیب محمد بن سونین گ ہم یاد بن پیدا کر وخت	
--------------------------------------------------------------------------	--

بہلاک بغیر غن ہست انسان ملک کسی کو تیری سرکاری نعام ملنا بدول ہو معتدل اعضا کو نقص نہ ملنا مین وہ ہوں بے سر و پا جس کو خط نہ ملنا گوارا شرب می کیا زائد نہیں کو ملنا صف مرغان ترسی کیوں اجڑے کو ملنا صد او یادوں کو قتل تو قطع انہی	جو ملتا تو یوں جیسی سوجھ ملنا حیلے مٹی میں خلعت نہ کام ملنا اگر سلطان ہو عمار خلوق کو ارم ملنا جواب نامہ ملی آغاز فی انجام ملنا بہرین یا تو مٹی میں سوجھ ملنا رسا حل نہ یاد شیر کو ارم ملنا نشان جاوہ مقصد یہاں کام ملنا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہ ہوسے داخل جن سے
 دین جو نشان مری سیر پہلے
 دیکھ رہا ہوں دیر دیر سے
 عجیبان کے وہاں میں ہمارے

۴۶۴

دل جو کہ کی چیز کی چیز
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

[illegible]

745

شام کو روم سے اپنے دوست کے ساتھ
صاف دل سے اس کے پاس پہنچا
ایک دن میں اس کے پاس پہنچا
یہ وہی دوست اس کے پاس پہنچا
ایک کی پہل میں پہنچا

اب کی ہے ایمین اب کی ہے ایمین اب کی ہے ایمین اب کی ہے ایمین اب کی ہے ایمین

کی یادگار سورت ہونے کی نذر سارے عالم کی خدمت میں
ایک ہی طرح کے ہونے کے لئے ہر ایک کی طرف سے
ایک ہی طرح کے ہونے کے لئے ہر ایک کی طرف سے

جہان میں جو دیکھ کر تیری نعمت ہے
اوپر ہر فکر و توجہ کا نام ملتا ہے

اسیرانِ باطل کو دوسری پا
بنی سی شکل تے ہی خدا کا نام ملتا ہے

رونی سی مراوس کل خوبی کجی	صد شکر کہ اسگون میں ہے بزرگ اثر
چچا جو خربہ قیامت کا خطر ہے	ابر کرم ای شیخ مراد اس میں ہے
دیوانہ ہوں ایسا جو گیتا بڑا	زنجیری غل کر کے کہا آگاہ ہے
دیکھا جو کر کو تو کہلا سنا یہ عقدہ	یہ مات نہیں ہے گرہ موسیٰ کمر ہے
کہا ہی فقط نام سے غصہ بوجھ	وہ دوسرے نزدیک ہمارے سفر ہے
وہی میں خبر فضل سا پان میں ہے	دلنک رہے گا جو شریعت میں ہے
آزاد ہیں اس باغین ہم سر کی تہ	کہتے ہیں جی شری پناہ ہے
اوس نگ طلای کی لکھا کرتی میں	جو بیت ہمارے وہ اک خانہ ہے
پابند ہو حرم کا اعلیٰ زور ہے	ہے دام میں نہ جو تھی مد نظر ہے
انسو جوش جھلٹ پاہی میرا	نہیں ہنس کے وہ کہتی ہیں کیوں کہ ہے

یہ انکس پیدار ہے
آیا جو خیال چشم و عارض
گلزار میں ہے بیکس
احوال وہ آج بوجھ ہے

۴۶

دل کے کہوں باغین آج
احسان دے آج کا کسوں کا
سو گندہ بچم ایک
اوس تک پہنچا کر
نیتا دل سے فاصلہ
رہی ہے رزم زبان خاند
نقص ہر جگہ ہے
نقص ہر جگہ ہے

شیراز میں ایک کبریا
چیز و کو دیکھ کر
شیراز میں ایک کبریا
چیز و کو دیکھ کر

دیر گئی کی خوشی بے خبری کی
 دیر گئی کی خوشی بے خبری کی
 دیر گئی کی خوشی بے خبری کی
 دیر گئی کی خوشی بے خبری کی

دیر گئی کی خوشی بے خبری کی
 دیر گئی کی خوشی بے خبری کی
 دیر گئی کی خوشی بے خبری کی
 دیر گئی کی خوشی بے خبری کی

رہ جامی وین لکھ جو کچھ ہی بیست بر انہیں بندن کو جو وہ ہائے رکھے کوئی دین کی کوچی قہر کم ہم آپ ہجرتی ہر بین ہر دل نکو دیا جان ہے اک نی ہر تان	انکیا کی کوئی مٹش منع لڑا ساقی لطیفی مین کو ہی رخا کا پر دیوار کا سایہ ہے جہان ہر قاتل کا ہین خوف نہ جلا و کا در انصاف کو دیکھو کہ ہمارا یہ حکم
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مستح بہن ہر مین سیر دل کا
 ہر محنت جگر مل ہے ہر انگ گہر ہے

کہتا کی رکت کھنمی کیا ہی تان تری کر ہی صنم یا نہیں خدا جانے وہ سیکے طرح رزق ہے مجھے دیکھا نہیں مین حضرت مومناں راہی و کہا با ابروی حصار یار و مرقع مجھے کو کیوں نہ یا غم نام عالم کا	بجا، او کی کر ہی جو دیناں مجھے بشر مین غیب کا معلوم کیا حال مجھے عطا کیا ہی ہن سنی مسول مجھے جلال او نکو دکھا یا کرو حال مجھے ہوئی جو شام نظر آگیا ملاں مجھے کہتے ہو اب تو اس بات کا حال مجھے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

روز ازل ہی علی ہر سہ پہر
 معنوں مین چشم بیکار دیوان ہر
 کیا کیا غزال شمع بیکار مین
 بیوقوف ہا کو کہ کر ہی چشم دل کو
 پوشیدہ ماہ صبر مین ہر مین ہر
 مثل کتب مصنفہ ہا کو کہ کر ہی چشم دل کو

ای غنم دودہ سوزناں ہر
 دلش کر دین نام جہان ہر
 جگہ ہی ہر ہر ہر ہر ہر
 رخصت ہر ہر ہر ہر ہر

بسیرت حسن و حسن
 کو چون قبولی کی دولت
 جو کس بہار یہ نہاں نہیں کیا
 میں کو کم نہیں ہی نفس نہیں
 میں خوشی کو دن جو نہیں ہم
 جگہ میں مایہ پر خوشی و جو
 گفت دولت ہو ابد و اراک

گر تیرے مجھ میں جگر تھی بلبل مرزا وال ہوا باعث کمال ہوا زانہ ماضے زمان حال بھی کیے نہیں سے عمل نہیں کمال حد آنے نہ پایا او ہمال بہشت میں کسی کو جی کا خیال سراغ گور ہوا دیدہ غزال سپند و ارجا تا عیش حال فریب دے ہی کیا کیا یہ پیراں	قدم قدم سے آتی ہر خانہ آواز کیا غریب نے صورت بد تو حیات رفتہ پہرا کھتا آج قبول ما کرے دامن تہ خور کمال حسن و مان ضعف میں کمال جہان میں بار و کر مجھ کو خلق کر یا خیال چشم کشید کیا جو صحرایں وہ ہو میں کہ طرسی وہی جہان بل بل کے دکھا تھی صورتیں دنیا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۴۶۸

اسیر دیکھنے والا ہوں و سکی ابرو کا سلام جیکے گری سپنج ہلال مجھے	موت شام شب وقت اگر آئی ہو او سکی در پر چومر قربابی ہو
--------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------

کس کا غریبی اور تیری صورت
 جام اگر لٹ گیا تو کون لڑا کہ
 جام کی کسب ساقی زنی بیا
 موت شام شب وقت اگر آئی ہو
 او سکی در پر چومر قربابی ہو

کس کا غریبی اور تیری صورت
 جام اگر لٹ گیا تو کون لڑا کہ
 جام کی کسب ساقی زنی بیا
 موت شام شب وقت اگر آئی ہو
 او سکی در پر چومر قربابی ہو

کے کربل سے اہل بیت علیہم السلام
 خست جان و دہون کے ہونے پر
 ہون چھین خنیا کی ہونے پر
 خواب غفلت ہونے پر

<p>می میں تلوار جو قاتل کی بھائی ہو بعد مردن تو مرنے کے لازم نکو مانع وصل اگر شرم ہے بیدار میر نہ کہا تھا ابرو خدا کا بل حکم کرنا کہ کرو کعبہ ابرو میں سجود وہ نہ آیا تھا اگر موت ہائی شب افزون دیا کہ مری سوسا ہر اعم گردن و سیرین تہا کہ عمری چکر اقل کل تو اسد کو سوت تہین کہدا شمع سان روہین احباب تہی خوب ہوتا اجل آتی جو مجھ نندان ویدہ غیر نہ پرتا تری رخ پرست شکر صد شکر کہ دل صفر میں رہا</p>	<p>بوسے مجز ختم کی انوری آئی ہو وہو ہم آگے مر لاش و پٹائی ہو خواب میں نے مجھے شکل دکھائی ہو اس نے کوی تلوار لکائی ہو سیر تالین جو جسم سے خدا ہی ہو اسی فلک کوئی تو امید برا ہو ورون عالم میں اگر اسکی سامی ہو بیج میں تیغ جو برتے تو صفائی ہو اسی تہو آج میں شکل دکھائی ہو سیری تہی بت کسی صحرا میں بنا ہو قیدی طوق و سلاسل کے رہائی ہو ہوش اڑنے کی جگہ خاک واری ہو ناگتی رتبہ شاہ تو کہ اسی ہو</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۶۹

بایسی بھولکھان چور بھولکھان
 آئین ہرنی فی نام طول کی بھولکھان
 روپہا ہر گاہ جو تہین بھولکھان
 چپ بھولکھان کھان بھولکھان

وصال میں اپنے
 محط پر وہ چشم جاب رہا
 کہ بعد مرگ
 کہیں نہ آیا وہ ہون
 کہیں نہ آیا وہ ہون
 کہیں نہ آیا وہ ہون

چند روز خاندان کی خبریں
 چنانچہ چاروں طرف سے
 ہوا میں گونج رہی تھی
 کہ ایک نیا سا گھر

بائیں صحنہ کے دروازے پر
 مری غار کو خطا بار
 گھر میں اس کی بچی
 گھر کے دل سیدو اور

۴۷۱

گاہ میں اپنے ہمارا فرار ہو رہا
 کمال شوق طبیعت سے اپنی تیار
 یہ ذکر کیا کہ کسی کو وار ہو رہا
 چنانچہ سب کے دل میں ایک ہی

زائل کیا ہو گئے عذر گناہ سی
 شبنم زیادہ ہی کف مار سہا
 زندان میں پس گئی مین بچے
 مضمون کہلا یہ اشہد ان الہ
 خالی نہیں جہان میں کو ہی جامع
 موتی برس کے ہین سحاب سیاہ
 تار کہ کی طرح ہے غائب کج ہی
 چارہ ہر ہر دوں کو کھان کر دیا
 دنیا میں جہو ہی گدا بادشاہ
 قاصد جو بار بار پہر آتا ہی آہ
 نصرت ہو نظارہ مردم کا یہ

سر کہ دیا جو باؤں پر اوڑھوئی صاف
 ای کل تری فران میں کل دینا
 وہ ماہ مصر میں کہ نہ کیا دیا صر
 پروردگار کی سوا دوسرا
 جو چشم تری ہی ساتھ دل و انداز
 زلفین نچوڑتا ہنہا کر وہ برف سن
 دیکھی ہی کسی گمہ نی او شوق خلی
 کیا کلفت جہان سے بچیں دم جہا
 سمجھے کا کچھ ہے مری فلاں داغ
 کرتی ہا کیا اثر مری کشتہ طالع
 سمجھ جنوں میں صیوت انسان جو

بلیا وہ ہوں کہ جان بیاہ اگر اسیر
 پانی اوں کے آپ نکلے چاہ سی

ای قحاک ہوا ہوں غبار ہو رہا
 طمس اودہ کی میں دکانی کی
 ہمارا کہ کو اپنے دار ہو رہا
 کربا دہ عالم سوار ہو رہا
 جمن میں اور اس میں ہوا رہا
 کربا دہ عالم سوار ہو رہا
 جمن میں اور اس میں ہوا رہا

خاست جان کما که از تو گویان
 جو غافل منم که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان

دستان انا که در دست تو
 کجاست جان من که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان

۴۷۵

چشم عیان طبع از نور تو
 کجاست جان من که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان

<p>نه بهان نه دمان پود والا کو کا پتا تن خورشید جو بهر کس ایچون خضر روایه مجھی غول نہیں معلوم کہ حیران پریشان ہی طرے خدمت کے کہ وہ کجگو بھی و رول انساؤں دی کسی سے بیکر آگ میں کو و طرون کہی تو پائین عشق جس میں نظر آیا ہو سکی یہ شمع غبت ہوئی لا کھفت بھر راہی کی سب جو مجھے قدنا شانہ گیسوی جو ابھارتو یہ بعد</p>	<p>کون شہار بڑہ کر می یو آ و گیارہی یہ کر سری سہ خا کام آجی سہ ہا ہی پکا مینی صحبت آئینہ ہی لبط اوسی کا کہیں قلعہ کھلی آئینہ دکھلا داستان نہ اوسی شوق کوستا کہے باہر من نہیں آیکی فرما ون کو حرا ہی رزی رات کو پو آ فرش مہتاب نہ او شہار و برا سر سہ شمع کل کہے سہ خانی دست مشاطہ کیا اوسی قلم شہ</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>شمع روشن ہے مرا خاندہ شہزنگ اسیر گرو پروا پری منہ من رہا ہن پروا ہی</p>

دور کما کہ از تو گویان
 جو غافل منم که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان
 کجاست جان من که بی تو ای جان

جلدن سی ہجرت
پہلی کتب الثقات اس کے
جامعین باغ خلد کو لکھیں
راہ صوم و صلات اس کے
بشرین کا ذکر کرنی ہیں

میرا سخن اس پر بہت مصلحت ہے

کیا چاہتے ہیں بڑا صبر ہے
 آلودہ عین اوہ چہرہ شراب
 حاصل صفا قلب ہے ہمو شراب
 ظاہر اگر ہو ورنہ روشن آفتاب
 کہ یک لکھ ہیں مرغل نشت تنگ نظر
 امید کیا خرچ کی ملک خراب ہے
 گل آب آتے ہر پیش آفتاب ہے
 آیا ہما ہا تب ہیں نور آفتاب
 منہ بہرین آفتاب آفتاب
 مرحدون میں تو چھوٹا فتنہ

بنا که اینهاست ایستادن
ساده و قیامین کیلانی
موت ایستادن ایستادن
محرم بر غروب بین ایستادن
شب بیمار است ایستادن
ایک بهشتی

[illegible]

مغربی عالم کی طرف سے لکھی گئی ہے۔
 اس کتاب کی تالیف کا مقصد ہے
 کہ لوگوں کو حق و باطل کی پہچان
 سکھائے اور ان کو سچے
 عقیدے پر لے آئے۔

جو باتوں میں جو کچھ
 مذکور ہے اس میں
 جو کچھ حق ہے اس کو
 قبول کرنا چاہیے۔

۴۷۹

عقیدہ مذہبی کا
 جو کچھ حق ہے اس کو
 قبول کرنا چاہیے۔

اتنی جلد ہی وقت سیحائی
 مشکنا فہی جو مقرر ہوئی
 شک کے چور کو اندیشہ رسوا
 ویدہ غول پرانے شیشی
 کیا قیامت کا منہ تری لکڑی
 نر لون سے مری یعنی کو اجل آئی
 سایہ مال ہا آفت بالائی
 رنح جس شے ہو سرور ہی
 خط کو سب دن ہو مچھا
 پروا حوصلہ نہ کر کہ آرا ہی
 کہ ابھی باہر امید سیحائی
 لا کہ تصویر میں ہون عالم شہائی
 چشم خفاش کو شب بر منہ بنائی

مرہا ہون میں ہنسا غم ہے
 آج زندان میں کین کت بولی
 بوسہ چور سیحائی نفک سودا
 شکل وحشت یہ غم جہر فی کھلا
 در فر دوس کہا حور کا چہر دیکھا
 گو کہ ہے بچوں میں تو مرت سی
 جو ہوشا مصیبت میں گرفتار ہوا
 شال زوار کو محتاج کو کیلی بھی
 کوئی مانع نہیں ہے شکر ہی جو جہا
 منع پیرنی جہا یا بھی کوئی نہ
 غمے مارا مجھے بردن میں خانہ کو
 صحبت مرو محبس میں کہا دوا
 جو کہی ہن ہن ہن تیر بخت پسند

عقیدہ مذہبی کا جو کچھ حق ہے اس کو قبول کرنا چاہیے۔

۸۰ م
ماضی ماہ و سالیہ
سندہ اکبر کا کردار
احضاد کا اثری
لاہور کا غضب
کے لگ گیا دو ہائی
کے جاسپین
کے تقدیر آزار
کے

دور او سکا ستارہ آسمان کی ہے
صاف سن لیتے ہیں جیسی کے آواز
ہی خدا کے نام جاننا دن میں آواز
دور ہے چاہے نحمدان یا یہ کہہ سکتے ہو
وکیہ امی اما مذوہ گرد آتی ہی نظر
سہل ہے قطع منہ شوق جہر اگر
جابر مقبول کو مذی میرا روبرو جمیم
اتوجہ ہوا می دل لالہ اکبر

چاہے تقدیر آرمای ہے
 چاہے گیسوین باغچوں
 چاہے کھجورین ربانیاں
 چاہے رشتہ زریں کپڑا
 چاہے حور باغی سہا
 چاہے جلیب کپڑا

ہر دم ادب سے آواز آئے ہیں
 کہ ہر طبیعت کے لئے ایک کلمہ ہے
 مولیٰ ہر کلمہ کو جان لے کر
 کہ ہر کلمہ کو جان لے کر

چوک جاتا وہ اگر خوشنما دور ہے پر رہا کا موند میں گونجتا دانا ہے ہے تم کیا دور ہو سارا زانا دور ہے عقل انسان خدا کا خانا دور ہے صوت عطا ہمارا تشنما دور ہے کون کہتا ہی دل کا پتا دور ہے مایہ کی نبد و کاہنچی انا دور ہے پانی نزدیک ہی ہسی سرانا دور ہے کون کہتا ملک شایا دور ہے آدمیت مجھے حو انا دور ہے	بہاگ و سیا کہ مریہ حرا ہے سجا سی کے حسی نازان ہو عکس کہا تسک سے تفریح کو کب ہی پناہ ہے بی ہر تند نشین اہل ہر درختا فیض تنہائی سی کہتا گویا طوف کعبہ ہوا اگر منظور گردن کہتا دیکھی ہو کس طرح و شہا کی حصول پان چہ کی ہی حد ہو غفلت بے دردن ہو تک و گی اسی آہ ہے پائیک آہنیں دے ہو در جہاں ہوتے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر دم ادب سے آواز آئے ہیں
 کہ ہر طبیعت کے لئے ایک کلمہ ہے
 مولیٰ ہر کلمہ کو جان لے کر
 کہ ہر کلمہ کو جان لے کر

۲۸۲
 ہر دم ادب سے آواز آئے ہیں
 کہ ہر طبیعت کے لئے ایک کلمہ ہے
 مولیٰ ہر کلمہ کو جان لے کر
 کہ ہر کلمہ کو جان لے کر

دہر میں کب ہو طہو مہد ہادی اسیر دیکھئے نزدیک ہاود زمانا دور ہے	ہین گزیران جطرح خیم سحر کی کو بہاگتی مین داغ میری ہم کاوڑ ہے
-------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------

ہر دم ادب سے آواز آئے ہیں
 کہ ہر طبیعت کے لئے ایک کلمہ ہے
 مولیٰ ہر کلمہ کو جان لے کر
 کہ ہر کلمہ کو جان لے کر

ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ

روح زہور ہے بر فیض بن پرور کس قدر دینا ہو کی اہل کونک ہوں سید سختی حقی اب کا مہین بھرتا شا کو رنگ بوی سے ہنس خال ابرو و دونوں فانی میں لکھ عیب صلیحت کا منہ سے ہنسن ہوں میں دیوانہ کسی کے چہر نور کا نرگس محمور کا بوسہ عنایت ہے بہر گئی زخم حکو دیکھی جزبہ کیا سجت ہے چکی پڑا جب تو حسار یار کوئی شئی بیکار می سا نہیں بزر تا ابد صالحینوں سے جہان میں مژدہ سے بھی آج تیرا جہان	کان کچی ہنسن کم رنگ نخل طور سیکے سپو کو نظر آتی ہی دیو دور شام ہونیک خوشی پوچھی مہر دور باغبان چہر کا و کر خون سر صور کار گری پاس سے توار گولی دور کب مٹی طلیعت حروف سوہ النور کہہ دو اگر کون سے کہ لاشیں لگے چور کیا چپا تہو میں کھلا کی سانہ دور کم ہنسی کو یا سپید مرسم کا فور شمع مینا ہو گئی روشن حریح طور لنگ سی حاصل شیشہ اور اکور دخت رزسی میکہ آبا جو جوت شہد ملتا جہان کو خانہ زبور
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ

۴۸۳

ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ

ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ
 ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ ہر طرح سے جاننا کہ

بگویم گل سے زلفی کی کہ یہ عواہر جیسا
 مال کاری و دوزخ میں کون سی راہ
 عین کو دینی غیبت سے بابت ایسی
 اوہنیں تو کج نظر القات است

عمر گزری ہی لاہکو وطن چھوڑ ہو رنگ اور لایا تیر ہی دلی تشنگ اوس پی پکرنے جب نہ نہ خدا کا حب بنا پتھر شیشہ جو سیر اول ہوا باغ حنبت میں بو پھکر زخمی الفت ہو جنگ میدان ہمارا واسطے سخت تھا	موت گرا سی یہ بچھین قاصد لایو لالہ احمد نہیں کم ساغر بلور سے میں بھی سیب جنت ماتہ آیا حور سے خون دیا بھر میں جب کچھ اکوڑ سے چہن کیا تین ناوک مرکان چشم حور سے کم نہیں گولی بہتے ساوانہ اکوڑ سے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پیاہ ہی گر مایں سے تلوں سے رفت میں سے
 جو ہے چشمہ فی الحقیقت کم نہیں با سو سے

کلمہ اسد پرش کی نظار طریسی کل مارہ ہی جن یہ ہمارا دھم کا ہی تاشی کی لمبی سہراہ و سکی خون کی ہی دلیل شاد اپنے خندان نہیں میرا خازنہ ہمارا ہیکو کوئی تک نہیں آیا	وہی بے تھلی عیان اور ایما ہی مگر شمشیر قاتل موجب باد ہمار ہی سدا اوس پرور کی سینگا ساری دھان خم نسل میں ہی ہستی اختیار ہوا ثابت کہ زندون پر مرفوعہ بیا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہمارا باغ عیان بی ثبات است
 بگوئی کہ مرشد و پیکر جان
 کلمہ اسد پرش کی نظار طریسی
 کل مارہ ہی جن یہ ہمارا دھم کا ہی
 تاشی کی لمبی سہراہ و سکی خون کی ہی
 دلیل شاد اپنے خندان نہیں میرا
 خازنہ ہمارا ہیکو کوئی تک نہیں آیا

۴۸۴

رزق شہرت اجبات است
 بین صدف رفت و آمد است
 شوق غم کی پستی و بلندی است
 شوق غم کی پستی و بلندی است
 شوق غم کی پستی و بلندی است
 شوق غم کی پستی و بلندی است

اس سبب کا بیان ہے کہ جو شخص
 اس سبب کا بیان ہے کہ جو شخص
 اس سبب کا بیان ہے کہ جو شخص
 اس سبب کا بیان ہے کہ جو شخص

چرخ شکر و شیرین است که در دهن
 چرخ شکر و شیرین است که در دهن
 چرخ شکر و شیرین است که در دهن
 چرخ شکر و شیرین است که در دهن

<p>فراق چشم جان می ریش که تماشا و یکای می مجنون دل پر داغ کاسیر رخ روشن کوتری شیخ تشبیه کن کبھی حال ہو میا شراب باب است برا کہنا نہیں اچھا اس کے برج کفالت لیام بلا اگر عصیان کا مجھ مجرم کیا صل تحف کے نہیں جی ہی کیا باب سے کو شکر حلیہ کر لیا اب خیر سے نص خراک سب مجھ چشم جان خدایان ناکا اوستی پانی کی جس شخص کو بس سخاوت قیام دولت لغت منجم</p>	<p>مجھے شرکان ہو چہ نوز شکاری کہ جولاہے گل شبنم لیلی عمار سے یہ خندان وہ گریان یہ کوسہ می کنار یہ خوشنکبت جانان ہمار کہیں تلواری تیغ زبان زخم کار کرم ہر روز و مغفرت عاتق ہمار بہادر کار کیا حرفوں کی دہلیز کنار نہایت بار و دو چہلیون کو بیخوار مجھے مثل سکر زحمت آئینہ دار نری تواریق قابل عشق ابدار چمن ہر خرم و شاداب جب ہجر ہمار</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>اسیر اک دم ہو تار است غافل جب حیدر یہ حکم پییر ہی ہی زمان بار ہے</p>

عین جان باز نہ کیوں
 صدمی گذرے جو غم ہی
 عشق عکس کو تہا نہ ہو سکے
 اسے تو کجا نہ علم نہ نام

۴۸۵

کڑی کمان کا جھوٹا ہر زمانہ
 ہر گز نہ ہو سکتا اس طرح دو بین
 کہ بیخود دیر جاہا
 جہان فرشتہ بی قیہ قیامات

ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں
 ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں
 ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں
 ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں ہر ایک جان میں

عجالتاً کہ زبان ہول کیوں کہ
 اگرچہ غلت میں دلوں کی آوارہ
 ہتھکڑی سی نمونہ بن جائے کہوں
 تمام عمر یہاں جو فکر میں خاموش
 زبان کیا وہ دم اشغال کہوں
 چپ رہا مٹی یلین اور برف جال

عیانِ آماخذ کی شناسائی اس چارچوں،
بہری میں ہم ہم بدو کو مشغول ناچو چاہی،
بلا پایا، عرسان حسن نے ایجنون محکمہ
کرون قطع میدان کراہی تو کھنڈ
بہا یا کرتی میں حرم میں آٹھ آٹھ
ہمارے انکو کو خوشم کم فکرتی کیا ہو
بسان شبہ می مستاطن میں نہیں
ازل سی ہم محبت سا کوثر کی کستی ہر
صدف میں گو ہر تر جیا نا، ہر قطر
کیا باران طلب بھی گری کشتِ توقع بہ
نہار اول ہی ریح کسیدن مہربان ہم
نکاہ تیز کی جس پاویں جس کی کیا
نہیں، ہمدان عالم میں کوئی مشغول

۸۶ م

کبریا که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو
 باغ و بو که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو

من ای ساقی که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو
 باغ و بو که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو

کیا کترای میخوار و نمی غبت ازین	یهان تو باد و هوای میمان ازخوار
نهین اسر و قد میسا گرفتار با کوئی	سبک و ملوک قمری مری میخیزد

مے پرینک مین پراسیر ابو هی طیت	
هوای خاکساری مین پشان خاکساری	

ساقی نهان نظری جم غریب	اینا هر یک از جگر آفتاب
آینه مین جو عکس رخ سحاب	میتاب باغ مین گل آفتاب
پیرری مین بزمی لعلی و خط لب	ون هو چکا نظری نهان آفتاب
هون مین سمند حادثه و هر پو آ	صنعت کچ پاون مین سیر کا
مست غور مین جم تو انگر عجب نیز	و نیا شراب بخانه و دولت نیز
گرداب کرد باد شایست بو مین	جگر مین جو خاک تو گردش مین
دینی اوس که کوک گل اگر جواب	میرا چشمم از جواب اجواب
مین مضین اهل مضین مین محروم	مردی عین اب مین خراب
و مهربان کیهی میت کاشا	مرد و دختر آج سحر حساب

۸۷

چشم من که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو
 باغ و بو که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو

کبریا که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو
 باغ و بو که در کونج ابرو زده
 در زمین سبزی باغ و بو

ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری
 ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری

تپ مروت سے کین کین آئی ورن دست اغیار میں دیکھوں گے گریں منہ کبھی شیشہ می کبھی کبھی آسینے ہاتھ رکھدی جو مری داغ حکر رو پر سیر دریا کو تم آو تو خوشی جو آے طرف کوی صدم لکھ کی جو ہیکون خط نقد جان دوزخ خواہ کی بدلی بخشی	دن اگر آپ کے آنی کا سفر ہو جا بوج ہو جاؤں گے بیان ہنجر ہو جا بدراک شب تو ہلال سیاغ ہو جا طائرنگ خامرغ منور ہو جا ہر حباب لے جے جای سی باہر ہو جا خاک پر لوٹ کے اور جا کبوتر ہو جا تیرا چہرہ ہی اگر داخل مقرر ہو جا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری
 ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری

۹۰

شعر شیرین جو پڑھوں گے مئی و بار میں اسیر
 گوش ساس کی لہی قند کر ہو جاے

چشم جان اور ہچشم غزالان اور چاہ کفان اور چاہ نخلان اور سرستان اور ہر حراخان اور خواب راحت اور حوائج و نیاز اور	رسم حیوان اور آئین انسان اور میر ازندان اور یوسف کا زندان اور کیا قد محبوب نسبت دل پر داغ کو عفت دنیا کمان آسائش عشقی کمان
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری
 ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری

ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری
 ہر کسے کو زنی و قوت کیسا ہین کوی
 فخر و غور لا کون ہر بداری
 دیکھ کسے نشت از قوت پر بداری

وہی ہے جو ملکِ ائمہ شریعت کی مکتبی
دکانوں سے ماہِ وشتب کو بیٹھتا ہے
وہی ہے انقلابِ دہر کو برسرِ مکتبی
ایسے کی طرح جسے ہر ایک کو بہت سے دیکھتے

79

[illegible]

عیت کہنا نہیں کوئی مضمون اسیر
واعی میں اس کا واسطہ ہے شہر خالی

<p> یستون جواد ہر شیر کی جوا آتی میری آواز ہے میری طرح بی قضا اشک جب چہا بن سبز زمین کی تیز زعفران از نوکر کا جہی چہر تر دہن یار سی عویج کر بنی اوان اہل بیت کو نہیں فضل و اعلیٰ گئی سنگ باران مجھی فضل نہایتی </p>	<p> ابہر خون سر فرما د بوالی سو جگہ بیٹھ کی یہ تا کھو آتی ہی آہ جب چہا ہی ش کو چہو آتی سیر زخمون کو منہنی قضا موند سی غنچہ کی ابھی وہ کی لائی ہر جگہ چشمہ حور شید جوا آتی ہے باد کسست کی آواز کھو آتی ہے </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

[illegible]

دینی بوسل کے جناح
 سیر کو بے بینے یار کو ہر جا بحر
 ای تب کچر کہی ہم نہیں سے شے
 کسطح پنجہ مرغان شہر انگنی
 ہو گیا وصف کیس کیسوشکین کا فم
 لی خبر حد کہ مستی میں گرا پڑا ہون

جو تک کے طرہی مہی کو دہو لی	سیر کو بے بینے یار کو ہر جا بحر
دروں جانہیں چکا کچی کو لی	ای تب کچر کہی ہم نہیں سے شے
مردم شیم کو کرکب وضو آئی	کسطح پنجہ مرغان شہر انگنی
کہ سیاہی مجھے شک کے برائی	ہو گیا وصف کیس کیسوشکین کا فم
دشگری بھی می دست برائی	لی خبر حد کہ مستی میں گرا پڑا ہون

یادون کہتا ہوں چین کو چابان میں اسیر	
سنگ جابان سے مجھے شیر کے بو آتی ہے	

ایس بے کاشل سوزن یار کو	یارب دعا قبول ہو باب ابرا
سو داتا اور کی گیسوی شہر کج	سختے ہو سیاہ مر فضا گر کہے
یارب یہ کیس سر کو پٹہ سر گیا	پہرے تہن مہرہاہ جو شہر کہے
وہ ماقبول ہون غلام ستا کہین	جنت کے در کہی نہ جہنم کے کہے
موقوف ہو جو گرہ تو خط یار کو لکھوں	بارش کے کرمی تو وہ نامہ کہے
سیا و محکو طف با کی کیا نصیب	بابہ کنی او ہر توار و ہر کہے

دینی بوسل کے جناح
 سیر کو بے بینے یار کو ہر جا بحر
 ای تب کچر کہی ہم نہیں سے شے
 کسطح پنجہ مرغان شہر انگنی
 ہو گیا وصف کیس کیسوشکین کا فم
 لی خبر حد کہ مستی میں گرا پڑا ہون

۴۹۵

نظر آتی غلک پہ نہ خیال نہ
 جگر کسی میں تون بے زبان
 خون دیر لکری کرت ابھی
 تلک دہستی کی بہت درد زخمی
 کل جو بن ہوا ہوا وہ سناج

غنا ضیادین موت نہیں کیوں کیا
 داناہ زخمی آب دم نہ نہیں
 مثل سدا ہر غزل من لایم بود
 نان یار کا میں بھلا کہ لایم بود
 یارہ نامان جو کاشا نہ تلک
 نظر آتی غلک پہ نہ خیال نہ
 جگر کسی میں تون بے زبان
 خون دیر لکری کرت ابھی
 تلک دہستی کی بہت درد زخمی
 کل جو بن ہوا ہوا وہ سناج

کام تو سنا که در میان که کی که از شهر برای این
شاه و نون بخری کی که از شهر برای این
کی که روزی نه تا حسن می باشد حفظ
حس و ده ها حسن خود را در میان
به یوت بین کنی پس با خود و دل

اوٹھی جو بایک رخ پر نوری نقاب	امی آسان حقیقت شمس و قمر کہلے
ہی کوی یارین تھانہ شوق وصل	دیوار سہانہ جامی شکر کہ دریا کہلے

تصویر گل سیر تا شایان محل سیر
فوجین مویشین رست نشان طفر کبلی

اسفل کے قدر خاک ہو چکی گئی
دل ناکش ہو اس تیرا کی سائے
مجنون وہ ہوں کہ آنکھ سی آنسو
ہوں مست اندھے مجھے محراب ہی
وقت میں یہ مالہ سوزان کی جنب
زادہ کو قدر خاک ہو جام شراب
دشمن کا پتہ ہو جو خورشید کا بند
کمرے کا خشک ہو کر کی انکیز
وحشت میں سرزد ہو خنجر اسیر

بسیار جمعیت برای بسین هزار کی
بر گلشن کو اگر تو به بسین
شکل نفوس متناور گلزار بسین
هر چه چاکل پس انداز بسین

299

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یہاں سے کہتا تھا خدا اور کسی کو نہیں
نہ وہ بجا رحمت کے کہ میں نے کسی کو
نہ باغ فرشتہ کا نام کسی کو
نہ شیطان میں اور نہ کافر کا
نہ کسی کو کلمہ یا رب و خدایا کہے

ایں صفت میں کائنات کا جو کچھ ہے
 سب کچھ خدہ لب صورت اور نور ہے
 قلوب میں کتنے ہیں جو کچھ ہے
 دلوں میں کتنے ہیں جو کچھ ہے
 دلوں میں کتنے ہیں جو کچھ ہے
 دلوں میں کتنے ہیں جو کچھ ہے

خدا کا نام ہے جو کچھ ہے
 خدا کا نام ہے جو کچھ ہے
 خدا کا نام ہے جو کچھ ہے
 خدا کا نام ہے جو کچھ ہے

<p>شہر تری حج عالم امکان میں ٹکے شل قلم ہر ایک تم میں ہے رنگ ایسی لکائیں عالم حشر میں ہو گئے جب سنہ میری ناز و مورن ہو گئے غوار کھینچنے کی نہیں احتیاج با دیکھی کا کون جانتا ہے اس کے مضمون پر مسد کے لیے تہہ تیہ بیعت آپ کو خدا تک فراموش</p>	<p>حور و رنگ دستہ رضوانین اور دوسرے ہمارے عشق کے بیدارین اور مانند لکب کو ہمایان میں اور بیل کے ہوش و حیا میں اور سر سیدوں کے جذبہ مع کان میں اور اپنے تو پیش آمد جان میں اور وہ جنت جنتی ہے ہر دلوں اور شے کی مکرٹی زلف پریشان میں اور</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۹۷

ہے ایک یہ دربار دست جنوں اسیر
 مکرٹی کس گل کی کھتا میں اور گئے

<p>سنے کچھ کچھ گوارا نہیں ہے باقی بھی ایک ترک تنہا کے آرزو کیوں گھر میں میرا راحت دنیا کا گھر</p>	<p>منظر خندان ساغر و مینا نہیں ہے کیونکر کہوں کہ کوئی تمنا نہیں ہے اس کے سوا کوئی عزم دنیا نہیں ہے</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایسا ہے کہ میں اسی شکر ہوں
 روز و رات دعا کرتا ہوں
 ایک تیری ہیبت میں غارت ہوں
 اب گون میں نرم دافن ہوں
 صاحبِ عالم ہو کر ہوں
 شکر ہے حسنِ خداداد کی رونمائی

ایسا ہے کہ میں اسی شکر ہوں
 روز و رات دعا کرتا ہوں
 ایک تیری ہیبت میں غارت ہوں
 اب گون میں نرم دافن ہوں
 صاحبِ عالم ہو کر ہوں
 شکر ہے حسنِ خداداد کی رونمائی

ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی
 ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی

منظر ہمیشہ عفتا ہین مجھ و شبنم کے بھی شکست گوارا نہیں مجھ منصف وہ ہون سکایت باعصاب کہ حاجت گوارا ہی جو راہ نہیں مجھ شبنم کے طرح تا بکشا نہیں مجھ کہتے ہیں سچ آپ کہ پردا نہیں مجھ چیلے می کم مکان کا پہلا نہیں مجھ	اسی لہی ہی کشتہ غلت سی ہرگز ٹوٹی جو و سکی تیغ مراوٹ چل حشر میں دگوا ہی عصیان کو کیا تائب ہے بی دلیل و وزگی جہان اسی آفتاب حسن میں بی پردہ ہوش کیا شرم ہے نقاب پر ہی نقاب خاتم ہی خوب وزن دیوار بار
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی
 ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی

۲۹۸

احسان خلق ہوں کر شل انگ اسیر
 جب میں گر اکیس سینہ لانا نہیں مجھ

قتل کس کس کو مچی کھنڈیاں برسات کے بحر غم سی پاراوتار کی ہوا برسات کے آگنی جلا شکر و شکر پانی پیٹم یا تو دریا سے رہتی یا نہیں کہ نہیں غم	صوت شمشیر چلتی ہوا برسات کے باد بان کشتی می ہوا برسات کے کہتے کئے ماری خجالت کے ہوا برسات کے اسی فلک وابتدا یہ انتہا برسات کے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی
 ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی

ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی
 ہر ایک دین میں اس کا حصہ ہے
 نہ چاند نہ دیکھائی آسمان عرش
 جو رفیع و موسیٰ جیسے کیا دہلی

کز بجای اس بشارت را بماند
 به جی اس بشارت با باران
 دل شکستہ جوین آواز شکستہ
 کجا کہ عشق کی کوئی تکیہ
 دل شکستہ جوین آواز شکستہ
 کجا کہ عشق کی کوئی تکیہ

معلوم ہو کہ بشارت کی تکیہ
 نکلے کمان تیرے دل
 آواز شکستہ جوین آواز شکستہ
 کجا کہ عشق کی کوئی تکیہ

باوہ کش مہین اور فسون کے کہیں کام برہم و درم جہازوں کو کر پی فاشنگ جی میں ہے اب گے نہ غرت کے چیتے ہم ہو گئی ہر بوند بوند کی کٹار بھرین بھر میں کیا کیا روٹا کی ہمیں بڑھن تاک سی گوز اور پھر کچھ جی ججا	فصل گل کے آرزو ہو پو برسات کے یا خدا پہ سیر و کمین نا خدا برسات کے کیا ہوا ہے کیا کیا کیا کیا فضا برسات کے ابر بہ شمشیر قاتل کا کٹار برسات کے سر شتی ہی کی کالی کٹار برسات کے فصل ای ساقی قریب آ ہی برسات کے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۹۹

پیر و شاہ جہاں کو لازم ہے اسیر
 دلکش میں دیکھئے جگر فضا برسات کے

دن کا کمال لاسی ہے اب تک جاننے بس مہا میں بھر میں اک سنگ کے ہر دم سحر کا دیتی ہی ہکا و میل کو کہلا و تم جو بلف اوٹھا کر سرج چہرہ سپید آنکہ میں اسو میں آبتو	نکل اوٹھا کہ چٹے چنگ جاننے بی تیج کر گئے مجھے چو تک جاننے کیا کیا ہمیں کہا ہی ہے نیک جاننے ہو کر خجل و بلی لگی تک جاننے روا و دیکھئے کو ب کنگ جاننے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لی لی کی ذات از پیر و شاہ
 پیر و شاہ مشرق و مغرب ہی
 دو جہاں استخوان ہنن کہا تک
 ہر رنگ میں ہر رنگ کہا تک
 پیر و شاہ ہر رنگ کہا تک
 پیر و شاہ ہر رنگ کہا تک

دھشت جو ہاں آواز شکستہ جوین آواز شکستہ
 عالم کشادہ روئے ہر رنگ
 دھشت جو ہاں آواز شکستہ جوین آواز شکستہ
 عالم کشادہ روئے ہر رنگ

قید گشت میں بساں کس کی دلی
 وصال دے دے ہو ابرو کی دھڑکی
 سسخت آنکھیں میں بساں کس کی دلی
 شوق گشت میں بساں کس کی دلی
 تون یوسف میں بساں کس کی دلی
 آسمان پر بساں کس کی دلی
 ایسے انسان میں بساں کس کی دلی
 ایسے انسان میں بساں کس کی دلی

گلشن شراب و ان چک چاند شہر ہر مرغ شب بیک چاند کا فوس ہو گئے فرنگ چاند طوفان میری حق میں لب لب چاند رکھتے ہی ہاک جاتے ہنس چاند میزان عقل میں ہوا سنگ چاند	سامان سب میں کس کی دلی قوت یہاں ہاکی ہاتھ آہی جدا ہکو کہے جو ہاتھ لکھتے تیرا ہرہ جو وقت میرے ہنس چاند ایسی یاد خانی میری آخوندک تولا فروغ حسن تیری چہرہ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لڑتے لیتا ہوں کس کی دلی
 بوسہ مڑکا کجا خواجہ کا دلی
 قابل داری میں کس کی دلی
 امتحان عاشق صادق کس کی دلی

۵۰

بے رخی بارگاہوں میں ایک ہے جہان
 کرتی ہی ہی سیر میں تنگ چاند

اکے جات ہمار کیا کی ہو جائے خاک اپنے سر خیم ہمار ہو جائے روبرو حور سید شمع ہو جائے ایک پہ ابتدا اور انتہا ہو جائے گردش گردن گردان تہا ہو جائے	خاک ہو گا جسم جان آہ ہو جائے خاک ساری جی دولت نہا ہو جائے عارض طابان نظر آیا تو ہر ناہ ہو جائے خاک تھے پہ خاک میں بچا کی ہم آ ہو جائے پیش کی ہیں اک دزد پہ کی طرح ہو جائے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل تو کیا جانے بوجہ کو ہر جا
 درخشاں ہوا اگر شہ کی ہو جائے
 اس نے نہ ہو جائے عارض طابان
 اے خاکشہر ہر جا ہو جائے

کس کی دلی کس کی دلی کس کی دلی
 کس کی دلی کس کی دلی کس کی دلی
 کس کی دلی کس کی دلی کس کی دلی
 کس کی دلی کس کی دلی کس کی دلی

چون تو سحر گمان را بر نماند / کجای که کجای که کجای که
 خنجر نازد آن نیند / کجای که کجای که کجای که
 خنجر نازد آن نیند / کجای که کجای که کجای که
 خنجر نازد آن نیند / کجای که کجای که کجای که

خوشش سبب بودگی باعث نقصان سجت عالم من مثل معنی قرآن جکے جکے قدر چرم ہو کا انسا شکل طواف تیری آتشی گشتا میں دھما مو کل وہ آتش میری جن میں جانی سجن ساقیا باد بہار آئی گلگون دلا	ارترو بوری پور یا ہو جانے رفتہ رفتہ میری صورت کیا کی جا زلف بڑھ کر یار کی زنجیر یا ہو جانے شاخ گل میل کو حجاب دعا ہو جانے چشم سوزن چشم آب بیا ہو جانے کشتے می کو افی یہ ہوا جانے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قید خانہ ہو گا ہکو کج غزلت آسیر پاؤں میں زنجیر موج لور یا ہو جانے

و کہا کر خط وہ سب گہ رہا ہی غم خوشی جیشہ ہو کیا ہے لگا کر خون شوق اپنی تن پر وہ دیوانہ ہون میں آخر حشر یہ سب ہند میں ملک عدم	ہمارا آج طوطے بولتا ہے کہ سر پر سایہ دست خدا ہے فلک تیر شہید و ن میں ملا ہے کہ مجھ پر سایہ مال ہے جسے دیکھو وہ صوت شہنا ہے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یاد مر مر کج کج کج کج
 اکب نور انوار عجلزل کج
 یوسف دل کا سب کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج

۵۰۱

کس قدر ہے جو اطلال ان گیس
 سنا نہ کہو او گم میں بنم میں کج
 بات کہنے کی نہیں غم میں کج
 ہن سنا کہ شہ لہو کج کج
 ہنوا ہے یہ وعدہ کج کج کج

لکھی بکھین جو قید جہت وہ کام
 ہر ایک چشم میں بات تو میں خال
 وہ کون دل ہے کہ حسین نہیں جبر
 وہ کون دل ہے کہ حسین نہیں جبر
 وہ کون دل ہے کہ حسین نہیں جبر

دور ساعی کی جگہ ہوتا سا چکر چاہئے
ساقیا فرقت میں بدایا ہے کوئی سوئے کوئے کوئی
جہاں قفلِ نغمہ ابرو ہے
اتھار ہے

چرخ و راحت باغ عالم میں باہم آسیر
 پیدوی کل میں جگہ دیکھ ہمیشہ خار کے

پوچھا کس نے کہا ہے میں کیا مل ناتوان اب ہوا مگر کی عشق میں	سچ بتا کر میں مج کو قسم نہا کے ضعت چلے نہیں ہاں مج سے پار
جانب مو کر بے دیکھتا ہمارے دل میں کچھ اپنی اگر منسو کا سمجھ گیا	ماید آج اتنی وس کو میرے شام کے و اعظونکو بواہی شہر آہی ار

چرخ و راحت باغ عالم میں باہم آسیر
 پیدوی کل میں جگہ دیکھ ہمیشہ خار کے

وہ شاہ حسن ہو جس کی کعبہ میں نہیں کہے خوشی پید اکھٹی ہر روز	نارنج گاہ پر گمان سنج زوہ کہتے او میں حدت کہتے او میں
ہزاروں بادہ کش کرتی ہیں سجدوں میں نہ دوزخ کو سمجھتے ہیں جہنم کو	مکر و رازہ میخانہ محراب عباد فراق یاد دوش ہے وصال با حیات
نہیں جہنم کا دوزخ شرا ہی جلا دوزخ ابھی معلوم ہو کہوں لی اگر خوشم و حدت کو	ترجی شمشیر خون آلود گشت شہاد کہ جو طوطی کی گویا می ہا میہ کیر
نہیں ہر صورت اقبل ہمارا مغان کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں	کر پا چاک نام میں مریض صیانت کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں

چرخ و راحت باغ عالم میں باہم آسیر
 پیدوی کل میں جگہ دیکھ ہمیشہ خار کے

چرخ و راحت باغ عالم میں باہم آسیر
 پیدوی کل میں جگہ دیکھ ہمیشہ خار کے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

سب سے پہلے تو یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے لیے
 سب سے پہلے تو یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے لیے
 سب سے پہلے تو یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے لیے

سرو باغ اچھی سان جی ہاں لاکھ میں وہ سرگردان سرگردان ہلا لاکھ تو ہے کہ خوشی منزل میں پہنچا ہی یہ طاقت جو اب پاؤں کی مری گئی سا دنی آپ کے کہانی فص کو کیا کرینگے سے وہ باریان روضہ کون تیرے عشق میں جیسا قاتل نہیں دیکھ کر کوئی نہ پانی جو ہر گھٹا	طوف قمری کی کھل میں شعلہ جواہر شعلہ آواز تک ہے شعلہ جواہر ماسی پر سر چکر کے کوٹھے ہالہ اک مڑے ہر دم دن میں رہ صلا چشم لی سر سے یہ شیشی مہالہ بوقت آپ ہر آلو وجوہ حالہ ہے ہر جوہر شیشی میں تجا کہ سے اس کو ہر زمان کو مہالہ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۵۹

زل زلیا کی فزون میں آنا امیر
 بیسوا محبت سے بکار ہر دلا کہ

پہر گئے وہ کج او ای دیکھئے چوڑ کر بھوکھ میں چل دئے دیکھئے کیا ہو مر مرگان سنج	چپ چون میں سیر سامی دیکھئے دوستوں کے چوکا دیکھئے اپنے گشت حسا دیکھئے
-------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------

ہندوستان میں جو کہ اور کہتا ہے
 اہل قریب ہی میں غافل نہیں
 وہ کہتا ہے کہ ہر شکار دیکھتا ہے
 اس کے دیکھنے میں نہ لگتا ہے
 جس میں تھیں ان کے دیکھنے میں
 اس کے دیکھنے میں نہ لگتا ہے

دوست ہیں یہ دوستی خفا میں
 دشمن ہیں یہ دشمنی خفا میں
 دوست ہیں یہ دوستی خفا میں
 دشمن ہیں یہ دشمنی خفا میں

داری بہت ابھار من کا جو بھی کہہ دے
 اور کیا دینا میں اگر کہہ دوں تو پھر
 مگر میں نے اس کی ہر بات کو
 میں نے اس کی ہر بات کو

دست کوتہ کی رسانی کیجئے	شکر و نیاسی ملا دالان یار
لاکھ خواب شنائی کیجئے	صدی وہ ویتا ہی تعمیر افرا
خیر سی نازک کلائی کیجئے	آئی ہو مجھ سخت جان کی قتل کو
پہرے چھٹی رہی کہائی کیجئے	چکنی چکنے تہیں جہاں میں کہیں
تیغ فی کیا موت کے کہائی کیجئے	سخت جانوں سی مگر فی تہی
کسی نکلے موہی کیجئے	گر میوں پر شمع روی یار
دی اگر کچھ بھی د کہائی کیجئے	صوت تار نظر ہو کہ
جیتی جی شان خدا کیجئے	حشر میں دیداری کس کو نصیب

پتھر ہی پتھر پر نشانی میں
 اندھنوں کا صلابت ہو گیا
 شرفات پہ لگا کر بھاری
 ہم تو کہتے ہی نہ کہنا تیغ ابروی

۵۱۰

سوت آج کل آئی امی اسیر	
منجن کیا اپنی پر آد کیجئے	
شک ہو او نہیں سحر و زید	سن کہہی جو نزع میں بچا شہید
بوٹی مٹا کی کہا سن نہیں فرید	ای کل دوا ہو کیا مر من ادب
شیشہ شراب کا کہ گردن شہید	آتی ہی سی قوت جہان میں

بے پناہ غم و غصہ کا
 صدف کی جہاں میں
 جسے ہر جہاں میں
 سنان کی آواز میں
 کیونکہ شہید

مگر میں نے اس کی ہر بات کو
 میں نے اس کی ہر بات کو
 میں نے اس کی ہر بات کو
 میں نے اس کی ہر بات کو

<p>اچان خطایع نگلی پر پہنچ کیا راز زبان میں اہل خود پر پہلی ہو عکس نظر میں کنج ہشتاد کم پاز مٹش کسی نے مول کیا کس نے گھر کس طرح رند تابع پریر معان ہوں</p>	<p>بیک اجل کو تمہی طلب ہے اس کے اجد کے فضل کو نہیں جانتا کد ہر شاخ گل ہے شمع مزار سہید ہننے زمین شعر جہان میں خیر تقلید پر کی ہی سعادت میر کے</p>
<p>دنیا میں غم قریب ہے مکو دنی اسیر کیون عاقبت خراب نہاں نزدیک</p>	<p>نہیں آو سکی تصویر ٹوٹی ولا جان بخشی کی تھی کون صورت یہ ہی جسم دل میں کہ جوین پیا کوئی نہ مجھسا نہیں دل شکستہ زبردستان و درجست کے کھو قریب زاموش میں او سکی نہ ہوا</p>
<p>سکندر کے یہ لوح تقدیر ٹوٹے خدا ساز قافل کے شمشیر ٹوٹے اگر خاطر طفل بے شیر ٹوٹی صراخی ہو می جب بغل کیر ٹوٹے کہ چوری کی مانند زنجیر ٹوٹے کسافی مینا بقی ہے شمشیر ٹوٹے</p>	<p>نہیں آو سکی تصویر ٹوٹی ولا جان بخشی کی تھی کون صورت یہ ہی جسم دل میں کہ جوین پیا کوئی نہ مجھسا نہیں دل شکستہ زبردستان و درجست کے کھو قریب زاموش میں او سکی نہ ہوا</p>

[illegible]

اس کا نام ہے جس کا نام ہے جس کا نام ہے
 اس کا نام ہے جس کا نام ہے جس کا نام ہے
 اس کا نام ہے جس کا نام ہے جس کا نام ہے
 اس کا نام ہے جس کا نام ہے جس کا نام ہے

دیکھا ہی کہ یہ سب کچھ
 دیکھا ہی کہ یہ سب کچھ
 دیکھا ہی کہ یہ سب کچھ
 دیکھا ہی کہ یہ سب کچھ

زندگانی کا مزہ دسل میں دسل ہے
 موند میں اوس رحمتاں کے زبان ہے

رشک سمجھ کا موزی ہار کی کھڑکی موت جب کہ ہستی میں نہ رہی آج اس کے میں دے آئی میں سامی خامہ سید اپنا نیکی سلامی کوستا گل جس میں بوجی شنائی گھر میں اس صدم کی بھی آج آئینہ سی کچھ صدمت شنائی دوشا غم ہو عیش کے وہائی تیغ ہی لگا ہی ہی سانس بچا ہے	نچشہ زوشن پنجہ خاشی ہے نام رست جس کا وہ سال کیرا سر و نہر کشن کیا فران میں آکر کو کیوں ہنچ جائیں کہ نہیں عیب منو اس چمن پر ہی پس ناز ہی عبت بندہ محبت میں سار مومن دکان دوست ہے دلی اپنا کرن ہم عالم تر مر رہا میں غم میں دیکھیں وصل کیو لاکھ غیر بڑھ میں ہاشا ہی کب قاتل
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مثل گل گر باں کی پہر اسیر کر مری
 پہر جنون کا طبعیان پہر ہمارا ہے

حسرت بیان کی نغمہ من سدا ہے
 کیوں اغم غم میں دیکھو سنا ہے
 اتنا کو سنا ہے نفیر بان بوجی
 کیوں کہ طبع کھنکھان کا علاج ہو
 چپ ہو دو دو کام جو دھمکی ہو

جہاں ہر جہاں ہر جہاں ہر جہاں
 جہاں ہر جہاں ہر جہاں ہر جہاں
 جہاں ہر جہاں ہر جہاں ہر جہاں
 جہاں ہر جہاں ہر جہاں ہر جہاں

کے لئے عقیدہ کہ بیوی دلدار کا
چم زار ہے سب عداوتوں کے
دو پیہ وڑھتا ہو گئی کتنی
جوان سنیا ہی بلا کتنی
شب بھر کر دن کی باتیں

جہاں کہیں فزون جان برون
 دیا استغباری سے فزون
 مدین فخریم آجین جہاں
 ایجا ایجا ایجا ایجا
 سب کیا ہی کیوں کہ
 عجب چرخ زخاں رو بہ گنجی

آزادہ باغبان ہو کہ گلچین سہمی	گلگشت کے ہوا میں پیاں ہیر گنگ
انکھوں نے ابھارے پیدائشی ہیں	جب بخت دل ہے تو دکھائی پیدائشی
سرخ آنسو و نسی ہو گئیں گلچین ہیر	
لازم ہی لطف کس کا ہٹکانا نہیں	ماہی کی رستہ تو فقط آب بہن
سحر میں کوئی وہ جا میں جا نہیں	صبا و محبو مقید کری باغ و بہرین
محبو ٹوٹک تاپی و سکی سکار پر	
وارد جو معرکہ میں قضا را ہوئی ہے	سختے میں شل آہن خار اہوئی ہے
ہر شکست سکندر و دارا ہوئی آہی ہے	وہ دن ہے بیاوہی کی صف ارا ہوئی ہے
مقتل میں کیا اور گری تہی ہوا پر	
انکھوں میں چند روز سماں لطف	جب تک شباب رہے پیاں لطف
پیری میں پہر کسی نظر آتا ہی لطف	سایہ بھی مارواں دکھاتا ہی لطف
کیا اعتبار نزل ناپا دار پر	
خالی ہنہیں ہر فیض گلشن چار	اسید بنگی میں کشائش کے کہاں

عبد الوہاب محبت کی نغمہ زبانی
 کھون حال کیا پس ناز ادا
 نقاش چنگا کے دیو ادا
 تماشا کاروں خاک گلزار

۱۵
 میں قیدی ہوں اوس گدہ دار کا
 جی عشق پیچان ہی چار
 چل زنگ رست جام
 صد اخوت کھوئی سی آواز
 ٹھٹھا اوس کی ہر ایک
 کہیں کسی یہ نوید نہیں کا
 کہیں چاند تری کی بڑھ ہر ایک
 کی فضل ارا خان آب و گل
 کی دزدہ بی بوی بوی
 کی کی ہنر پیرہنی کی
 کی کی زلف وین کی
 کی کی ہنر پیرہنی کی
 کی کی زلف وین کی

ماریا اور شہزادہ غلام
 ماریا اور شہزادہ غلام
 ماریا اور شہزادہ غلام
 ماریا اور شہزادہ غلام

کمال جوی اختیار و کرامت بی شمار
محسن در رضین مصحح نظم و انضام
خدا یا شفا جلد آخر کو به پیشتر است
ایم اسکی عطف و کرم و بیکه نو

کمال جبر کی اختیار دیکھا
نیکی نیکی سے غم ببار دیکھا
دیر پیچھے میں اختیار دیکھا
عجب رنگِ قرآن ہوا دیکھا
کہ لکے پہلو نازک میں غزل دیکھا
نہوں چمنِ روزگار دیکھا
ہنسانِ بہان نہیں انکار دیکھا

014

درین بین غایبار و کج
 در آن دریا بین حیر و کج
 در هر سر کوران شکست خیز
 در چرخ غصه بویو بویو
 در آب سر که حبیبی و کج
 در نفس من بلی شوق کج
 در این بین غایبار و کج
 سواد و دود و تیغ و کج

اس بات پر دلیل ہے اول شان	مٹے بستہ انار کی کیا نعم باستان
دست و پا کا وہو کا سنگ خیار	
زور سے ہر قطر وں پیدا ہوئی	بٹے کی موت کو تو کیا غیرت قمر
حسرت بار بار مکتو کر کرون نظر	پریان ہزار رسی بنائیں نگار کر
طفے سی سنگ آتا ہے جگو کھار	
ذات خدا پاک کا ہی سراہین	منظر رستی سی اوجت رضاہین
پہر جا ساری خلق سے کو کیا سہر	منصور و فخیاب کری گا خداہین
حق بات بولی جاہلین کو ہونیں راز	
ایسا کہی ہجوم ہنگامہ ملک	جمع تھا ویکھنے کو ریح یا جبک
وکیا عجیب لطف کہ سین پہنچ	ماہ رجب نہ ہو تو کائیں سال بھر
تو چند ہی مین کھار گری کھار	
وہ گنگ گل نہ وہ چین کشار	جز خار و زخم کسی گلشن مین
کہا ہی مین داغ سو گم مین	گنہگار خزان کا باغ چہا نہیں لگار

[illegible]

چاه مور سلطان بن من ناخند
 غنچه بستان گل بوچرا
 بیا حسن بر چایب قور
 کو خان بهار کو می خند
 سبب جرمین بیجان ناخند
 او بیایین باد اگر صبر بود

چاه مور کو می خند
 کسان خنددن اگر کس نماند
 کوه که خنجر کوبید به چاه مور
 کوه که خنجر کوبید به چاه مور
 کوه که خنجر کوبید به چاه مور

بهت ای حسن به کوه فرار از دوزن
 زمین پر این پای خنجر از دوزن
 بهر کوه فرار از دوزن
 بود در دست به کوه فرار از دوزن
 قریب این اغیار بار دیکه

دکها کبھی کشن دنیا بهار پر	
کیا غم جو اپنی عمر کا ساغ چه گیا	بعد فنا عروج نہ وہ اب تک گیا
طالع کا انکسار تیری راجک گیا	ہر چند خاک میں تھا مگر خاک گیا
دھوکا ہی سمان کا میری عیار پر	
گاڑا نشان کفر شریعت کا لکھی نام	ایذا ہو جس میں شیر خدا کو کیا و کام
ایسی معاذون پر تو غصہ نہیں جن	بس آپس رسا ہوں ان کی شمع
لعنت کا ہاتھ چھوڑو نہ کا و تین چار پر	
بدنامیو نکاس پر عبت ٹوکرانہ لو	موندہ زور اس قدر نہ ہونہ کو گم
چوری تیرا جان بوجہ کی اسٹیو	مصنوع غیر لکھو نہ چن چن کچھ
یا جامہ کوئی اور چڑھا لوارا پر	
گیسوئی شکبار رضا میں کو تیرا	بلیق حسن طبع رسا کو خطا دوزن
اتنی جو حور سامنی او کو چھوڑا	کینہ نہ میں عروس سے کو جان
دل گوندہ گیا ہی آج تیرے نکار پر	

دھوکا ہی سمان کا میری عیار پر
 دھوکا ہی سمان کا میری عیار پر
 دھوکا ہی سمان کا میری عیار پر
 دھوکا ہی سمان کا میری عیار پر
 دھوکا ہی سمان کا میری عیار پر

ای دور دنیا جگہ ای مرا کام کج
کے کہ عاصیوں کے نام کج
ماخذ رابطہ ہو جو حکم و شام
کے سب تک سیر کی ہوا آرام
کے نام کج

سوئی گل بیا بنی بیا بنی بیا بنی بیا بنی
 بیا بنی بیا بنی بیا بنی بیا بنی بیا بنی
 بیا بنی بیا بنی بیا بنی بیا بنی بیا بنی
 بیا بنی بیا بنی بیا بنی بیا بنی بیا بنی

ہی شوق دم خنجر قاتل کی دے	مضطرب ہی گردن بس کی دے
حیران ہوں کیوں ہوتے خنجر قاتل کی دے	ہی دس صف مرغان کی قاتل کی دے

بہر جان یہ کہیلا ہی دل کی دے

بہر ماویہ گری بہن منظور ہے	کہتے ہیں جسے حب طوق تہر ہے
تلاؤ مجھے کہ چہ محبوب کہہ رہا ہے	پہر حشت دل سلسلہ جنیان ہے

بہر سر پہ چڑھے سی ہا منزل کی دے

عصہ بہت کھٹکی اب مٹی کی ہے	سکڑتی ہیں کس کس کے قصا ہی ہے
صوت نظر آئی نہیں جاباویہ کی ہے	اسد کری خیر حڑ ہا ہی ہو پور ہے

بہر سر پہ چڑھے سی ہا منزل کی دے

رخنی میں غضب بند ہیں ویر کی ہے	ہم چاہتے ہیں لاگو ہو رہی چاہ ہے
دس ہا میں شکل پہلا خاک ہیں	حیرت ہی بیان شہرے وہاں ہے

سیر دہن شہر میں چل کی دے

کیا چیتے ہو حال پہلا خاک خوش ہے	ویدا سر پہ نہو خاک خوش ہے
---------------------------------	---------------------------

قاتل کی دے
 قاتل کی دے
 قاتل کی دے
 قاتل کی دے
 قاتل کی دے

ہاتھی ہین سکا تہن چل پدا
 ہا دوشن ہا دوشن ہا دوشن
 ہا دوشن ہا دوشن ہا دوشن
 ہا دوشن ہا دوشن ہا دوشن

ماضی ہا ماضی ہا ماضی ہا ماضی
 ماضی ہا ماضی ہا ماضی ہا ماضی
 ماضی ہا ماضی ہا ماضی ہا ماضی
 ماضی ہا ماضی ہا ماضی ہا ماضی

تو کی سب سے زیادہ جگہ
 کیا ایک ہم کی جگہ ہے
 اتنی ہی دوستی ہے ایسی کی سرسبز
 بہتر از ان میں تو را نہیں با علم
 شکر گلشن کا کہ شتاف سے باغ
 سب کی نام ایسی تو نے پہچان
 جو چاہے سب کو بہر کی

کون ہو جای زمین بھش قدم کی ہزار سال
 کہ ہین فتنش زمین بھش قدم کی ہزار سال
 کہ ہین فتنش زمین بھش قدم کی ہزار سال
 کہ ہین فتنش زمین بھش قدم کی ہزار سال

ہاتھ میں ہر صدق کی ملت ہمار نیکوئی کی لٹی لائی زر گل کوہین دور بیکار ہو صحت مبارک جسم کو جو کروں تعریف میں سیر وہ پناہی ور ہم دنیا کی محکومین آرزو آسمان پر شیمہ خورشید کیب گرم انجائب دولت اقبال نور نشان رہا	گرد و قربان ہو رہا کی دوش نعلین ہمار آسمان کراہی ہر عست ز انجم شہا صحن گلشن سے کئی باوخران آہما تو ہی فرزند بنی ولید شاہ ہوا چشم الطاف و کریم کہتا ہوں برگ گل کی شست و شوی کر ہی ہوا تازگی سی بوستان عمر و پیر ہوا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جب و ہمار حسن ترسم کی ہمار
 بیت کی جیسے تھیں ہم کہ ہمار
 ہستایک چاہ و فن میں ہون ہمار
 گرم نظارہ کی ما دیدہ آداب

قسط در تعریف حشر سلطان عالم محمد احمد شاہ بادشاہ جلوسہم تہرہ کی سان پر نقش سلطان عالم کا فروغ معدت ہست سلطان عالم کا سلیمان کی طرح ہی مرتب سلطان عالم کا کشادہ دل ہے سلطان عالم کا کہ ابراہیم دہم ہاگہ سلطان عالم کا	فلک ہر ذرہ دولت سر سلطان عالم کا بسان شمع خامہ نکلین کوہین ہوش بجایا دہر نام رکھا ہی ای کی صدق گوئی گوہر کنج انجم خج کوہین یستنی ہرین بائید خدائی شہین
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اب جہاں ہمار حسن ترسم کی ہمار
 بیت کی جیسے تھیں ہم کہ ہمار
 ہستایک چاہ و فن میں ہون ہمار
 گرم نظارہ کی ما دیدہ آداب

اب جہاں ہمار حسن ترسم کی ہمار
 بیت کی جیسے تھیں ہم کہ ہمار
 ہستایک چاہ و فن میں ہون ہمار
 گرم نظارہ کی ما دیدہ آداب

قطعه معرفت سلطان عالم
 چو ای که در خضر عالی وقار عبد
 موی زنی چشم و در سلطنت
 لای پلیم رحمت پروردگار عبد
 قطعه معرفت سلطان عالم
 چو ای که در خضر عالی وقار عبد
 موی زنی چشم و در سلطنت
 لای پلیم رحمت پروردگار عبد

و کلماتی که باین نثر در
 عشرت نصیب و دم خادم کارگاه
 و کلماتی صحیح و شریف که در کارگاه
 نور و صبح عارفین از نور پیدا
 ابر و ده ماه و ده که بی حساب

۵۲۳

بیست و یک گلی گلستان
 چو ای که در خضر عالی وقار عبد
 ساجد و دم پروردگار عبد
 شش و بیست و یک گلی گلستان
 چو ای که در خضر عالی وقار عبد
 ساجد و دم پروردگار عبد

زمین لرز می بر و گنجای سلطان عالم اسی اسی لقب طلخه سلطان عالم سلا و در تار و در قبا سلطان عالم	به شان سلطنت هر عشتای که گویان خدانی پرورش نایه اسی که بی بی اسیر اید و عا هر وقت به چرخانی
------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------

قطعه معرفت خضر سلطان عالم خلد سلطنت

به ایک جشن کیا که مبارک هزار جشن و کلماتی که لاکه طر حکمی بهار جشن ای جلوه خیز خنده صبح بهار جشن کیون و یک و یک که گویان جشن که بیله نه مرغ بهوش که گویان جشن ای صاف مثل آینه ای غبار جشن بانگی جوا اهل بریم که کو طلی کی جشن شادی سی ای که گویان جشن	کیا خوشنماهی آینه عالی وقار جشن بهی بهی حنق بوقلمون اهل بریم دیوار قهقهه سی بهی که گویان زیبا جو فرق شاه به بهار جشن مطرب که تار ساز که رشی بریم ام آنگه و گویان که گویان جشن و طر ماسی آسان که گویان جشن جوین عهد و شاه رهین بستای عزم
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قطعه

چو ای که در خضر عالی وقار عبد
 ساجد و دم پروردگار عبد
 شش و بیست و یک گلی گلستان
 چو ای که در خضر عالی وقار عبد
 ساجد و دم پروردگار عبد

اکی رسی بنی بزم باغین دھوم بری ہوئی ہنسے
 سنا دوسرے مردان کی آواز
 ہندو قطع
 فطرہ زن آہ محبت میں رہا دل
 بسا دوسرے گیتوں میں دیکھا دل
 بسا دوسرے گیتوں میں دیکھا دل

ظلم تھوڑی بھی مہین بہت ہو	دیکھ ظالم کہ ناتوان مہین ہم
پیسے سی ہمارے کیا حاصل	اسی فلک مشت سچاں مہین ہم

کسے دروازہ پر نجا ایدل	کسے آبرو کو کہوتا ہے
ہے جو محکوم وہ ہو حاکم	کیسے دنیا میں یون ہو تا ہے

کیا ذکر ہی اور ساتھیوں کا	چھوڑا دل فی بھی ساتھ اپنا
تینک آئی مہین سخت ان جو	پتھر کی تلی ہی ہاتھ اپنا

کری کوئی مولائی کی کوئی صفت	صفات خدا مہین صفات علی
رہی بزم دین کیوں ویش کا	چراغ ہدایت مہین اس علی

عابر قلم و زبان مہین وزن	توصیف امام السن و جان مہین
--------------------------	----------------------------

قطع
 داغ اسے دل میں چھو گیا
 جس طرح شمع مہینہ اٹھتا ہے

۵۲۴

دل نوزان میں کیا فراق
 کہیں کر طبع سا فراق
 قطع
 کہیں اس کی بے جا غبار
 ظالم کہیں نہ بان
 خانہ بداد کہیں نہ بان
 بن و انصاف کہیں نہ بان

بن و انصاف کہیں نہ بان
 بن و انصاف کہیں نہ بان
 بن و انصاف کہیں نہ بان

زنگنه چرخ عالمی ازین منبر
 تقدیر کنان شدی طالع کی بد
 ای صفت بد و دروغ بین تمام
 ای صفت بد و دروغ بین تمام

پوشیده نہیں ہے مرنے پر جو کچھ ہی زمین آسمان میں

رباعی

کچھ دوسری نیاز نہ لکھا
 کوتاہ کہے دراز نہ لکھا
 مایہ جواب میں جو کہ تہ قلم
 آخر لکھنے سی باز نہ لکھا

رباعی

خورشید کا ماہ کا ٹخنہ دیکھو
 تارو کا جھوم کر کے چنا دیکھو
 ہی ن کو سفید شمع بوشاک سیا
 گردون کا ذرا رنگ بنا دیکھو

رباعی

باطن اسب تہیوں کو گہرا سنا
 سہ شکر او دہر گیا او گہرا سنا
 بیٹھے ہیں سبکدوش سزاہر
 آمادہ کیا خوب سفر کا سنا

رباعی

سوچو ثنات دہر کا کیا ہی
 یہاں قصہ پیری و جوانی کیا ہے
 کیوں کہ اعراض کی کوہل
 مسنون غلطی نہ کانی کیا ہے

سلطنت بریں ہے جہاں
 رباب عالمی
 شہار و لاوہ می
 شہار و لاوہ می
 شہار و لاوہ می

۵۲۵

شہر بکون سیاست
 رباب عالمی
 شہر بکون سیاست
 رباب عالمی
 شہر بکون سیاست

ایک روز نہ ہم ہو دروغ
 لکھو نہ لکھو نہ لکھو
 لکھو نہ لکھو نہ لکھو
 لکھو نہ لکھو نہ لکھو

ایمان من میں تو رہو یہاں کا وہ دہان
 کیا ہے وہیں کا یہاں کا یہاں
 رہا ہے وہیں کا یہاں کا یہاں
 رہا ہے وہیں کا یہاں کا یہاں

یہ عشرت عیش و کامرانی نکٹ	عشرت بھی ہو تو پہر جو اکٹ
ہو یہ بھی اگر قیام دولت ہے محل	دولت ہے ہو ہی تو زندگانی نکٹ

رہنی کی جگہ عالم سب بھین	دور و ز کی یہ نیست بجز خواہن
جس صبح کہی آنکھ نہ کیا ہم	وہ لوگ نہیں اور وہاں بھین

حس مضمین گل رنگ تکلف کیجئے	آج اوس من پہر تیل تاسف کیجئے
رکھا جو کہی مصرع نشان میں قدم	ہر جاہ میں لاکہ لاکہ بوسف کیجئے

ہی ہستی بی بقا بقا سی خانے	رکھ خانہ ذول کو اس محل خانے
ہر چند کہ لبریز گہری دیرا	لیجانی ہن سب جبار کا سی خانے

کو حسن علی ہمارو م سی ہوا	غافل وہ کہ سیطرہ کرم سی ہوا
---------------------------	-----------------------------

اب قصہ بین سنگار کی لپٹی
 بہو لا، طریق غلکار کا سننے
 جانا ہوں کہ خط ای شیخ
 پروانہ دیباہی راہدار کلبش

۵۲۶

اب قصہ بین سنگار کی لپٹی
 بہو لا، طریق غلکار کا سننے
 جانا ہوں کہ خط ای شیخ
 پروانہ دیباہی راہدار کلبش

وضاحت کی آغوش
 اس روز غلو باد بوس
 چرخ غزلت کے چرخ
 چرخ بن پانی اور آواز
 رباع

جویم فی طلب کیا و بخش اوئے
 جو او سنی کہا و دایک ہم ہوا

رباع

بیجا ہر قول پہ بجای اتنا
 ہم بدہن و نیک جہا اتنا
 اعمال حسن کہاں و نیک و سکو
 سنتے ہیں کریم آسرا ہی اتنا

رباع

جو دامن مصیبت میں گرفتار ہوا
 اللہ کی رحمت کا سزاوار ہوا
 شادی ہی جو رخ انتہا کو پہنچے
 گلزار خزان میں بخیران ہوا

رباع

جابر سچ جو خیرات فقط نیکی ہے
 قائم ہے جو بالذات فقط نیکی ہے
 دنیا میں کوئی کام کرنا بہتر
 کرنی کی جو ہی بات فقط نیکی ہے

رباع

عالم کو فلک چین کہاں دیتا
 شکل سے کوئی دم بھی مان دیتا
 کیوں کر بوسہ زیت کو شل مرنو
 جب پشت دو ماہر لبان دیتا

برخیزید عدد و راز نامیہ
 رتبہ بیکتاب کا یہ اصلا میرا
 نائل تجلیس طبع ساقی
 نقاش نقشہ ہے ناز ابرار
 رباع

۵۲۷

تا جہ بون سی شمشاد
 ابریشم حداد چہ سبکی
 بجائی من فہمت را بہا
 کلمہ بن چہ سبکی
 رباع

رباع
 لکھا کہ لکھن میں تو رہا
 لکھا کہ لکھن میں تو رہا
 لکھا کہ لکھن میں تو رہا
 لکھا کہ لکھن میں تو رہا

ای کنت کل بیتے کو دم نکالیں ہاں
 رباعی
 دیکھو کائنات میں اس قدر نیک ہیں
 رباعی
 سب سے پہلے یہ جان لیں کہ

رباعی	کیا نام ہے عین مدعا ہے	دل کو بھی زبان کو بھی فراموش ہے
رباعی	کیا نثرات و لائحی حید ہوتا ہے	اس راہ میں چلی تو خدا ملتا ہے

رباعی	دل حید کرار کو کیا کہتا ہے	سرو فرودیان قضا کہتا ہے
رباعی	کیا حق سچ ہے اتحاد و وحدت	بہکا بھی جو کوئی تو خدا کہتا ہے

رباعی	شمع حرم علم حقین حیدر ہے	سروچمن دین مبین حیدر ہے
رباعی	قرآن الفاظ اوس میں سے ہے	کعبہ ہی مکان اوس میں مگر حیدر ہے

رباعی	دیکھو تو درامرتیہ شیر الہ	آغا ہے انجام بھی کیا حیدر ہے
رباعی	کعبہ میں ولادت ہوا اللہ ہی	سجد میں شہادت ہوا اللہ ہے

رباعی	دل شاد و دلجو جان کی ہے	ہم سب سے پہلے یہ جان لیں
رباعی	دل شاد و دلجو جان کی ہے	ہم سب سے پہلے یہ جان لیں

یہ بھی دیکھیں یہ زبان کہتی ہیں
 سب سے پہلے یہ جان لیں کہ
 دنیا میں نہیں عیب خالی کوئی
 سب سے پہلے یہ جان لیں کہ
 کیا حق اگر زمین میں رہتا ہوگا

۵۲۸

یہ بھی دیکھیں یہ زبان کہتی ہیں
 سب سے پہلے یہ جان لیں کہ
 دنیا میں نہیں عیب خالی کوئی
 سب سے پہلے یہ جان لیں کہ
 کیا حق اگر زمین میں رہتا ہوگا

راسخ
 این سخن بسختی شنیدم که با سحر
 از سر عمر آبادین با ما معلوم کرد که
 چو یک عدم بین جانان
 راسخ
 این سخن بسختی شنیدم که با سحر
 از سر عمر آبادین با ما معلوم کرد که
 چو یک عدم بین جانان

افسانه اعجاز ولی که تاهون	مین سرخ راز علی که تاهون
آتی بی خدا خدا کی آواز	دل سے جو علی علی کی تاهون

ر س ا ع

مقبول در لم یزلی آتے ہیں	جو شیر خدا ہیں وہ آتی ہیں
اشناستما جسم کو ای دیو مرمن	چل دور جو کافر کہ علی آتے ہیں

ر س ا ع

یا حیدر صفدر ہوشہنشاہ تہیز	اسرار حقیقت سے ہوا گاہ تہیز
کہتے ہیں جسے کہتے ہیں	باید تہیز ہوشم باید تہیز

ر س ا ع

نوروز میں کجیاں منظر دیکھو	عالم میں بہار عید اکبر دیکھو
انصاف کشان عدل حیدر دیکھو	ہیں آج کروڑوں شب اکبر دیکھو

ر س ا ع

بارہ ہین جو بائیں سول و جہان	یہ ایک زبان کہتے ہیں ایک زبان
------------------------------	-------------------------------

۵۲۹

ر س ا ع
 باہمی جس پر ہنس رہے ہیں
 ہر صبح اسی در پہ نظر آتا
 ر س ا ع
 اس عیش کو شہزادہ کو
 کہتے ہیں اسی عید حرم ہا
 دنیا کا نہ طالب ہو کہ عیش ہا
 مستو و مستو ہزار عالم ہا

ر س ا ع
 جو غم خوش الحان ہوا
 رشک جن خلد کلستان ہوا
 دیکھنے میں کاشا دیکھ
 علامتوں میں دیکھ دیکھ
 ر س ا ع

بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا
 بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا
 بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا
 بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا

اسپری لیل ہو چو دانامی
 تسبیح کی سودھن میں اور ایک بان

رباعی

نور نظر شاہ ولایت ہی حسین
 جو مائتہ کہ ہی ست بروست خدا
 تخت جگر ختم رسالت حسین
 اوس مائتہ میں انگشت شہادت حسین

رباعی

رکھتی تھے حسین بند بخت جید
 ربی جو پیر کو دی تھی حق سنے
 ہتی سوز میں دست حق پرست جید
 وہ شہ کو ملی دست بدست جید

رباعی

شیریں کیا اوج سقا دیا پایا
 کہے گئی جب لوح پر نالہ کی
 پیدا ہو ہی تاج بخت پایا
 ہما وازل سے سب خدایا

رباعی

سو گئی جو کوئی ہنوز خاک شیر
 تسبیح سی ظاہر کا غریب الٹے
 معلوم ہو حال و زناک شیر
 گردش میں ابھی ہناک شیر

رباعی

چون ادن ہو ذوق کمال
 ناقص کین ہو تاسا چار دھام

رباعی

ہر چند کہ اعدا کی کسم پوت
 کس خوف میں سر دیا ہو کس یقین

۵۳

انیسویں ناکہ دمان ہم آہو
 اس ختم کو خدا دی کیا قدر

رباعی

اس ختم کو خدا دی کیا قدر
 چاہے ختم شاہ نول احمد پیل

رباعی

اسود شیریں آب بزم حسین
 کعبہ بزم آب بزم حسین

بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا
 بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا
 بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا
 بے شاہ ہشت شاہ اسلم ہو جا

کتابخانه جامعہ اسلامیہ
 خانہ کتب و خط و نسخہ
 جو کہ ادوار و دیواروں پر
 رکھ رکھا گیا ہے
 خوش حال رہے
 اور نہ صفت نہایت

رہا
 کہ خدیجہ کی شکل غوثی پر
 جتنا نہیں رہی
 دنیا میں نہ رہا
 نہایت صفت اچھریا

۵۳۱

تاریخ
 پانچویں جہان میں
 تیسرا کتبہ
 وہ روزہ شریف کہ جس کی
 کہنے ہی میں غصہ ہو
 دروازہ رفیع جو اوپر

رہا	
امی سب سے گھسیٹ گئی حسین	ہر ایک خوشی پر ہنسی دہی حسین
سوسال جہان میں عید تو کیا	پوشیدہ ہوا ہلال ابروی سبز
رہا	
امی قلعہ کشا عقدہ کشا اور کئے	اعجاز نساراہ منا اور کئے
کب تک میں ہوں باکھل و بے	مادست خدا شیر خدا اور کئے
تاریخ	
والد کو ہر عہد شہ از جہان	شد دل آفاق زمین بوم و بوم
سال تاراج و تاراج گفت عقل	آب دل کروید کو ہر شد یتیم
تاریخ و قات میان طہار شمع	
بیرونہ خاک میں میان طہار	کیسے اکابر ہو گئے پناہ
ہاتف غیبی کہے تاریخ	آج اظہار ہو گئے پناہ
تاریخ و قات خواجہ زمر حرم شد	

تاریخ
 ۱۲۶۳
 دروازہ رفیع
 تاریخ
 تاریخ
 تاریخ

مدد ای که در این عالم است
 زین کشتن زین کشتن یار
 که در قریب ترین دنیا
 و غرض از این است که
 صد از غرض است که
 تاریخ نویسی

صلت خواجه ذریع جهان هری	خاک بر سر هوای غم صغیر
کی رقم کلک فصیحی به تاریخ وفات	خواجه عالم ارواح هو جان
تاریخ وفات محمد مجد که از بام بر آید در جهان گذشت	شماره ۱۲
محمد مجد از آفاق گذشت	بعضایش شکست سجد آمد
تاریخ وفاتش گفت ناگفت	بطل پاک میدر اجد آمد
تاریخ آشوب چشم خود	شماره ۱۳
آشوب چشمان شدم مبتلا	چو از گردش آسان کهن
و عاصیه تاریخ گفتم اسیر	شود دور آشوب رخشمین
تاریخ	شماره ۱۴
کلمه گاه و گاه کیو که می توان	چو روزه و آواره و انتفا شام
زبان خشک سی نخکی به خود بخور	که آج شدت گرامه صامین
شماره ۱۵	شماره ۱۶

تاریخ تولد شاهزاده عالمیقدار طالعمره

که در سوسه افان کردید شهرت
 حوزو گفت تاریخ سال بیاورد
 بنا کو بهی عالی دلکشته
 شماره ۱۷

۵۳۲

تاریخ مسجد
 بنا به خانه حق شد سحر
 که بر عصبه ختم شد فوق افکار
 که به چشم سال تاریخین خوش گف
 که شد تغییر عالی مسجد پاک
 شماره ۱۸

تاریخ وفات آفتاب
 که در عالم است
 تاریخ وفاتش
 شماره ۱۹

تاریخ جلالت بنی امیہ و خلفاء
 و سادات و اعیان و اشراف
 و اعیان و اعیان و اعیان
 و اعیان و اعیان و اعیان

جوشن پروده عالمقام پیدایشید	حسین و خوش منش و رشک و غیرت
چہ سال سال ولادتش گنمتم	بند قدر سکندر شکوه و اراجاه

تاریخ دیگر

جوشن پروده مهرش گشت پیدیا	که روش از و سیمه قصر خاقان
بدل و ششم فکر سال ولادت	ملک گفت تاریخ خوشید سلطان

تاریخ دیگر

مواخاتنه شه مین پیدیا پس	خوشی کی جگہ جایی غمشت
کلمه او سکی تاریخ یون کلک	گل بوستان باستان

تاریخ ولادت لاله شیو چرن لال

این کوک لاله شیو چرن لال	ماه است که نه بروست بال
تاریخ ولادت چنین طلعت	بنوشت قلم پیلغ لال

تاریخ فتح

چو فوج باد شد حمله آور	دشمن گرون کسان از پا افتاد
------------------------	----------------------------

تاریخ جلالت بنی امیہ
 و سادات و اعیان و اشراف
 و اعیان و اعیان و اعیان

۳۳

تاریخ جلالت بنی امیہ
 و سادات و اعیان و اشراف
 و اعیان و اعیان و اعیان

تاریخ جلالت بنی امیہ
 و سادات و اعیان و اشراف
 و اعیان و اعیان و اعیان

تاریخ حضرت
 پادشاه آفاق شاد و شاد
 پادشاه آفاق شاد و شاد
 پادشاه آفاق شاد و شاد
 پادشاه آفاق شاد و شاد

تاریخ ولادت پسر شیخ صاحب
 از اوج ملک نیراجال آمد
 تاریخ ولادتش چنین گفت اسیر
 زیبا قر شوکت و اقبال آمد
 تاریخ رساله موسیقی تصنیف حضرت سلطان عالم خلد الله له
 طرفه رساله که به علم غناست
 سال رستم کرد و رقم خاتم
 رنجیه خاتمه شاد و جهان
 زفره بیل باغ جهان

۵۳۵
 تاریخ وفات او چنین گذشت
 افتاد از آب شده عساکرم
 تاریخ اتمام دیوان او چنین شد
 یافت رتیب تازه دیوان او
 هر ورق چون بالشت شاد و شاد
 نام او در کتب معانی تاریخ

تاریخ ولادت پسر شیخ صاحب	
از اوج ملک نیراجال آمد	تاریخ ولادتش چنین گفت اسیر
زیبا قر شوکت و اقبال آمد	تاریخ رساله موسیقی تصنیف حضرت سلطان عالم خلد الله له
طرفه رساله که به علم غناست	سال رستم کرد و رقم خاتم
رنجیه خاتمه شاد و جهان	زفره بیل باغ جهان
تاریخ مسیحی	شده هجری
در نبلس نباشد و مسجد	از بی طاعت خدائی دود
بهر تاریخ سال با تف غیب	گفت میت خدای مقام سجد
قطعه تاریخ اختتام دیوان انصاف طالع العالی	شده هجری
رشته دفتر نظم رنگین گیسو	زبان هر ورق در بیان سخن
تاریخ ترتیب دیوان اسیر	رقم زد و رقم گستان سخن
شده هجری	شده هجری

دو احوال و دو یک یک
 یک جدا آمد و دیوان او
 مختص به موزون
 قطعه تاریخ تکلفه مهم نو
 گفت بافت خوان لا یشاء
 نام او در کتب معانی تاریخ

[illegible]

فقیه اسلوب نامه را مصنف
چو در سال تاج آن فکر کرد
رستم کرد خاکی را بر خاک
قطعه دیگر از مجموعه کتب
غالب بنفشه سلطان عالم
که است او بنیاد است یک نظر
نظم و نثر دارد و دست نگار
که بنفشه است در آفاق و جوی

قطعه تایخ از جناب بخشی الملک جناب فتح الدوله بهادر

طبع چون کردید دیوان اسیر	کشت در صفش بان نظلال
زور قلم تاریخ کلک فکر برقت	بست این دیوان اکمل به مثل

قطعه تایخ از مقبول الدوله احسان الملک پسران محمد مهد علی پهلوان پهلوان

دیوان اسیر کامل فن شد طبع	از شعرستین ستانت دیوانست
چون سیرش کرد گفت تایخ قبول	مطبوع دل فصاحت بویانست

قطعه تایخ از مولوی متخلص شهباز

تا نظم و نثر و منشی شهباز جهان	در فصاحت و بلاغت هست مبینک
صاف باطن و صلابت و صفا و کمال	خوش کلام خوش حال و خوش سخن
نی حقیقت خاطرش است اصفا چون	ذات پاک او سبب است از بغض و عناد
چون مرتب کشت دیوان طبع کرد و نیک	از برای شاعران خوش بیان خوش
سال از خوش حنین یافت نظر مولوی	جدا دیوان مطبوع اسیر نیک

السلامه

مکتوب از جناب افاض
سخن فنی و سخن دان و سخن در
شده دیوان بنفشه
برای شاعران نام آور
چیز نام و صفات آن کمال

۵۳۶

که او فصلش یک خط به رفت
صفا چون آب گهر است و نیک
زبانش شش است و کلام کوثر
نشد این مصمم عذار و بون
کلام کامل است و روح پرور

ایضا قطعه
دیوان اسیر است پیش نظر
باز مطلع او و قلم دارد و نظر
مطبوع چون شد شهباز کمال
مطبوع طبع کشت دیوان
مطبوع طبع کشت دیوان
مطبوع طبع کشت دیوان

طبع این عاقله و متن منزه
 سبب طبع و دیوان نایم
 بنظرین حاشیه و متن منزه
 را بطبع غزل و صورت
 ایضا
 طبع اشعار دیگر و در هر یک از این
 با لفظ هم نمی نطق
 ایضا
 سبب طبع و دیوان نایم
 بنظرین حاشیه و متن منزه
 را بطبع غزل و صورت
 ایضا
 طبع این عاقله و متن منزه

قطعه تارخ از سیان کویان

<p>منه للمنفعة لا طهار ازین طبع ظهور نفع این عاقله انصیح طبعیت اشعار طبع این شعرها برای منفعه ۱۲ صبح کرده</p>	<p>بلع النظم بخیر الشعرا این نظم برای شعر این طبع اشعار الفکره صراعا برای طبع فکر مصرع تارخ گفت</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایضا

<p>رتبه و قدر و شکوه و شان این وضع طبع آن مطبوع طبع سونست خن چون نگرود آب آنجلیتین طبع فکر خالین قابل لفاظ و مضامین</p>	<p>سید الا هم قدسی شیم بد اسیر درج هر دیوان چو نذر می پاک طبع پیش جوش قلم و خار طبع رسد سال طبعش گفت کیون حنا مینا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایضا

<p>نظم او ممتاز فکر و ممتاز نظم شاعران یابند خط از خود اندازند</p>	<p>کامل مصابح شاعر غرا کیر هر دیوان است در دیوان طبع</p>
---------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------

ایضا
 سبب طبع و دیوان نایم
 بنظرین حاشیه و متن منزه
 را بطبع غزل و صورت
 ایضا
 طبع این عاقله و متن منزه
 سبب طبع و دیوان نایم
 بنظرین حاشیه و متن منزه
 را بطبع غزل و صورت
 ایضا
 طبع این عاقله و متن منزه

۸

تخلص
 نزه اجاز و دیوان
 بیل شعر چو نایب صفت
 دل نه یون تارخ کویان
 ایضا
 سبب طبع و دیوان نایم
 بنظرین حاشیه و متن منزه
 را بطبع غزل و صورت
 ایضا
 طبع این عاقله و متن منزه

ایضا
 سبب طبع و دیوان نایم
 بنظرین حاشیه و متن منزه
 را بطبع غزل و صورت
 ایضا
 طبع این عاقله و متن منزه

اعظم علی شاعر
طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

طبع شد و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

قطعه تاریخ ارسخ عظم علی شاعر

گفت چون مطبوع دیوان سیر
بهر تاریخش ندامت زول
هر غزل هر شعر دره لاجواب
گو کلام بے عدیل انتخاب

الضیاء

چو دیوان استاد من طبع شد
تاریخ او مسمی طبع سن
بدل فزده گشتم شاخو ان عشق
بگفتار به سر و پستان عشق

الضیاء

ز سب دیوان قد بحر کرامت
طلب کردم چو سال طبع دره
جهان آرا که نظم قدس عاقل
ملک گفتا که نظم قدس و عاقل

الضیاء

دو دیوان استاد شد طبع و
یک مصرعه حسبت گفتیم و تاریخ
ز سب نظم نامی ز سب نظم نامی
و نظم اسم سیر و دو نظم گرامی

الضیاء

دیوان ایام و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

دیوان ایام و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

در سبیل سید و ماه سوزان
طبع شد کلام روشن
برق سب طور صبح گرم
هر صفحه بظرف ذیبت آیین
بفصل تاریخ گفت بافت
دیوان ایام و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

دیوان ایام و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

دیوان ایام و نثر اشعار
بود ایاز و همین عاقل
سال طبعش چوبیس کرد
گفت بافت سخن کامل عشق
الضیاء

قطعہ تاریخ از سالہ ۱۲۸۴
 متخلص بہ میرزا
 دیوان بن فصل حدیث
 مضامین عالی و نایب
 دم فکر تاریخ دیوان ہندی
 بہت خوب دیوان ہندی
 اصناف

قطعہ تاریخ از ہشتی اشرف علی صاحب متخلص اشرف		
شاعر ستا و دیرینہ اسیر	خوش کلامی از خیالت بہر ہند	
طبع شد دیوان و در فکر سال	گفت اشرف و فقر عاشق پسند	
چون حکم اسیر میر سخن	طبع این نسخہ گشت بس بہتر	ایضا
گلک اشرف نوشت مصرع سال	کلیات لطیف کنتہ و	
قطعہ تاریخ از سید بندہ حسن متخلص عا		۱۲۸۴
شد و دیوان ستا و دم طبع	عالمی را از دست فیض و ام	
سال تاریخ گفتم اسی عا	اوستا دست برگزیدہ کلام	
قطعہ تاریخ از شیخ حبیب علی صاحب		۱۲۸۴
ہر دو دیوان طبع یک جلد شد	راہ حرف مدعی سہد گشت	
مصرع تاریخ آن گفتم حبیب	از دو کوہ ہر یک صدق و محبت	
		۱۲۸۴

دیوان ہندی
 چو تاریخ بنطوب دیوانش جسم
 فلک گشت عمدہ مضامین ارد
 قطعہ تاریخ از شیخ عا و دم

۵۴

جہت جہا بہر او طبع جہا
 دیوان اسیر و در فکر سال
 جہا فکر خانی کیست از جہا
 باقی تاریخ از سید حسن
 قطعہ تاریخ از سید حسن
 دیوان اسیر و در فکر سال
 جہا فکر خانی کیست از جہا

دیوان اسیر و در فکر سال
 جہا فکر خانی کیست از جہا
 باقی تاریخ از سید حسن
 قطعہ تاریخ از سید حسن